



U6267. P - 23.1.10

Gift - AL HAQEEQATUL BAHIRAH FI ISRAE ASHSHAD-  
- REEYAT TAHIRAH.

Author - Sayyed Moad. Abdul Huda Kifayee Hamaui.

Editor - Mathe Kifayee - Dam Steam Press (Lahore).

Date - 1911.

Pages - 136.

Subjects -



...

2 11 3 44

URDU STACKS

CHECKED-2092

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U6267







## مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی (بزبان اردو)

ملک ہند کا شاہی کوئی تعلیم یافتہ مسلمان ایسا نکلے جو حضرت مجدد الف ثانی سرہندی کے بابرکت نام نامی سے نا آشنا ہو آپ کے پراسرار و حکم و معلم لطایف ظاہر و باطن مکتوبات کا نہایت سلیس اردو میں ترجمہ کرا دیا گیا ہے حصہ اول زیر طبع ہے امید ہے کہ قارئین ہمارے حوصلہ افزائی کریں گے۔

## در التظیم فی خواص القرآن العظیم (بزبان اردو)

اس نادر کتاب میں علامہ ابو محمد عبد التیملینی شافعی نے امام محمد غزالی کے رسالہ خواص القرآن والسور اور قاضی ابوبکر ہسانی کی کتاب برق اللامع والغیث المامع کو جمع کیا کر دیا ہے خواص واسرار قرآن شریف میں بے نظیر رسالہ ہے۔

## ترغیب و ترہیب (مترجم اردو میں السطور مصنفہ امام حافظ عبد العظیم صاحب مندری)

یہ کتاب احادیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور ہر مشروع فعل کی ترغیب و موعظہ کی ترغیب پر علیحدہ علیحدہ باباں ہیں کہ اس کے ثواب و عقاب کے بارہ میں مرفوع احادیث لائی گئی ہیں یہ کتاب عوام کیلئے عمدہ اور واعظوں کیلئے مفید و معتد بہ تین حصوں میں مکمل ہوگی حاصل زیر طبع ہے۔

## کتاب الروح (بزبان اردو) مصنفہ امام حافظ علامہ ابن قیم جوزی

عذاب قبر اور حیات بعد موت وہ مسائل ہیں جن کا صحیح مفہوم سمجھنے سے گزشتہ زمانہ میں مسلمان سراج ترقی پر پہنچ گئے تھے اور آج اس پر ہم ایمان کے سبب ذلت و پستی کا کڑوا مزہ چکھ رہے ہیں اس لیے مثل کتاب میں امام موصوف نے عذاب قبر کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ محال انکار نہیں رہتی بلکہ فوراً دماغ میں اس کا تصور جم جاتا ہے علاوہ ازیں روح کی حقیقت و علامات ادوار اموات وغیرہ کل ضروریات کے متعلق ایک ضخیم کتاب ہے زیر طبع ہے۔

المکتب عبد الرحیم و عبد الرحمن اسپران مولوی رحیم بخش صاحب تاجران کتب ہندوستانیہ نوالی

# فہرست مضامین کتاب حقیقۃ الباہرہ فی اسرار شریعۃ الطاہرہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶	ساتویں شاخ رمضان کے روزے۔ اور	۲	دیباچہ
"	اس کے ظاہری و باطنی اسرار	"	شرع محمدی دین و دنیا دونوں کے منافع پر
۱۷	آٹھویں شاخ حج	۳	شامل ہے۔
"	اس سے غرض کیا ہے۔ اور کیا فوائد ملے گا	"	ایمان کی کچھ اور پھر شاخوں کے متعلق قرآن نبوی
۱۹	حج کے ذریعہ بلند نظری کا پیدا ہونا	۴	پہلی شاخ کلمہ توحید اور اس کے اسرار
۲۰	اس کے ذریعہ اسلامی شوکت کی بحالی	۵	دوسری شاخ تصدیق رسالت حضور انور صلیع
"	نویں شاخ جہاد	۶	آپ کی دنیاوی اور دینی تعلیمات کا مختصر تذکرہ
۲۱	اس کے معانی اور کن پر اور کس وقت فرض ہے	۷	توحید باری پر عقیدہ ولایت
۲۲	کیا یہ فساد پھیلانے کے لئے ہو گا یا فتنہ دور کرنے کا	۸	رسول اللہ صلیع کی تعلیم اللہ کی جانب سے ہے
۲۳	حفاظت سنت کی تاکید	۹	تیسری شاخ غسل جنابت
۲۴	دنیاوی ترقی کا تعلق اس اہم مسئلہ سے	"	اس میں طبی حکمتیں
۲۴	اسلامی زہد کا صحیح منشا قابل دید مسئلہ	"	باطنی عجیب و غریب حکمتیں
"	دسویں شاخ ہجرت۔ اور اس کا صحیح مفہوم	۱۰	ہر عضو کے غسل کے علیحدہ اسرار و حکمتیں
۲۵	ہجرت میں سلف ہلپ کے بے نظیر اسباق	۱۱	عالموں کو ایک مقید نصیحت
"	گیارہویں شاخ۔ استقامت۔	"	چوتھی شاخ۔ وضو۔ اور اس کی حکمتیں
"	استقامت کا دنیا اور دین سے تعلق۔	۱۲	پانچویں شاخ۔ نماز۔
۲۶	مسلمانوں کے متفرق تہا و ہم سے ناجی کی تعریف	"	نماز کا عظیم الشان دنیاوی فائدہ
۲۷	کل فرقوں کی گنتی	۱۳	چھٹی شاخ۔ زکوٰۃ
"	ناجی کو نسا ہے	"	اس کے متعلق شرعی احکام
"	بارہویں شاخ جماعت۔ اور لزوم اتباع	۱۴	کل حدیث و نباتات وغیرہ زکوٰۃ ادا کرتی ہیں
"	سرور کائنات صلیع	"	اس میں مال جمع کرنے کی ترغیب و دیگر اسرار

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶	بائیسویں شاخ صلہ رحمی	۲۸	کونسا اختلاف رحمت ہے اور کونسا رحمت
۲۷	صلہ کی اقسام و اخوت اسلامی	۲۹	تیسرے بیویں شاخ نصیحت
۲۸	تیسویں شاخ حقوق ہمسایہ اور اسکی تاکید	۳۰	خیر سگالی کی پوری و قابل غور تفسیر
۳۰	چوبیسویں شاخ مہمان نوازی اور اسکی میعاد	۳۱	اتحاد و اتفاق کے اغراض
۳۱	پچیسویں شاخ - کلمہ خیر کے سوا ہر بات سے غفلت	۳۲	خیر خواہی کل بنی نوع انسان کی مراد ہے
۵۰	غیبت وغیرہ سے بچنے کی نرالی ترکیب	۳۳	نہ صرف مسلمانوں ہی کی۔
۵۱	چھبیسویں شاخ - غیرت	۳۴	چودھویں اور پندرہویں شاخ امر
۵۲	خدا کے بارہ میں غیرت کا طریق	۳۵	معروف و نہی منکر۔
۵۳	شریعت پر غیرت	۳۶	نظام عالم اس مسئلہ پر موقوف ہے
۵۴	ستائیسویں شاخ - نحو امور سے کنارہ کشی	۳۷	حق کی حمایت اور مدد لازمی ہے
۵۵	سینید امور کون سے ہیں اور نیکو کون سے	۳۸	مسلمانوں کی ترقی کی ایک لازمی شرط
۵۶	اتھارٹیسویں شاخ - تقویٰ	۳۹	سولہویں شاخ - عدل
۵۷	اہل تقویٰ کے دینی و دنیاوی خواص	۴۰	خدا سے نیکر کل موجودات سے عدل کرو
۵۸	اکیسویں شاخ - (دورع) پر سب گام دی	۴۱	غیر عادل عروج نہیں پاسکتا
۵۹	شبہات سے کنارہ کشی	۴۲	تیسرے بیویں شاخ - امانت
۶۰	متفق علیہ مسائل سے اختلاف نہ کرنا بھی دفع ہے	۴۳	ہر قسم کی امانت ادا کرو۔
۶۱	تیسویں شاخ - قناعت	۴۴	اٹھارہویں شاخ (صدق)
۶۲	اس کی صحیح تعریف	۴۵	رسالت پیچوں کو ملی
۶۳	اس کے دینی و دنیاوی فوائد	۴۶	انیسویں شاخ وعدہ و فرائض و وفا کی تین قسمیں
۶۴	اکیسویں شاخ دل اور زبان کا ایک ہونا	۴۷	پناہ گیروں اور ذمیوں کے حقوق کی حفاظت
۶۵	اور اس کے اسرار۔	۴۸	بیسویں شاخ - گوشت کو تکلیف نہ دینا
۶۶	ارواح و اجسام پر متغیر بحث	۴۹	مسلمانوں کی ایک ہر ذری علامت
۶۷	وجود واجب الوجود پر دلائل عقلیہ و نقلیہ	۵۰	اکیسویں شاخ خوش سلوکی اور نیکی
۶۸	بیسویں شاخ - خدا پاک کی صفات و اسماء پر ایمان	۵۱	خالق سے لیکر مخلوق تک اس کا تعلق

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۰	ہیتالیسویں شاخ - شکر	۶۲	ایک لطیف ستر
۸۱	شکر کا اثر حلم و عفو پر	۶۳	ہیتالیسویں شاخ قضا و قدر پر ایمان اور اس کی حقیقت
۸۲	چوتالیسویں شاخ - زہد کی صحیح تعریف	۶۴	اسرار قدر
۸۳	زادہوں کی دو قسمیں اور ان میں فرق	۶۶	چونتیسویں شاخ انبیاء اور رسولوں کے ساتھ دلی ایمان
۸۴	زادہ کے فرائض	"	عقول و رسالت کا باریک تعلق
۸۵	اس فانی زندگی کے متعلق ایک رباعی	"	سحر - گرامات و معجزات کی تشریح
"	ہیتالیسویں شاخ - توکل	۶۷	شریعت اسلامی کی عظمت
"	توکل کے اصلی معنی	۶۹	ہیتالیسویں شاخ - الہی کتب پر ایمان
۸۶	رسول خدا صلعم کے توکل کی بے نظیر مثال	"	نقد ادھیاف و کتب
۸۷	چھیالیسویں شاخ - رضا - اور اس کے معانی	"	تفسیر قرآن میں رسول اکرم کی اتباع کی ضرورت
"	اس کا اثر ازدیاد مراتب پر	۷۰	چھتیسویں شاخ فرشتوں پر ایمان
۸۸	ہیتالیسویں شاخ - خوف خدا	۷۱	ملائکہ کی خدمات کی تقسیم
"	جو خدا سے نہیں ڈرتا لوگوں کو کیا سمجھے گا	"	ان کے صفات حمیدہ
۸۹	خوف خدا سے مفید نتائج	۷۲	ہیتالیسویں شاخ جنوں اور شیطانوں کے جوہر ایمان
"	اڑتالیسویں شاخ رجا	"	آن کے وجود پر بحث
۹۰	رجا اعمال حسنہ میں سرگرمی سکھاتی ہے	۷۳	اڑتیسویں شاخ کلمہ گو کو کافر نہ کہنا
۹۰	رجا کے مفید اثرات	"	یہ بہت مفید بحث ہے -
۹۱	انچاسویں شاخ - اللہ کے لئے محبت	۷۴	اتالیسویں چالیسویں شاخ - منت اور اخلاص
"	حب فی اللہ اخلاق حمیدہ کا	"	اخلاص کا اثر کاروبار دنیاوی پر
۹۲	پچاسویں شاخ - بعض فی اللہ	۷۶	اکتالیسویں شاخ توبہ
۹۳	اہل ضلالت سے مسلمانوں کا تعلق	"	قبول توبہ کا آخری وقت
۹۴	اصحاب نبوی کو برا جانا ضلالت ہے	۷۷	استغفار کا بیان
۹۵	اکیاونویں شاخ حیا	۷۸	ہیتالیسویں شاخ صبر
"	خدا سے حیا	"	کامیابی دنیاوی دینی ترقی بدون صبر محال ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۱	چو شمشویں شاخ - دوزخ کا پورا عقیدہ رکھنا۔	۹۶	شریعت سے جیا
۱۱۳	پنیشٹویں شاخ - علامات قیامت پر ایمان لانا۔	۹۷	ہا دونیں شاخ - جن فلق
۱۱۴	علامات کا مختصر ذکر	۹۸	اخلاق نبوی کا مجمل حال
۱۱۵	علامات کبرے	۹۹	حسن خلق کا صحیح مصداق
۱۱۶	چھیا شمشویں شاخ - احوال قبر	۱۰۰	تریمپنویں شاخ - یہ اعتقاد کرنا کہ خدا پاک ہر حال میں اسے دیکھ رہا ہے۔
۱۱۷	سرسٹھویں شاخ - احوال عالم برزخ	۱۰۱	چو پنویں شاخ - یہ اعتقاد کرنا کہ خدا پاک میرے سب اعمال بھی دیکھ رہا ہے
۱۱۸	اڑسٹھویں شاخ - پل صراط پر ایمان	۱۰۲	چھپنویں شاخ - یاپوسی اور نامیدی کو ترک کرنا
۱۱۹	انتھڑویں شاخ - میزان پر یقین	۱۰۳	چھپنویں شاخ - حسد سے دور رہنا
۱۲۰	سترویں شاخ - حساب پر ایمان	۱۰۴	حد ترقی کا مانع ہے
۱۲۱	تترویں شاخ - دیدار الہی	۱۰۵	تا دونیں شاخ - ہمیشہ ذکر خدا کرنا
۱۲۲	چو ہترویں شاخ - ظلم اور ظالموں سے گریز۔	۱۰۶	اتھار دونیں شاخ - علم حاصل کرنا اور پھیلانا
۱۲۳	پچھترہویں شاخ - شاہ وقت کی اطاعت۔	۱۰۷	علوم ضروریہ کی اقسام
۱۲۴	باغیوں کا قتل	۱۰۸	کونسا علم سب سے ضروری ہے
۱۲۵	چھترہویں شاخ - مروت	۱۰۹	انٹھویں شاخ - لغو سے بچنا
۱۲۶	ستترہویں شاخ - راستہ سے مڑنا	۱۱۰	ساتھویں شاخ - کفر سے نفرت
۱۲۷	چیز کو دور کرنا۔	۱۱۱	کفر مخلوق اور کفر خالق کا بیان
۱۲۸	ان کل صفات کا مجموعہ جو ایک مسلمان میں لازمی ہیں	۱۱۲	اکٹھویں شاخ - تواضع
		۱۱۳	کبر کے عیوب اور تواضع کے فوائد
		۱۱۴	باسٹھویں شاخ - روز آخرت پر ایمان
		۱۱۵	اس عقیدہ کا ترقی اور قیادی کا روبا پر اثر
		۱۱۶	تریمٹھویں شاخ - جنت کے وعدوں پر پختہ یقین رکھنا



## گذاش پلشتر

اسے مسلمانوں! بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے افضل الرسل کے فدائیا! قرآن جیسی کتاب اللہ کے عاشقو! حضرت ابوبکرؓ جیسے صدیق۔ حضرت عمرؓ جیسے صاحب سیاست۔ حضرت عثمانؓ جیسے باجیا و وفار حضرت علیؓ جیسے شیر دل۔ ابوعبیدہؓ جیسے امین۔ خالد بن ولیدؓ جیسے شجاع۔ حضرت معاویہؓ جیسے مدبر۔ ولیدؓ عبدالملک و ہارون الرشید۔ عبدالجبارؓ اندلسی جیسے نشان سلاطین۔ منصورؓ اور نظام الملک جیسے وزراء۔ ابی اسلم سلطان صلاح الدین۔ سلطان محمودؓ غزنوی۔ شہاب الدین غوری جیسے مجاہدان اسلام اور محمد فتح یلمیانؓ اعظم۔ اورنگ زیب احمد شاہ ابدالی جیسے کشور کشاؤں کے ہم مذہب بھائیو۔ امام اعظم۔ امام شافعی۔ امام احمد بن حنبل۔ امام مالک جیسے مجتہدین۔ امام بخاری۔ امام مسلم۔ امام ترمذی۔ امام سیہتی جیسے محدثین۔ امام ہارزی۔ ابن جریر۔ ابن کثیرؓ زخشریؓ بمضادیؓ جیسے محضروں۔ امام ابو یوسف۔ امام محمدؓ امام زفر جیسے فقیہوں۔ ابن عربی۔ ابن حزم۔ ابن رشد جیسے متکلمین کے نام پر مرثیے والو۔ حضرت ادیس قرنی۔ شیخ عبدالقادر جیلانی۔ بایزید بسطامی جنید بغدادی خواجہ معین الدین اجمیری۔ نظام الدین اولیا۔ حضرت علیؓ گجویزی کے ناموں پر قصد حق ہونے والو۔ خدا کے واسطے ذرا اپنی اور ان اسلاف صالحین کی حالت میں غور کرو اور اس بعد المشرقین کے سبب کو دریافت کرو۔ وہی قرآن شریف۔ وہی رسول امین صلعم۔ وہی آئمہ۔ وہی اسلام پھر بات کیا ہے کہ وہ تو اپنے وقت و زمانہ میں معراج ترقی و علوم و فنون و ہدوع کے مجسم نمونے تھے اور ہم ذلت و خواری کے مترادف سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے ساری دنیا کو فتح کیا دشمنوں کو رسوا کیا اسلام کی عزت کو دوبالا کیا کو بکواسلام کے نام کا ڈنکا پٹوایا۔ باطل کو دور کیا اور حق کا اعلان کیا۔ اور ہم نے سلطنت بر باد کر۔ دولت سے ہاتھ اٹھا۔ بزرگوں کی جایدا دیں تلف کر۔ کاسہ گداٹی جاہ ذلت و رسوائی زیب تن کیا۔ دنیا دار اسباب ہے دوستو! کوئی بات بے سبب نہیں! اگر تاریخ کی ورق گردانی کر کے اپنے واسلاف کے احوال کا موازنہ کرینگے تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ یہ سب کچھ تعلیم اسلام سے بے اعتنائی اور شرائط ایمان سے بے پروائی و عدم تعمیل احکام الہی کا نتیجہ ہے۔ شان خدا بڑے بڑے لیڈروں اور گریجوٹوں تک کو خیر نہیں کہ اسلام اور ایمان کی تعریف کیا ہے۔ اور ہم مسلمان ہیں کیوں۔ عوام نے تو صرف والدین کے سلمان ہونے اور رسم حقہ ادا کر لینے کو اسلام سمجھ رکھا ہے۔ اللہ اکبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی



شان میں کیسا ایک عجیب کلمہ ارشاد فرمایا تھا اَلْمُؤْمِنُ مِنْ اَمْنِهِ النَّاسُ عَلَى اَمْوَالِهِمْ وَدِمَائِهِمْ ترجمہ یوں وہ ہے جسے لوگ اپنے مالوں اور جانوں کا امین بنائیں۔ اب معمولی لیاقت کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس شخص میں یہ صفات ہوں اور ایسے اعلیٰ اخلاق رکھتا ہو کہ دشمن بھی اپنے محاکمات اور جانوں اور مالوں کی امانت تک اس کے سپرد کریں بھلا وہ شخص کیونکر دنیا میں ذلیل ہو سکتا ہے خواہ ذات پات کے لحاظ سے کیسا ہی گرا ہوا اور خاندان کے اعتبار سے معمولی۔ سیاہ رنگ۔ بیمار منکسر۔ اور بے زر و پر کیوں نہ ہو وہ درحقیقت دنیا کا بادشاہ ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس وقت سیکڑوں میں سے کتنے مسلمان اس حدیث کا مصداق ہونگے۔ میں اسی تلاش و جستجو ہی میں تھا کہ کسی طرح وقت ملے تو ایمان کے کل شرائط و لوازمات مختصر ایک جگہ جمع کر کے ہدیہ ناظرین کر دوں تاکہ باسانی ہر شخص اپنی ترقی و منزل کے معیار کا موازنہ کر سکے۔ کہ اسی اثنا میں ایک مخلص دوست کے ذریعہ کتاب اسرار شریعت الباہر۔ مولفہ سید محمد یو الہدی پیر و مرشد سلطان عبد الحمید خاں غازی مجھے ملی دیکھنے ہی میں بارگاہ چل و علی میں سجدہ شکر بجالایا اور ترجمہ کروا کر شایع کرنے کا ارادہ کر دیا۔ اس کتاب میں آپ نے ایمان کی کل شاخوں کو نہایت مختصر اور جامع طور پر جمع شرح درج فرمایا ہے خاص بخوبی یہ رکھی ہے کہ ہر شاخ کے دینی و دنیوی فوائد علیحدہ علیحدہ واضح کر دئے ہیں۔ اسکو پڑھ لینے پر ہر شخص بخوبی اندازہ کر سکتا ہے کہ اگر ہمیں عملاً اور حقیقتاً نہ صرف زبانی جمع خرچ یہ شرائط موجود ہوں تو آج ہم اپنی سب کھوئی ہوئی غفلت بمعہ دیگر منازل رفعت و عزت واپس لے سکتے ہیں اور یہی کیسیا اور سنگ پارس تھا جس کے ذریعہ ہمارے بزرگان سلف اوج ترقی پر سریر آرا ہوئے۔

بھائیو! مسلمانوں! ہم بیشک دولت و سلطنت عزت و منزلت کھو چکے ہیں مگر خدا کے واسطے رسول میں اور اسلاف صالحین کے نام کو باقی رکھنے کیلئے اور اپنے بعد اپنی اولاد کو اسلام پر برقرار رکھنے کیلئے پاک اور پیارے مذہب اسلام کو ہاتھ سے نہ دینا بیشک ہم نام سے اس پر خدا معلوم ہوتے ہیں مگر جب تک اسکی تعلیم پر پورا عمل نہ ہو اور غیر اقوام کے آداب و اخلاق طرز و لباس۔ رسومات ممنوعہ شرک و بدعت۔ بے مروتی۔ نا اتفاقی وغیرہ دور نہ ہوں۔ ہم ہرگز سچے مسلمان نہیں۔ لہذا بالآخر مودبا التماس ہے کہ تم ان کل شرائط ایمان کو اپنے میں پورا کرو خدا اپنا وعدہ تمہارے ساتھ پورا کرے گا۔

الحارث خاں کسار عبد الرحیم پسر مولوی رحیم بخش رح تاجر کتب لاہور مسجد چینیانوالی

## طریقہ رفاعیہ اور قوۃ العارفین سید محمد ابوالہدیٰ آفندی کے حالات

جس طرح کہ ہندوستان میں طریقہ خشتیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ کا عام طور پر روانہ ہوا ایسے ہی مصر و عرب عراق و شام قسطنطنیہ میں طریقہ رفاعیہ کی شہرت ہے۔ اس طریقہ کے بانی حضرت شیخ سید احمد رفاعی رحمہم ہیں جو چھٹی صدی ہجری کے صوفیائے کبار میں سے تھے اور بڑے پایہ کے عالم تھے چنانچہ اس کتاب میں بھی مولانا سید محمد ابوالہدیٰ صاحب نے ان کے بہت سے عجیب و غریب اقوال و احوال درج کئے ہیں جن سے ان کے کمالات علمی پر کافی روشنی پڑتی ہے جناب سید احمد صاحب رفاعی کا سلسلہ نسب حضرت امام حسینؑ تک پہنچتا ہے امام سید عبدالوہاب دم شمرانی نے اپنی نادر کتاب طبقات الکبریٰ میں سید احمد صاحب رفاعی کے حالات میں لکھا ہے یہ وہ شخص ہیں جن پر عظیم طریقیت اور قوم کے حالات کی شرح اور ان کی مشکل منزلوں کا انکشاف جا کر ختم ہوتا ہے آپ سے بہت سی جماعت نے اور بے شمار شاگردوں نے فیض اٹھایا۔ آپ کی وفات پر علماء و مشائخ نے بہت مہیشہ کئے اور وہ ان اشخاص میں سے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو پامال کیا اور اپنے اسرار کے مالک ہوئے اور اہل حقایق کے نزدیک آپ کے لئے قیمتی کلمات تھے۔

اس سلسلہ میں ان کے بعد اور بھی بہت سے لائق جانشین گذرے ہیں اس زمانہ میں قسطنطنیہ میں ان کے جانشین سید محمد ابوالہدیٰ آفندی صیادی حسنی خالدی تھے جو عربی زبان میں بڑے فصیح اللسان اور علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے اور ساتھ ہی دولت دینی سے بھی خدا تعالیٰ نے ان کو بہرہ ور کر رکھا تھا۔ چنانچہ سلطان عبدالحمید خاں ثانی غازی کو ان سے ایسی عقیدت و محبت تھی کہ بڑے بڑے امراء و عمائدان سے ملاقات کو اپنا فخر سمجھتے اور دینی و دنیاوی امور میں ان کے وسیلہ سے سلطان عبدالحمید خاں کے ہاں سے فائز المرام ہوتے بہر کیف ان کا دینی و دنیوی فیض ہر طرح سے ان کی زندگی بھر جاری و ساری رہا ہمارے ملک کے چاروں نامور سیاحوں نے اپنے سفر ناموں میں ان کے حالات درج کئے ہیں ۱۹۱۷ء میں سلطان عبدالحمید خاں کی معزولی کے بعد سلطان کے طرفداروں کے زمرہ میں ان کا بھی بہت سال و اسباب ضبط کر کے آنکھ قید کر دیا گیا جہاں سے یہ جانبر نہ ہو سکے اور وصال ایزدی سے بہرہ ور ہوئے۔ اللہم اغفر لہ و ارحمہ ان کی یہ تصنیف جو آپ کے ہاتھوں میں ہے ان کے کمالات ظاہری و باطنی کی کافی شاہد ہے۔

العارض عبدالرحیم ولد مولوی رحیم بخش صاحب تاج کتب مسجد چینیوالی لاہور

أَشْهَدُ بِاللَّهِ حَمْدًا اِيْرَضِيْهِ وَالصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلٰى نَبِيِّهِ الصَّادِقِ الْحَقِّ النَّبِيِّ -  
وَعَلٰى اٰخُوْرَانِهِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْاٰلِ  
كُلِّ وَحَشَبُ كُلِّ اَجْمَعِيْنَ -

اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ اُبْعِدُ الشُّعْبَيْنِ بِعَنَّا يٰ  
اللّٰهُ فِيْ كُلِّ الْمَقٰصِدِ وَالْمَسٰغِيْ مُحْتَبَدٍ  
اَبُوْ اَهْدٰى بَنِ السَّيِّدِ حَسَنِ وَاِدٰى  
اَلْمَقْصُوْدِ يٰاَيُّ الْاَرْكَاٰتِ اِلْخِرَامِ الصِّيْبٰدِي  
الرَّقَاعِيْ غَفَرَ لَكَ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ  
وَاَعَانَ مَجْمِعًا فِيْ الْيَوْمِ الَّذِيْ تَطْوٰى  
بِهِ الْاَحْلَامَ وَتُنْشَرُ الدَّوَابُّ -

هٰذِهِ رِسَالَةٌ نَّظَرِيَّةٌ تَجْمَعُ مِنْ شَرِيفِ  
الْمَقٰصِدِ كَثِيْرًا مِنْ اَحْكَامِ الرِّضْوِيَّةِ بِمَعْنٰهَا  
الْحَقِيْقَةُ الْبَاهِرَةُ تَكْشِفُ النِّقَابَ  
عَنْ حُجُبِ السِّرِّ الشَّرْعِيِّ الَّذِيْ يَتَعَلَّقُ بِالْذِّنِّ  
وَبِالرِّيَاسَةِ وَيَدْفَعُ اِلَى اَحْكَامِ الْكِبَايَسَةِ  
وَيُعْرِبُ عَنْ سِنَايَةِ هٰذَا الدِّيْنِ الْحَقِّيِّ  
بِالصَّنَاعَةِ وَالْتِجَارَةِ وَتَقْصِيْرُ لَاهِلِ الْعِرَاقِ  
عَنِ الطَّرِيقِ الَّذِيْ يَقُوْمُ بِهِ دَعَاؤُهُ السَّعَادَةِ  
فِيْ هٰذِهِ الدَّلَالَةِ الْمُسْتَحَارَةِ وَهٰذَا الْاِيْضَاحُ  
الْقِيَمِيُّ وَالْاِفْصَاحُ الصَّيْرُ يَنْتَفِيْ عَنْ الدِّيْنِ

ہر ایک طرح کی حمد و ثنا جو پسند ذات خداوندی ہو ان کو بے  
خاص ہو جو پروردگار عالمین کی اور صلوة و سلام نازل  
ہو اسے مبارک حق پرست۔ بزرگ نبی اور اسکے دو سرے نبی اور  
رسول بھائیوں اور رب کی آل اور رب کی سبھاؤں تمام بعد  
اسکے بعد کتاب ہے بندہ خود تادمہ قاسم اور کوششوں  
میں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے سعادت کا طلبگار ہر محمد  
ابو الہدی بیٹا سید حسن وادی کا جس کی کلمت ہو  
ابو البرکات آل خنزام صیادی رفاعی خدا اس کی اور  
اسکے والدین اور جملہ مسلمانوں کی مغفرت کرے اور  
اور رب کو اپنی خاص عنایت پہرہ و در کہ جس دن حیالات  
پیشے جاویں گے اور اعمامانے کھولے جاویں گے  
کہ یہ ایک مقبول رسالہ ہے کہ بہت سی عمدہ مطالب اور  
پسندیدہ حکمتیں اپنے اندر رکھتا ہے جسے نئے ہیئتہ الباہرہ  
سے موسوم کیا شری راز کے چہرے سے جو دین اور  
ریاست۔ اور باریک حکمتوں اور داتا یا نہ مصیحتوں  
سے متعلق ہے ناواقفی کا پردہ اٹھاتا ہے اور اس  
خاص پروہ اور اہتمام کو بتلاتا ہے جسکو دین محمدی نے  
صناعت اور تجارت کے متعلق کام فرمایا ہے اور اہل  
دانش کو ایسے طرز تمدن کا پتہ لگاتا ہے جس سے اس  
چند روزہ زندگی کے مقام میں سعادت و تنگی کے مستحق  
ہوں اور اس ایضاح صحیح اور بیان صریح کی بدولت

الْمُيْنِ اِيْهَامُ اَوَّلِيْ لَا تَرْكُضْ وَالْقَامُ ذَرِي  
الْاَمْرِ اِيْضَ الَّذِيْنَ يَسْتَبُوْنَ لِاَحْكَامِ الشَّرْعِ  
الشَّرْعِيَّةِ هَذِهِ الْمَنَافِعُ الدِّيْنِيَّةُ وَالْعَالَمِيَّةُ  
لَكَادِبُوْنَ قُلْ اِنَّ لِلّٰهِ ثُمَّ ذَرُّهُمْ فِيْ حُوزِهِمْ يَلْحَقُوْنَ  
لَا يَخْفٰى عَلٰى ذِيْ الْقَلَمِ النَّيِّرِ وَالْعَقْلِ  
السَّيْلِمِ اِنَّ الشَّرْعَ الْحَمِيْدِيَّ مَقَرِّبِيْنَ لِنَفْعِي  
الَّذِيْنَ وَالَّذِيْنَ وَاَوْفَرُ حُصُولِ هَلَاكِيْنَ  
النَّفْعِيْنَ مِنْهَا هِجَ الْحَقِّ الْمِيْنِ وَلَمْ يَذْكُرْ  
شَاْنًا تَاْفَعًا لَمْ يَفْرِقْ مِنْهُ وَلَا اَمْرًا مُّضَرًّا  
لَمَنْ يَنْهَ عَنْهُ وَقَدْ تَقَيُّ اَرْتَاقِ الْحِكْمَةِ بِالْفَقْهَاءِ  
وَأَشْرَفَهَا وَتَقَيُّ دِيْبَاجَةِ الْمَنَافِعِ الْعَامَّةِ  
فَقَامَ بِاَوْفَقِهَا وَالْحَقِّهَا وَسَنَنْصُصُ عَلَيْهَا  
الْوَحِيْدَ قَوْلًا اَسْكُرْ هَذَا الدِّيْنَ وَيَعْلَمُ  
مَنْ ذَلِكَ سِرَّ الشَّرْعِ الْاَنْوَارِ الْعِلْمِ الْيَقِيْنَ  
وَالشَّمْسُ لَا تَخْفٰى عَلٰى ذِيْ عَيْنَيْنِ وَلَوْ قَامَ  
حِجَابُ الْغَيْمِ فِي الْبَيِّنِ -

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيْمَانُ بِصَحْوٍ  
سَبْعُوْنَ شُعْبَةً (الْحَدِيثُ) وَكُلُّ شُعْبَةٍ  
مِّنْ شُعْبَةٍ تَشْتَمِلُ عَلٰى فُصُوْلٍ جَزِيْلَةٍ وَ  
اَبْوَابٍ جَزِيْلَةٍ وَمَقَاصِدٍ مِّنَ الْعِلْمِ لَا يَهَيِّئُ  
لَهَا عَلٰى اَنَّ الشَّارِعَ الْعَظِيْمَ اَرْوَاحًا لِّجَنَابِ  
الْعَالِي الْاِلَهَاءِ اَوْ تَوْجُوْمٍ مِّنَ الْكَلِمَةِ اَوْ خُصْرَةٍ  
لَهُ الْحِكْمَةُ اَوْ خُصْرًا فَكَانَ يَتَكَلَّمُ بِهَا مُؤَثَّرًا  
مُبَيَّنًا اَوْ مُغْمِضًا وَلَا مَتَجِّحٍ بِمَا يَضَعُ  
فَهْمُهُ وَيَعْنِي السَّامِعُ مَا انْضَمَّتْهُ مِّنَ الْكَلَامِ

میں اسلام سے خود غرض بیاد دل لوگوں کا وہ بحث اور بات  
روہ ہو جاتا ہے جو احکام شریعہ شریعہ کی طرف منسوب  
کرتے ہیں وہ یہی کہ احکام اسلام نے دنیاوی منافع کی  
عمارت کو سمار کر دیا اور بیشک اتہام لگائیے چھوڑ دیے  
ایک روشن و واضح سلیم عقل انسان پر بھی نہیں کہ شریعت  
محمّدیہ دینی اور دنیاوی منافع کی جامع ہے اور اس نے  
دونوں فائدوں کے حاصل کرنے کے لیے ایک نہایت واضح  
او صاف طریق بتلایا ہے اس نے کوئی سود و منہدم نہیں  
چھوڑا جس کو طرف قریب کیا ہو اور نہ کوئی ضرر رسان  
ام چھوڑا جس سے منع نہ کیا ہو اس نے حکمت کی نہایت سلیقہ  
مند اور بزرگتر بستگیوں کو کھولا اور عام منافع کو لیے  
و بیاہ کو چھڑا ہے اور ایسا طریقہ قائم کیا جو نہایت  
مضبوط اور لطیف ہے اور ہر ان مختصر جملوں کو اس  
دین کی بنیاد پر تصریح کریں گے جس سے اس توراتی شریعت  
کا اصلی راز یعنی علم سے معلوم ہو گا کہ آفتاب آنکھوں  
والہ سے کبھی چھپ نہیں سکتا گو کہ درمیان ابر کا پردہ آجاکو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی کئی اوپر ستر  
شاخیں ہیں راتر حدیث تک اور ان شاخوں میں  
پر شاخ کئی عمدہ فصلوں اور شاخاں ریاہوں اور علم کے  
بے انتہا مقاصد پر شمل سے علاوہ ہر اے گرامی قدر  
شارع کو آپ کی عالی جناب کہیے ہماری جانیں قربان  
جو اس حکم عطا کیے گئے تھے اور حکمت آپ کہیے بالکل  
مختصر کر دی گئی تھی تو آپ نے انہیں اختصار کو ساتھ  
مگر صفائی سے بدون کسی قسم کی چھیدگی اور مشکل بند  
کے جس کے معنا و شواہد ہو یا سننے والا مضمون کلام

مختصر کلام کو - یہاں نہیں چھوڑ دو اور پتہ بیہوش خیال میں یکجہاں کریں

یہاں آجائے بیان فرمائے تھے

حِكْمَةٌ وَتَهْمِيدٌ لِّطَيْفٍ وَهُوَ أَنَّ الدِّينَ  
الْإِسْلَامِيَّ أَنْتَظَمَ مِنْ ثَلَاثِ مَقَامَاتٍ أَوَّلُ  
مَقَامٍ الْإِسْلَامُ - وَالثَّانِي مَقَامُ الْإِيمَانِ  
وَالثَّالِثُ مَقَامُ الْإِحْسَانِ - أَمَّا الْإِسْلَامُ  
فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ  
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ وَ  
تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحِجَّ الْبَيْتَ  
إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَأَمَّا الْإِيمَانُ  
فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ  
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ  
وَشَرِّهِ وَأَمَّا الْإِحْسَانُ فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ  
وَالِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ  
كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ  
وَقَدْ مَرَّكَ أَيُّهَا الْحَبِيبُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً  
وَتِمَّةٌ الْحَدِيثُ التَّوْبَةُ أَفْضَلُهَا قَوْلُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا أَمَّا طَاعَةُ الْأَذَى  
عَنِ الطَّرِيقِ -

فَالشُّعْبَةُ الْأُولَى مِنْ شُعَبِ الْإِيمَانِ  
شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهِيَ أَحَدُ  
أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ الْحَمْدُ وَمَعْنَاهَا أَتَقَوُّنَهَا  
أَجْمَلَةً إِلَى اللَّهِ وَتَسْلِمُونَ الْأُمُورَ إِلَى اللَّهِ بِصَلَتِهِ  
التَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ وَتَقَامُ الْإِسْلَامُ

حکمت اور تہمید لطیف دین اسلام میں درجہ سوم استقامت  
پہرے درجہ اول اسلام درجہ دوم ایمان درجہ سوم احسان  
اسلام کے متعلق تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ اسلام  
تو اس بات کی گواہی دے کہ سوائے خداوند تعالیٰ کے  
کوئی مستحق عبادت نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کے فرستادہ  
ہیں نماز قائم کرے زکوٰۃ دے ماہ رمضان کے  
روزہ رکھے بشرط طاقت زراور اہ وغیرہ خانہ  
کعبہ کا حج کرے ایمان کی نسبت آپ کا ارشاد  
ہے کہ ایمان لاوے تو اللہ اس کے فرشتوں  
کتابوں رسولوں اور آخرت پر اور اس بات پر کہ  
نیکی اور برائی کا اندازہ اوتقدیر خدا تعالیٰ کی طرف  
سے ہے احسان کے متعلق فرمان ہے خدا کی عبادت  
اس طرح کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اس کو  
نہیں دیکھتا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث گزر  
چکی ہے کہ آپ نے فرمایا ایمان کے کئی اوپر ستر  
شاخیں ہیں اس حدیث کا تتمہ یعنی اخیر یہ ہے کہ  
ان سب شاخوں میں بزرگ ترین یہ کہنا ہے کہ سوائے  
اللہ تعالیٰ کے کوئی مستحق عبادت نہیں اور سب میں  
اوتنے راستے سے تکلیف نیر والی چیز کا دور کرنا

پہلی شاخ ایمان کی شاخوں میں سے اس امر  
کی شہادت دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت کے  
نہیں اور یہ شہادت اسلام کے پانچوں ارکان میں سے  
ایک کن ہے اس کا معنی ہے سب کچھ اللہ کے سپرد کرنا اور دعوت  
سچے طور پر بیزاری سے سب اس کے حوالے کر دینا اور ہر چہ تو اس میں

أَحُولُ وَالْقُوَّةُ اسْتَبْدَادًا وَاسْتِقْلَالًا فِي  
حِلٍّ أَوْ عَقْدٍ هَذَا مَعَهُ رُؤْيَا الْمَلَائِكَةِ كَمَا  
وَسَكَنَاتِهِ لِلَّهِ قَالَ لَيْ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ مَلَا حِطًّا أَسْرَارَ هَذِهِ الْعَالِيَةِ عِشْقَانَا  
يَكُونُ مُؤَدِّيًا لِلشَّهَادَةِ عَلَى الْحَقِيقَةِ وَهَذَا  
التَّسْلِيمُ لَا يَنَالُ فِي السَّعْيِ وَالْعَمَلِ وَالتَّذْيِيرِ  
فَإِنَّ كُلَّ ذَلِكَ يَكُونُ اسْتِكْشَافًا لِلسِّرِّ الْقَدِيمِ  
وَعِنْدَ بَرُوزِ سِرِّ الْقَدَرِ يَكُونُ الْعَبْدُ  
مَعَهُ بِكَلِمَةٍ أَعْنَى بِكَلِمَةٍ وَقَالِيهِ وَمِنْ  
أَسْرَارِ هَذِهِ الْكَلِمَةِ كَوْنُ الْعَبْدِ إِذَا  
اعْتَقَدَ أَنَّ إِلَهَ الْحَقِّ هُوَ الْفَعَالُ الْمَطْلُوقُ  
فَهَذَا لَيْ يَلْتَزِمُ نَصْرًا أَوْ إِمْرًا لِلَّهِ مِنْ غَيْرِهِ  
وَيَسْلَمُ بِذَلِكَ مِنَ الْمَذَاهِبَةِ وَالرِّيَاسَةِ  
الْإِنْفِيَادِ لِلْبَاطِلِ وَالْكَذِبِ وَلَا يَطْمَعُ  
بِمَالٍ أَحَدٍ وَلَا يَمُدُّ عَيْنَيْهِ إِلَى مَا لَا يَرْضَى  
اللَّهُ سُبْحَانَهُ -

وَالشَّعْبَةُ الثَّانِيَةُ الْإِقْرَارُ بِأَنَّ مُحَمَّدًا  
رَسُولُ اللَّهِ وَلَا يَكْمُلُ تَوْحِيدُ الْعَبْدِ إِلَّا  
بِهَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ بِكَلِمَةِ التَّوْحِيدِ مِنْ  
الْكَلِمَتَيْنِ يَكْفُرُ لِقَوْلِهِ لَعَالَى رُوِيَ عَنْ  
أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُوا  
لَوْ مِنْ بَعْضٍ وَتَكْفُرُ بَعْضُ الْآيَةِ فَهِنَّ  
وَحَدٌ وَلَكِنْ بَلَّغَ الرَّسُولُ يَكُونُ مُكْرَبًا  
بِاللَّهِ مَا هِيَ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى  
اخْتَارَ الرَّسُولَ وَنَبَاهُ فَهُوَ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا

بِالاستقلال اپنی قوت اور طاقت سے بالکل دست بردار ہو جانا  
ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی خیال ہو کہ سلطنت عالم اپنی تمام  
حرکات و سکونات کے ساتھ اللہ ہی کے لیے خاص ہے جو  
شخص ان معانی کے اسرار کو مد نظر رکھ کر سچے اعتقاد سے لا  
الہ الا اللہ کہتا ہے وہی شہادت کا حق ادا کرتا ہے اور اسی  
طرح کی تسلیم کو شش عمل اور تدبیر کے مخالف نہیں ہے کیونکہ  
یہ سب کچھ تقدیر کے راز کا اظہار ہو رہا ہے اور اس کے  
ظہور کے وقت ہندو سارے کا سارا دل و جان سے  
اس کے ساتھ ہو لیتا ہے اور اس پاک کلمہ را لا الہ الا اللہ  
کے اسرار میں سے یہ ہے کہ جب انسان یہ اعتقاد کر  
لیتا ہے کہ خدا ہے برحق وہی فاعل مطلق ہے تو وہ  
امر الہی کی امداد لازم سمجھتا ہے اور اس کی بدولت  
چاہو سی۔ ریا کاری۔ باطل پرستی جھوٹ سے بچتا ہے اور  
کسی کے مال کی طمع نہیں کرتا اور دیدہ آدکسی ایسی  
چیز کی طرف دناز نہیں کرتا جس میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
کی خوشنودی نہ ہو۔

دوسری شاخ اقرار کرنا اس امر کا کہ محمد  
صلعم اللہ کے فرستادہ اور رسول ہیں اور بغیر اس اقرار کے  
بندہ کی توحید کامل نہیں ہوتی سو جو شخص صرف کلمہ توحید  
پر اکتفا کرے دینے محمد رسول اللہ نہ کہے وہ کافر ہے بدیل  
قول اللہ کے اور چاہتے ہیں یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے  
درمیان فرق کر دیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے  
ہیں اور بعض سے انکار کرتے ہیں، آخر تک سو جو شخص خدا  
کو ایک جانے اور رسول صلعم کو جیسا ہے وہ اللہ کا منکر اور  
تافور ہے کیونکہ اس خدا کے پاک ہے رسول کو برگزیدہ

بِنَفْسِهِ بَلِ السَّيِّئُ السَّرِيعُ الْيَدُونَ غَيْرِهِ مِنْ  
 رَبِّهِ وَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَثِيرٌ  
 مِّثْلَنَا غَيْرُهُمْ حُكْمُ ذَلِكَ السَّيِّئِ الْمَقْرَعِ  
 إِلَيْهِمْ مِنَ اللَّهِ دُونَ غَيْرِهِمْ أَوْ إِيَّائِهِمْ فِي  
 طَاقَةِ الْبَشَرِ فَعَلْنَا أَنَّهُمْ خُصُوصًا بِزِيَادَاتِ  
 كَيْفِيَّةٍ خَارِجَةٍ عَنْ مَقْدُورِ الْبَشَرِ وَهِيَ  
 مِنَ اللَّهِ وَحْدَهُ فَوَجِبَ عَلَيْنَا الْإِيمَانُ بِرَبِّهِمْ  
 وَقَدْ تَبَيَّنَتِ الْبَهْوَاتُ بِالْمُعْجَزَاتِ وَهَذَا  
 ظَاهِرُ لِكُلِّ ذِي عَقْلٍ وَلَمْ تَزَلْ تَظْهَرُ  
 مُعْجَزَاتُ الْأَنْبِيَاءِ وَبَرَكَاتُهُمْ وَأَنْوَاعُ  
 شَرَائِعِهِمُ الَّتِي تَبَيَّنَتْ اللَّهُ بِهَا الْقُلُوبَ وَ  
 أَرَادَ بِهَا السُّكُوتَ حَتَّى اخْتَارَ اللَّهُ تَعَالَى  
 وَلَهُ الْأَمْرُ جَمْعَ حَكِيمٍ شَرَّائِعِهِمْ وَبَوَاهِرِ  
 مُعْجَزَاتِهِمْ وَأَوَاجِيزِ بَرَكَاتِهِمْ وَكُلِّ  
 مَا اخْتَصَوْا بِهِ مِنَ الْحَقَائِقِ وَالْكَمَالَاتِ  
 وَالْعُلُومِ النَّافِعَةِ مَعَ جَمْعِ الْأَكْمَالِ بَيْنَ  
 نَفْعِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي الْحَبِيبِ الْأَعْظَمِ  
 وَالرَّسُولِ الْأَكْرَمِ الْمُقَدَّمِ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ  
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَمَ بِهِ  
 الْبَهْوَاتِ وَأَيَّدَ بِجَمِيعِ الْمُعْجَزَاتِ الْبَاهِرَاتِ  
 فَوَجِبَ جُنُودُ كُلِّ جَمِيعِ الْخَلْقِ اتِّبَاعُهُ  
 وَالْإِخْلَاقُ بِشَرِيعَتِهِ فَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ  
 وَآخِرُ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ  
 أَجْمَعِينَ وَهُوَ النَّبِيُّ الْحَكِيمُ الرَّؤُوفُ  
 الرَّحِيمُ صَاحِبُ الْخَلْقِ الْعَظِيمِ الَّذِي

نہیں بن گیا بلکہ اس راز کی بدولت جو خداوند تعالیٰ کی  
 طرف سے صرف انہی میں دو بعثت رکھا گیا انہی علیہم الصلوٰۃ  
 والسلام ہماری طرح آدمی ہوتے ہیں البتہ اس راز کی  
 بدولت جو اللہ کی طرف سے انہیں ڈال گیا ہے ایسے کام  
 کرتے ہیں جو طاقت بشری سے بڑھتے ہیں تو ہمیں معلوم  
 ہو گیا کہ نبی کی ایک ایسی خصوصیات سے ممتاز کیے گئے  
 ہیں جو طاقت بشری سے خارج ہیں اور وہ محض اللہ ہی  
 کی طرف سے ہیں بنا بریں ہم پر واجب ہے کہ ان کے  
 ساتھ ایمان لائیں اور نبوت کا نبوت بخیروں سے ہوتا رہا ہے  
 اور یہ ہر عقلمند پر روشن ہے اور ہمیشہ نبیوں کے معجزے  
 برائین اور انکی شریعتوں کے انوار ظاہر ہوتے رہے جسے اللہ  
 نے دلوں کو مضبوط کر دیا اور شک شبہ دور کر دیے تاکہ اللہ  
 نے اس بات کو پسند کیا اور اسی کو اختیار ہے کہ سب کی  
 شریعتوں کی حکمتوں روشن معجزوں کی مکمل دلیلوں تمام  
 حقائق سکالات اور برحقیت علوم کو جن سے وہ خاص  
 اور ممتاز کیے گئے تھے انہی جدید معظم رسول مکرم و  
 مقدم ہمارے سر دار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں  
 ایسے کامل طور سے فرام کر دے جس میں دین و  
 دنیا کی منفعتیں جمع ہو جائیں دسو وہ سب کمالات  
 آپ میں جمع کر دیے اور آپ کے ساتھ سلسلہ نبوت  
 ختم کر دیا اور تمام معجزات باہرہ سے آپ کی تائید  
 فرمائی سو ایسی حالت میں تمام مخلوقات پر آپ کی  
 بیروی اور آپ کی شریعت کی پابندی واجب ہے  
 اور آپ خاتم النبیین اور آخر المرسلین ہیں ان سب پر  
 اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اور آپ میں نبی حکیم



يَعُولُ عَلَيْهِ فِي كُلِّ شَيْءٍ دِينِي دِينُكَ  
عَيْنِي أَوْ غَيْرِي قَالَ قَدْ أُفِيَ بِلَهُ الْوَحْدَانِ  
دِينٌ هَذَا الْبَيْتِ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ  
الصَّلَاةِ وَالْأَمَلِ لِلشَّيْخِ وَلَا يَجْهَلُ سِرَّ  
الْوَحْدَانِ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ لَا تَبْ  
الَّذِينَ لَئِلَ الْبَرَاهِينِ وَالْبَيِّنَاتِ الْقَاطِعَاتِ  
عَلَى الْوَحْدَانِ قَائِمَةٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى  
فِي نَفْسِ الْإِنْسَانِ وَالْعَدْوْلِ عَنْ ذَلِكَ  
سَفْسُطَةٌ وَتَذِيرُهَا الْبَيْتِ قَوْلُهُ تَكَا  
(وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ) فَاشْهَدُ  
أَيُّهَا الْعَاقِلُ سِرَّ الْوَحْدَانِ نَيْسَةً فِي  
نَفْسِكَ تَرَى أَنَّ الْهَمَّةَ لَا تَوَجَّهُ إِلَى  
الْإِثْنَيْنِ وَإِذَا تَدَبَّرْتَ أَسْرَارَ الصَّنِيعِ  
الَّتِي سَتُودَعُهَا اللَّهُ فَبِكَ لَا قَامَةَ الْحُجَّةِ  
عَلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ تَخْشَعُ لِحُجَّتِهِ وَتُخَضِّعُ  
لِعَظَمَتِهِ وَتُصَرِّفُ عَنِ الْإِغْيَارِ إِلَيْهِ وَ  
تَعُولُ فِي كُلِّ أَمْرٍ عَلَيْكَ هَذَا سَمْعُكَ  
وَبَصَرُكَ وَكَلَامُكَ وَعَقْلُكَ وَحَافِظُكَ  
وَمُخَيِّلُكَ وَبَحَائِكُ خَاطِرُكَ وَعِلَاطُكَ  
أَوْهَامُكَ وَأَحْلَامُكَ وَحَرْمُكَ وَ  
زُهْدُكَ وَعَزْمُكَ وَكَسْلُكَ وَمُخْلِكَ  
وَمُخَاوِئِكَ وَغَضَبُكَ وَرِضَاكَ وَحَقْدُكَ  
وَصَفْحُكَ وَلَوْعُكَ وَيَقْظَتُكَ وَمَا قَامَ  
فِي هَيْكَلِكَ مِنْ أَسْرَارِ صُنْعِهِ كُلِّ صِفَةٍ  
مِنْهَا عَلَى حِدَةٍ قَامَتْ بِالْوَحْدَانِ وَ

ہر ایک دینی اور دنیوی موجودہ اور غائب معاملہ میں  
اعمال و اور اعتبار کیا جاتا ہے سو خداوند کی وحدت  
کا اثر اس بزرگ بینی کا دین ہے اس پر بہترین صلوات  
اور کاملترین سلام ہو اور سوائے یہ توقف احسن کے  
کوئی وحدت کے راز سے ناواقف نہیں رہتا کیونکہ  
روشن دلیس قاطع تجیس خدا کی وحدت پر ہر ایک  
چیز میں قائم ہیں حتی کہ انسان کی اپنی ذات میں  
اس سے اعراض اور روگردانی بے فہمی  
ہے و اناس آیت میں غور کرو اور تمہارے  
نفوس میں کیا تم نہیں دیکھتے ہو، اے عظیم و احد  
کے راز کو اپنی ذات میں مطالعہ کر تو دیکھ لیگا  
ہمت و دلی کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتی اور جب  
تو خداوند تعالیٰ کی کاری گری میں جو اس نے تیری  
ذات میں تجھ پر رحمت قائم کرنے کے لیے ودیعت  
رکھی ہے غور کرے تو دیکھ اس کے جلال کے سامنے  
جھک پڑے اور اس کی عظمت کے انگیست ہو جاوے  
اور اس کے غیر سے اعراض اور اس کی ذات پر ہر ایک بات  
میں اعتما و کرنے پر مجبور ہو یہ تیرے کان انکھیں گنگو  
دائمنہ دی۔ حلقہ خیال دلی مشاغل و دہوں اور  
خوابوں کی شباب روی حرص و ہر پختہ ارادہ بستی  
کنجوسی بخاوت۔ غصہ۔ رضامندی۔ کینہ۔ ورگزر  
نیند۔ بیداری۔ وغیرہ چیزیں تیرے وجود میں  
اس کی کاری گری کے اسرار موجود ہیں  
ان میں سے ہر ایک کائنات کے  
ساتھ قائم ہے اور اس کے ساتھ مستقیم ہے



اَنْتَسَقْتُ بِهَا وَقَدْ تَعْلَمُ وَجُودَهَا فَاِنْ  
وَجْهًا كَيْفَ هَا وَلَا تَدْرِكُ لَهَا مَكَانًا وَلَا اَوَّلًا  
وَلَا اٰخِرًا فَتَذَكَّرْ سِرَّ التَّوْحِيدِ بِهَذِهِ الْاَشْيَاءِ  
وَمَا يَدْرِكُهَا وَلَا اَوَّلُهَا لَا بَابَ وَاِذَا وَجَدْتَ  
اٰمَنْتَ بِالنَّبِيِّ الْعَظِيمِ الَّذِي لَمْ يَسْلَمْ  
خَالِقُكَ الْيَتَامَى وَجَعَلَهُ نَجَّةً عَلَيْكَ وَ  
هَذَا تَرَكَ نَحْتِ سُلْطَانِ الْاَمْرِ وَنَهْيِهِ  
مُتَّبِعًا لِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَمَا اَلَسَّكَ الرَّسُولُ  
فَتَنًا وَهُوَ وَهَّابُكَ عَنْهُمْ فَانْهَوْا) وَحَيْثُ  
اَنْ اَلَا وَاَمْرَ النَّبِيِّ هِيَ صَادِرَةٌ عَنْ رَحْمَةِ  
اِلٰهِي يَدُكَ عَلَى هَذَا قَوْلُهُ بِسُبْحَانَهُ رَوَا  
يَنْطِقُ عَنْ الْهَوَى اِنْ هُوَ اَلَا وَحْيٌ يُوحَى  
فِي كَافِلَةٍ لِّيَبْرِيَ الْعَادِ وَالْمَعَاشِ جَامِعَةً  
لِلْمُتَّقِينَ الْمُتَّقِينَ فِي الْاَمْرَيْنِ وَالْمَخَالَفَةِ  
لَا وَامْرَ النَّبِيِّ هِيَ وَالْعِيَادُ بِاللّٰهِ مِنْ  
بَوَائِثِ الْفِتْنَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي  
الْعَقْبَةِ قَالَ تَعَالَى (فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ  
عَنْ اَمْرِ اَنْ تَصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يَصِيْبَهُمْ  
عَذَابٌ اَلِيمٌ وَالنَّبِيُّ لَا عَظَمَ صَلَّ اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمُ جَاءَ بِاَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَةً لِّخَلْقِ  
اللّٰهِ وَبِىْ كِتَابِ اللّٰهِ رَوَا اَسْلَمْنَاكَ اَلَا  
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ) وَلَا يَصِحُّ اِيْمَانُ الْمَرْءِ  
حَتَّى يَكُوْنَ مَتَّبِعًا لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فَيَأْتِيْ بِاَمْرٍ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَقَدْ قَالَ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا يَكُوْنُ اَحَدٌ

اور تو اپنا پیر میں ان سبک موجود ہونے کو تو جانتا ہے مگر  
انکی کیفیت سے نا واقف ہے انکے مکان اور اول آخر  
کا اور انہیں کر سکتا پھر ان اسباب کے ذریعہ سے سر توحید  
کا تذکرہ کر عقلمند ہی یسیت حاصل کرتے ہیں کچھ تو حید صابر  
ہو گئی تو تو اس بزرگ نبی پر بھی ایمان لا دے گا جسے  
خدا تعالیٰ نے تیری طرف بھیجا ہے اور اسکو تیرے اوپر  
رحمت گردانا ہے اور اس مقام میں تو اپنے آپ کو انکے  
سلطان امر اور نہی کے زیر فرمان خدا پاک کے قول نے  
دجو کچھ کہ رسول نے نہیں دیا اسے لے لو اور جس سے اس نے  
تمہیں منع کیا اس سے باز رہو کے تابع پاتا ہے چونکہ نبی  
کے سارے احکام وحی الہی سے صادر ہوتے ہیں اس پر  
دلیل ہے خدا تم کا قول دہ خواہش سے نہیں بولتا بلکہ  
جو کچھ وہ کہتا ہے وہ وحی ہے جو خدا کی طرف سے نازل  
ہوتی ہے تو ضرور وہ احکام معاد و معاش کی بہتری کے  
مشکل اور دین و دنیا کی دونوں واقعی منفعتوں پر  
حادی ہے اور شامل ہو گئے اور نبی کے احکام کی مخالفت  
معاذ اللہ فتنہ و بیوی اور عذاب اخروی کی باعث ہے  
خدا تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ جو نبی کے حکم کی مخالفت کرتے  
ہیں انہیں اس امر سے خوف چاہیے کہ انہیں کوئی بلایا درد  
دینے والا عذاب آکر پڑے اور نبی اعظم صلعم اللہ کا ایسا امر  
لائے ہیں جو خلق اللہ کے حق میں رحمت محض ہے کتاب اللہ  
میں ہے ہم نے تجھے سارے جہان کی رحمت بنا کر بھیجا  
اور انسان کا ایمان کبھی صحیح نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ  
رسول اللہ صلعم کا ان امور میں متبع نہ ہو جو وہ خداوند تعالیٰ  
کی طرف سے لائے ہیں اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے تم میں

مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ هُوَ تَبَعًا لِمَا أَحْسَنَ بِهِ  
 وَالشَّجْعَةُ الثَّلَاثَةُ الْغُلُّ مِنَ الْجَنَابَةِ  
 وَقَدْ جَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ  
 الْأَسْلَامِ وَالْحِكْمَةِ فِي ذَلِكَ تَنْقِصُهُ لِي  
 قِسْمَيْنِ مَادِيٍّ وَمَعْنَوِيٍّ فَلَمَّا دِيَ هُوَ  
 النَّظَافَةُ الْبَدَنِيَّةُ فَقَدْ بَنَى الدِّينَ عَلَى  
 النَّظَافَةِ وَلَا يَدْعُ فِي النَّظَافَةِ لِنُظْفَةِ  
 الْبَدَنِ وَالتَّنْقِيَةِ مِنَ الْأَوْسَاطِ الظَّاهِرَةِ  
 الَّتِي رَمَتْهَا تَكُونُ سَبَبًا لِلْأَفْرَاسِ الْكَثِيرَةِ  
 وَالْعِلَلِ الْجَسَدِيَّةِ وَفِيهَا أَسَانُ كَأَحَدِ الْخَالِطِ  
 بِإِنْسَاطِ الْقَلْبِ بِمَا يَطْرَأُ عَلَى الْبَدَنِ مِنْ  
 لَذَّةِ النَّظَافَةِ وَيُطَهِّرُ الْبَدَنَ يُسْتَدَلُّ  
 عَلَى تَزْوِجِ تَطْهِيرِ النَّوْبِ فَلَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ  
 إِلَّا طَاهِرَ النَّوْبِ وَالْبَدَنِ وَفِي ذَلِكَ مِنَ  
 الْمَنَافِعِ مَا لَا يَحْتَاجُ إِلَى الْإِطْنَاءِ لِكُونِهِ مَعْلُومًا  
 بِالْبَدَاهَةِ وَأَمَّا الْقِسْمُ الْمَعْنَوِيُّ فَهُوَ الْإِنْتِهَاءُ  
 لِحُدُودِ الْحَقِّ طَاهِرًا مِنْ لَوْنِ الشَّهْوَةِ وَ  
 رُؤْيَا النَّفْسِ فَإِفْقَامُ الْعَبْدِيَّةِ ذَلِيلًا لِلَّهِ  
 مِنْ كِسْرِ الْحَقِّ سُلْطَانِ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ يَرَى  
 مِنْ شَمُولِ هَذَا الْكَلِمَةِ لَهُ وَلِيَّيَرَهُ مَعْنَى  
 الْمَسَاوَةِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ غَيْرِهِ كَبِيرًا وَصَغِيرًا  
 فَلَا يَخْذُلُ عَلَى حَقِّ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ وَلَا  
 أَوْسَقِلُ قَرَبًا أَوْ بَعْدًا وَحَيْثُ أَنَّ الظُّهُورَ  
 شَطْرًا لِإِيمَانٍ كَمَا قَالَ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَ  
 الْجَانِّ جَبِيبُ الرَّحْمَنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس امر کے تابع نہ ہو  
 تیسری شاخ مثل جنابت ہے جسے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وظل اسلام فرمایا اس کی  
 حکمت دو قسموں میں تقسیم ہے مادی اور معنوی  
 مادی تو بدنی ستھرائی ہے کیونکہ دین کی بنیاد نظافت  
 و ستھرائی پر ہے اور یہ کوئی خلاف قیاس بات نہیں سو  
 صفائی میں بدن کا انشراح اور ظاہری بہلولی  
 تنقیہ ہے جو بہت سی بیماریوں اور جسمانی امراض کی  
 موجب ہوتی ہیں اور اس انیساط قلبی کی وجہ سے  
 جو بدن پر لذت نظافت کے طاری ہونے سے  
 حاصل ہوتا ہے دل میں ایک خاص طرح کی راحت  
 آجاتی ہے جب بدن کی صفائی ایسی مفید اور  
 عمدہ ہے تو کپڑوں کا صاف رکھنا بھی ایسا ہی  
 ضروری ہوگا سو من عین نہیں پاتا جب تک  
 لباس اور بدن پاک نہ رکھے اسکے علاوہ اس میں  
 اتنے فوائد ہیں جن کے متعلق طول دنیا بالکل غیر ضروری  
 ہے کیونکہ وہ بالکل بدیہی اور روشن ہیں حکمت معنوی  
 یہ ہے کہ انسان خداوند تعالیٰ کے خدمت کے لیے شہوت  
 نفسانی اور خود بینی کی ملادٹ سے پاک غلامانہ رنگ  
 میں ذلیل اور عاجز ہو کر سلطان امر اور نہی کے ماتحت  
 کھڑا ہو نیز اس سے ایک مساوات کا پتہ لگتا ہے جس میں  
 چھوٹا بڑا امیر غریب ایک ہی امر کے مکلف ہیں اس  
 انسان سیکھتا ہے کہ وہ کسی کے حق میں تعدی اور  
 ظلم نہ کرے بڑا ہوا چھوٹا قریب یا بعید چونکہ صفائی  
 اور پاکیزگی ایمان کا جزو ہے جیسا کہ جنوں اور انسانوں

وَسَلَّمَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَعْظِمَ شَأْنَ الطَّهْرِ  
 يَفْهَمُ الْمَعْنَى الْمَقْصُودَ مِنْهُ وَالْحَقَائِقُ  
 الْمُبْجُصَةُ عَنْهُ فَإِذَا عَسَلَ الْمُتَنَسِّلُ  
 يَدَيْهِ فَلْيَشْهَدْ لِرُؤُومِ تَطْهِيرِهِمَا مِنْ أَنْ  
 مَمْلَأَ إِلَى مَا لَا يَرْضَى اللَّهُ وَيَخَالِفُ أَوَّلَ  
 رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَضُرُّ  
 يَخْبِرُ حَتَّى لَا يَسْلُبَ وَلَا يَأْخُذَ مَالًا أَحَدٍ  
 وَلَا يَمْلَأَ يَدَهُ إِلَى هَضْمَةِ خَلْقٍ مِنْ الْخَلْقِ  
 بِوَجْهِهِ مَا وَإِذَا انْمَضَّ فَلْيَشْهَدْ لِرُؤُومِ  
 تَطْهِيرِ الْفَمِ مِنْ شَرْبٍ مَا يَحْرُمُ وَأَكْلٍ مَا  
 يَحْرُمُ وَقَوْلٍ مَا يَحْرُمُ لِيَسْتَعِدَّ لِنَفْسِ كُلِّ مَا  
 يَحْشُوتُ عَنْ قِيَمِهِ وَأَكْلٍ مَا يَحْسَنُ كَالشَّرَابِ  
 الطَّاهِرِ وَالْقَوْلِ الْحَسَنِ الَّذِي يَحْصُلُ لَهُ  
 بِهِ الثَّوَابُ مِنَ اللَّهِ وَالتَّنَائُلُ مِنَ النَّاسِ  
 وَإِذَا اسْتَنْشَقَ فَلْيَقْبَلْ رَائِحَةَ الْخَيْرِ وَالْإِبْرِ  
 وَلْيَطْرَحْ رَائِحَةَ السُّوْرِ وَالشَّرِّ وَتَطْهِيرِ  
 الْأَنْفِ فَلْيَشْهَدْ لَتَطْهِيرِ مِنَ الْأَنْفِ  
 النَّفْيِ بِحُزْنٍ إِلَى الْعَالِي عَلَى الْخَلْقِ وَعَدَمِ  
 الْإِنْفِاءِ وَلَا أَوَّلِ الْحَقِّ وَإِذَا عَسَلَ وَجْهَهُ  
 فَلْيَشْهَدْ تَطْهِيرَهُ مِنَ التَّوَجُّهِ بِالْأَمَالِ  
 إِلَى غَيْرِ اللَّهِ وَلَا يَصْغُرْ خَلْدُهُ إِلَّا حَضَرَ اللَّهُ  
 أَوْ لَعَلَّ يَرْجِعُ إِلَى اللَّهِ وَلْيَقْرِغْ عَلَيْهِ مَاءً  
 الْحَيَاءِ فَلَا يَقْتَرِفْ بِالْوَقَاحَةِ رَنَقَ الْحَيَاءِ  
 لَا مِنْ اللَّهِ وَلَا مِنَ النَّاسِ وَلَا يَنْدُلُ مَاءً  
 وَجْهَهُ لَا يَجْعَلُ الْأَعْرَاضَ إِلَى رُؤُومِ الْحَقِّ

نے فرمایا ہے اس لیے مومن کا فرض ہے کہ طہارت کے  
 مقصودہ معانی اور اس کی ظاہر شدہ حقائق پر مطلع ہو کر  
 اس کی شان کی تعظیم کرے سو جب غسل کرے والے اپنے  
 ہاتھ دھوئے تو انکی پاکیزگی کو ازہم کو اس طرح سے ملحوظ رکھو  
 کہ وہیں ایسے کام کی طرف نہ بڑھنے پائیں جو خداوند  
 کی ناراضی کا باعث ہو یا رسول صلعم کے اوامر کے خلاف ہو  
 سو تو بلا وجہ کسی کو مارے نہ کسی کا مال چھینے اور نہ کسی  
 ... طرح سے مخلوق کی ضرر اور تکلیف کی طرف دست  
 درازی کرے جب کلی کرے منہ کی پاکیزگی کے لوازمات  
 مد نظر رکھے مثلاً ایسی چیز کا پینا یا کھانا جو حرام ہو یا ایسی  
 ہی ناجائز کلام نہ سے بولنا تاکہ ہر ایک پلید چیز کو منہ سے  
 روکنے اور بٹانے کے لیے مستعد رہے اور ہر ایک عمدہ چیز  
 کے استعمال کے لیے طیار جیسے پینے کی پاک چیزیں اور  
 اچھی کلام جس کے صلہ میں خدا کے ہاں سے ثواب اور برکت  
 کی طرف سے تعریف اور ثنا ہو جب ناک میں پانی ڈالے  
 تو سکیا یہ معنی ہو کہ ہر اک نیکی اور بھلائی کی ہوا قبول کرنے  
 کے لیے طیار رہے اور ہر اک برائی اور شرارت کی بدبو کو  
 دور چھینا ہے نیز ناک کسفا کی گاہ معنی ہے کہ یہ ہر  
 ایک قسم کے غرور اور متکبرانہ خیال سے صفائی حاصل کرنا  
 ہے جو انسان کو مخلوق پر تعالیٰ اور اوامر الہی سے  
 کسری اور نافرمانی کی طرف لے جاتی ہے جب انسان منہ  
 دھوئے تو اس بات کا ذکر کرے کہ اس سے خداوند تعالیٰ کے بغیر  
 اور کی طرف آرزوئیں لے جانے سے پاکیزگی اور طہارت  
 ہے سو اپنی رخصت کو نہ جھکائے مگر اللہ تعالیٰ کے حضور  
 میں یا ایسے عمل کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا

گوں سے اور احوال نفسانی کے لیے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کے سامنے اپنی آبر و مضائقہ نہ کرے۔

اگر اس شان اطہارت میں وقار کی وہ طرز ہے جسے ابو  
الغزم احباب مروت عالی ہمت لوگ جانتے ہیں جب  
اگر دن پر پانی ڈالے تو اس سے یہ ارادہ کرے کہ ہوئی  
اور نفس راو اللہ کے سوا ہر چیز کی غلامی کے پٹے سے  
اگر دن کو آزاد اور خلاص کرتا ہوں وہ تمام دنیا کی  
چیزوں کی غلامی سے آزاد ہوگا حدیث شریف میں  
ہے درہم دنیا بہ جور و کبیل کا غلام تباہ ہو اکیو نیکہ  
ظاہر ہے کہ جسے، درہم دینار کی محبت کے ذریعہ ہوائی  
نفسانی نے غلام بنایا ہوا ہے وہ کسی انسان  
کا سچا دوست نہیں ہو سکتا بلکہ وہ اپنے فائدہ کا بندہ  
ہے وہیں پہنچے گا جہاں اسے میسر ہو ایسا شخص  
حق تلفی، عہد شکنی، اہل معاشرت کی خجانت بہت  
کفران نعمت کرتا ہے اور حوروہ اور کبیل کا غلام  
خواہش نفسانی کا بندہ جو کام کرتا ہے خواہش کے  
لیے کرتا ہے خدا کے لیے اور خواہش کے سبب سے  
الضات سے شرف ہو جاتا ہے سو جب انسان دنیاوی  
اشیا کی غلامی سے آزاد ہو جائے تو وہ خدا کا خالص  
بندہ ہو جاتا ہے اور ایسی حالت میں اس سے حال  
وقال میں نیکی کی امید ہوتی ہے اور جو کام اس سے صادر  
ہوتا ہے وہ عقلمندوں کے نزدیک مقبول اور پسندیدہ  
ہوتا ہے جب پیٹھ دھو کے تو سمجھے کہ اس سے مراد  
ہے غیر اللہ پر بھروسہ کر کے اسے بھٹانا اور اپنی  
غیبت کو اس بات سے بچانا کہ کوئی اسکے بارے میں حق  
کہے اور مصفاۃ فیصلہ کرے یہ جب سینہ دھو کے  
تو اس کو غل و غش کینہہ قریب دھو کے کرے جو بخاری

[illegible]

لَا يَحِدُّ مِنَ الْخُلُوفَيْنِ وَيُطَوِّفِي صُنْدَرِهِ  
حُسْنَ الْبَيْتَةِ وَلَا رَاةَ التَّغْيِيرِ وَالْخَيْرِ لِلْخَلْقِ  
عَلَى اخْتِلَافِ أَجْنَاسِهِمْ وَمَشَارِقِهِمْ هَذَا  
مَعَ إِذْ أَلِهَ طَلَبًا لِنَصْدَرٍ فِي الْحَالِيسِ بَعْدَ  
حَقِّ وَإِدْعَاءِ الْعِلْمِ مَعَ الْجَهْلِ وَرَضَى اللَّهُ عَنْ  
سَيِّدِ تَأْخُلِ الرَّقَابِيِّ الْحُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ وَعَمَّا بِهِ فَإِنَّهُ قَالَ -

كُنْ عَالِمًا وَارْضَ بِصِفِّ الْعَالِ لَا تَطْلُبِ  
الصَّدْرَ بِغَيْرِ الْكَمَالِ فَإِنْ تَصَدَّرْتَ بِلَا  
إِلَهٍ تَكُونُ ذَلِكَ الصَّدْرُ صِفِّ الْعَالِ \*  
وَإِذَا غَسَلَ طَهْنَهُ فَلْيَشْهَدْ صِيَانَتَهُ  
مِنْ أَكْلِ الْحَلَامِ وَالشُّبُهَاتِ وَلْيَتَّقِ وَعَاةَهُ  
مِنْ أَنْ يَذْخُلَهُ شَيْءٌ لَا يَرْضَى اللَّهُ تَعَالَى  
وَإِذَا غَسَلَ الْقَبْلَ وَالْأُفْرُودَ الْفَخْذَيْنِ  
فَلْيَشْهَدْ حِرَاسَتَهُ كُلَّامٍ مِنَ الْمُنْهَيَّاتِ فِي  
الْفَعْلِ وَالْهَوَىٰ فِيهِمَا لَا يَحُوزُ شَرْعًا  
وَيُسْتَحْسِنُ عَقْلًا وَإِذَا غَسَلَ السَّاقَيْنِ وَ  
الْقَدَمَيْنِ فَلْيَشْهَدْ تَطْهِيرَ كُلِّ ذَلِكٍ مِنَ  
الْمَسَارِعَةِ بِالشُّبُهَاتِ إِلَى تَبَاعِ الْهَوَىٰ أَوْ  
إِلَى أَوْ يَتَمَرَّدُ يَنْهَى أَوْ يُؤْذِي أَحَدًا مِنَ  
الْخَلْقِ وَمَنْ كَانَ طَهْرُهُ لَعَلَّ هَذَا الْمَنْوَالِ  
لَا يَنْتَهِي مِنْهُ إِلَّا الْخَيْرُ لِلْخُلُوفَيْنِ وَالتَّغْيِيرِ  
الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ بِحَيْثُ الْأَدِيمَيْنِ فَلْيَسْتَدِ  
وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ الْوُضُوءُ وَهُوَ  
الطَّهَارَةُ الصَّغِيرَى أَمَّا هُوَ بَابُ الْخَاصَّةِ

کے حق میں کیا جاسکتا ہے صاف رکھنے کا خیال کرے اور  
خلق خدا کے مختلف جنس اور مختلف مذاہب کے لوگوں  
کے حق میں نیک نیتی بہبودی اور نفع رسانی کے خیال  
کو اپنے سینے میں جگہ دے ساتھ ہی بلا استحقاق مجلس  
میں صند نشینی اور جاہل ہو کر علم کے دعویٰ سے باز رہنے  
کی ٹھان لے ہمارے سرور سید احمد رفاعی حسینی نے فرمایا ہے  
خدا تعالیٰ اسے اور ان کی لفیل سے ہم سے رہی ہو۔

عالم ہو کر جوں کی صف میں بیٹھنے پر راضی ہو کمال کے  
بغیر صند نشینی کی خواہش نہ کر کیونکہ اگر بلا استحقاق تو صدر  
نشین بھی ہو گیا تو وہ صدارت بھی توں کی صف کی برابر ہے  
جب پیٹ دھوئے تو حرام اور شہادت کے کھانے سے  
اسکے محفوظ رکھنے کا غم کرے اور اس برتن کو ایسی چیز  
کے داخل ہونے سے صاف رکھے جسے خداوند تعالیٰ  
پسند کرتا ہے اور جب قبل۔ دبر اور رانوں کو دھوے  
تو ان سب کو منہیات سے بچانے اور ایسے مواقع میں نشست  
و برخاست کرنے سے حفاظت کا قصد کرے جو شرعاً قبیح اور  
ان کے پاکیزہ اشیا نفسانی کی پیروی میں دوڑنے اور ایسے  
کاموں میں چلنے سے جو اس کی دین میں خوسان اور مخلوق  
حق میں نقصان پہنچوں پاک کر لیا قصد کرے اور جس کا غسل اس  
طرز پر ہوگا وہ مجسم مخلوق کی نیکی اور بہتری ہوگا اور تمام  
نئی نوع انسان کے لیے اسکے اقوال و افعال میں ایک  
خاص نفع مخفی ہوگا۔ سو یہ غور کا مقام

ہے +

جو بھی شاخ و صنوب ہے سو یہ چھوٹی طہارت  
ہے اور نماز فرض اور سنتوں وغیرہ عبادت

وہاں جو بھی شاخ و صنوب ہے سو یہ چھوٹی طہارت

مَعَ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَوْقَاتِ الْعِبَادَةِ وَكَهَذَا  
 بِالصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ وَالسَّائِرِ الْمَطْلُوبَةِ وَ  
 حَيْثُ أَنَّ الصَّلَاةَ هِيَ مُنَاجَاةُ الْعَبْدِ مَعَ  
 اللَّهِ تَعَالَى فَلَا يُقْبَلُ إِلَّا وَالْعَبْدُ عَلَى وَضُو  
 يُصَلِّي لَوْ قُوتٌ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ وَلَيْكُنْ  
 ذَلِكَ لَوْ قُوتٌ فِي مَوْضِعٍ ظَاهِرٍ وَبَدَنٍ  
 ظَاهِرٍ وَتَوْبٍ ظَاهِرٍ وَحَقِيقَةٍ ذَلِكَ هِيَ  
 الظَّهَارَةُ مِنَ الْأَحْكَامِ وَالْأَوْسَاحِ ظَاهِرًا  
 وَمِنْ الْخَلْفَاتِ بَاطِنًا وَهَذَا لَكَ تَأَمَّنْ  
 كُلُّهُمْ بِوَالِقَةٍ وَتَوَكَّلْ مُنَافِعُهُ  
 وَالشَّجَبَةُ الْخَامِسَةُ الصَّلَاةُ وَهِيَ  
 أَكْبَرُ شُعْبٍ لِإِيمَانٍ بَعْدَ كَلِمَتَيْ الشَّهَادَةِ  
 وَمِنْهَا فَرَضٌ وَمِنْهَا سُنَنٌ وَفَضَائِلٌ  
 أَمَّا الْفَرَضُ الَّذِي هِيَ كَالصَّلَاةِ الْخَمْسِ  
 فَتَرَكُهَا عَدَاؤٌ وَتَحْدُ الْفَرَضُ نَادِيَةُ الصَّلَاةِ  
 يَوْمَ بِأَقَامَةٍ تَوَكُّعًا وَبُحْبُوحًا وَتِلَاوَةً  
 وَالْإِتْيَانِ بِأَرْكَانِهَا فَكَانَتْهَا الَّتِي فَتَرَكُهَا  
 اللَّهُ تَعَالَى وَرَوْحُ الصَّلَاةِ فَهُمْ مَعَانِيهَا  
 قَالَ تَعَالَى إِنَّ الصَّلَاةَ سَوَّيْنِ الْفَضَائِلِ  
 وَالْمُنَافِعِ فَالْقِيَامُ إِلَى الصَّلَاةِ هُوَ قِيَامُ  
 الْقَلْبِ خَشْيَةً وَأَجْوَابُ وَخُضُوعُ الْقَالِبِ  
 كَمَا إِلَى مُحَاضَرَةٍ الْحَقِّ فَتَحْضُرُ الْمَصْلَحَةُ عَنْ جَمْعِ  
 الْوُجُودَاتِ بِالْفَرَقِ وَالْفَاوَقَةِ إِلَى اللَّهِ بِجَلِّ  
 عَهْدُهُ بِالصَّلَاةِ مَعَ اللَّهِ خَمْسَ مَرَّاتٍ فِي  
 الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَلَا يُعْمَلُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى

کے وقتوں میں خداوند تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہو  
 کا دروازہ ہے چونکہ نماز بندہ کی طرف سے اللہ  
 کی جناب میں ایک مناجات اور سرگوشی ہے اس لیے  
 ضروری ہے کہ بندہ وضو لیے ہوئے ہو کہ خدا تعالیٰ  
 کے سامنے کھڑا ہونے کے قابل ہو اور اس کھڑے ہونے  
 کے لیے جگہ پاک بدن پاک۔ لباس پاک ضروری ہے  
 اس پاکیزگی اور طہارت کی حقیقت ظاہری و باطنی  
 اندرونی مخالفت سے پاک ہونا ہے اور ایسی حالت  
 میں انسان سے لوگ نفع کی امید کرتے ہیں اور اس کے  
 ضرروں سے بچتے ہیں۔

پانچویں شلحہ نماز۔ ہے اور یہ نماز بعد اوائے  
 شہادتین کے ایمان کی تمام شاخوں سے بڑی شاخ  
 ہے نماز کوئی قسم ہے فرائض سنن و فضائل دینے  
 نوافل لیکن فرائض جیسے پنجوقتہ نماز سوا اس جہاں  
 بوجھ کر ازراہ انکار چھوڑنا کفر ہے اور بظاہر نماز ادا  
 ہو جاتی ہے جب دیکھ کر کعبہ وجود تلووت قرآن مجید  
 یا قاعدہ پورے کرے اور ان ارکان کو ان اوقات  
 میں ادا کرے جو خداوند تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں  
 لیکن نماز کی روح اس کے سمجھنا ہے جیسا  
 کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے بیشک نماز یہی ہے اور کچھ  
 کاموں سے منع کر دیتی ہے سو قیام کا معنی یہ ہے کہ دل  
 بے غشیت جوارح اور تمام قالب کی فروتنی کے خدا کے  
 حضور میں کھڑا ہو۔ اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ نماز  
 تمام موجودات سے فارغ ابال ہو کر اللہ تعالیٰ کی جناب  
 میں احتیاج اور نیازمندی کے ساتھ توجہ ہوتا ہے

اور نماز کے ارکان سے خداوند تعالیٰ کے ساتھ توجہ ہونا ہے اور نماز کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ سے کھڑا کرے اور اس کے سامنے کھڑا کرے



وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَقْضُوا عَلَيْهِمْ أَقْسَامًا وَلَا يُؤْذَى مِنَ الْخَلْقِ أَحَدًا وَلَا يَمُوتُ لغير  
 اللَّهِ وَلَا أَوْصِيَاءَ عَلَى اللَّهِ وَلَا يُبَالَى لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَخْشَى إِلَّا اللَّهَ وَيَتَوَكَّلُ فِي كُلِّ عَمَلٍ  
 عَلَى اللَّهِ وَيَصِيرُ رِجْلَهُ هَذَا النُّظَرُ كَالْبَيْتِ  
 ابْنُ وَفَرَّ نَفَرًا عَلَى أَنْ خُصُّوعًا وَابْتِغَاءً  
 ظَهَرِمْ وَنَعْفِي رَجَبُهُتُمْ بِالْوَرَابِ هُوَ اللَّهُ  
 سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَهَذَا فَيَكُونُ الْمَصْدَرُ  
 فِي كُلِّ عَمَلٍ يَرْجِعُ إِلَى اللَّهِ خَاشِعًا خَائِفًا  
 تَتَوَكَّلُ عَلَى طَوْلِبِ يَأْتِي خَصْمَهُ وَ  
 مَتَى فَرَّكَ بِاللَّهِ خَشْمَهُ

وَالشَّعْبَةُ السَّادِسَةُ الزَّكَاةُ وَهِيَ  
 نَوَاعِنُ فَرِيضَةٍ لَنَا وَإِلَيْهِ فَالْفَرِيضَةُ  
 أَرْبَعَةُ أَقْسَامٍ الْأَوَّلُ زَكَاةُ الْعَيْنِ وَالْثَّانِي  
 وَالْفِضَّةُ وَمَا اخْتَلَفَ مِنْهَا مِنْ الْحِلَّةِ إِلَّا  
 مَا كَانَ مِنْهَا لِلْقَبِيلَةِ الْبَحْرَانِ وَمَا لَا يَجُوزُ  
 اقْتِنَاؤُهُ فِيهِ الزَّكَاةُ إِذَا كَانَ نِصَابًا لَنَا  
 فَوْقَهُ وَحَالَ عَلَيْهِ الْحَلُّ عِنْدَ مَالِكِهِ هَذَا  
 إِذَا كَانَ مِلْكُهُ فَيُجْمَعُ الْثَّانِي زَكَاةُ الْمَالِ  
 وَالثَّلَاثُ زَكَاةُ الْحَرِثِ وَالرَّابِعُ زَكَاةُ الْفِطْرِ  
 وَأَمَّا النَّافِلَةُ فَعَامَّةٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ حِجْرٍ  
 الْبَرِّ وَفِي مَعْنَى الزَّكَاةِ حَتَّى عِنْدَ اقْتِنَائِهِ  
 الْمَالِ وَتَمْلُكِهِ مِنَ الْحَرَائِلِ بِالصَّنَاعَةِ  
 وَالْبَحْرَانِ وَالْعَمَلِ الطَّيِّبِ الصَّالِحِ لِمَالِهِ  
 النَّصَابِ وَتَحَقُّقِ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ فَيَقْبَضُهَا

اور اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ نہ تو وہ کبھی عید شکی کرتا ہے نہ  
 حد سے تجاوز کرتا ہے نہ خلق اللہ میں سے کسی کو ستاتا ہے  
 نہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے اللہ ہی  
 پر بھروسہ کرتا ہے اُس کے سوا کسی کے اگے التجا نہیں کرتا اور  
 اس کے بغیر کسی سے نہیں ڈرتا اور اپنے ہر کام میں اپنے  
 توکل کرتا ہے اور اس فہم اور فکر کی بدولت ایسے بادل  
 کی طرح ہو جاتا ہے جو جہاں پڑتا ہے وہیں سود مند اور پر  
 منفعت ہوتا ہے اور اسکے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ اس کی  
 فروتنی اور پشت دوتا کرنا اور خاک میں جہہ فرسائی کرنا  
 سب کچھ محض اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ہے اور اسی  
 لحاظ کی برکت سے نمازی اپنے تمام اعمال میں متوجہ رہتا  
 اور چھٹی شاخ زکوٰۃ ہے اس کی دو قسمیں ہیں  
 فرض اور نفل پھر زکوٰۃ فرض کی چار قسمیں ہیں اول  
 زکوٰۃ زرعیہ سونا چاندی اور جو زیورات اُن سے  
 بنائے جاتے ہیں سوائے اُن زیورات کے جو جائز استعمال  
 کے لیے بنائے جائیں اور جو ایسا نہیں ہے اس میں زکوٰۃ  
 ہے جب وہ مال حد نصاب کو پہنچ جائے یا اس سے زیادہ  
 ہو اور اس کے مالک کے پاس اُس پر ایک سال کا مل گذر چکا  
 ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ ملک صحیح اور جائز ہو دوسری چیز  
 کی زکوٰۃ تیسری مٹی باڑی کی زکوٰۃ چوتھی زکوٰۃ فطر  
 اور نفل زکوٰۃ عام ہے ہر نیک کو شایان۔ اور زکوٰۃ کے معنی  
 میں ایک بڑی زیروست تحریک ہے کہ انسان حلال مال  
 صناعت تجارت پاکیزہ نیک جرفون کے ذریعہ کماتا کر نصاب  
 مقررہ کا مالک ہو اور اس پر زکوٰۃ واجب ہوتا کہ قوم  
 کے محتاجوں اور

شرح و تفسیر کے ساتھ اس کی ہر ایک عبارت پر تفصیل سے لکھا گیا ہے

یہ ساری باتیں قرآن مجید میں مذکور ہیں اور ان کا صحیح فہم و تفسیر صرف قرآن ہی سے ممکن ہے

عَلَى الْمُتَحَاجِينَ وَالْمُسْتَغْنِينَ لَهُمَا الزَّكَاةُ  
وَتَذَكَّرَ أَنَّ اللَّهَ جَعَلَ لِلْفَقَرِ حَقًّا فِي  
أَمْوَالِ الْأَعْيَانِ لَيْسَ لِأَهْلِهَا حَقٌّ فِيهَا  
شَيْءٌ وَلَكِنَّكَ وَقَعَ الْوَعْدُ الشَّدِيدُ عَلَى  
مَنْعِهَا وَقَدْ قَرَّبَهَا اللَّهُ بِالصَّلَاةِ فَيَحْتَ  
جَّاتُ فِي كِتَابِ اللَّهِ جَاءَتْ مَقْرُونَةٌ  
مَعَ الصَّلَاةِ فَمِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى رُو  
قِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَتَقَرَّبُوا  
هَذَا النِّظَمُ الْمُبَارَكُ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا  
الزَّكَاةَ لِلْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْحَاجَةِ إِلَيْهَا  
وَنَاهَيْكَ بِهَذَا أَفْخَرُ أَفَقَدْ قَرَنَ اللَّهُ حَقَّ  
الْفُقَرَاءِ وَالْمُتَحَاجِينَ بِحَقِّهِ بَسْمَانَهُ وَإِذَا  
تَذَكَّرَ اللَّيْبُ يَرَى أَنَّ الْوَجْهَ كُلَّهُ يَتَعَبَّدُ  
لِلَّهِ بِالزَّكَاةِ عَمَلًا بِشَرِيعَةِ الْإِسْلَامِ هَذِهِ  
الْأَرْضُ الَّتِي هِيَ أَقْرَبُ الْأَشْيَاءِ إِلَيْنَا  
تُعْطَى جَمِيعُ زَكَاةِهَا مِنْ مَتَاعِهَا وَبَنَاتِهَا  
وَلَا يَخْلُ عَلَى مَنْ عَلَى فَهْرِهَا شَيْءٌ وَمِمَّا  
عِنْدَهَا فِي فَصُولِ الْعَامِ وَكَذَلِكَ النَّبَاتُ  
وَالْأَشْجَارُ وَالْخَيْوَانُ وَالْبَحْرُ وَالسَّمَوَاتُ وَ  
الْأَفْلَاقُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ الْكُلُّ  
لَا يَدْرُسُ شَيْءٌ مِنْ مَتَاعِهِمْ جَوْهَرِيَّتِهِمْ وَقَوَائِدِ  
كَادَتْهُمُ مَتَاعُونَ بَعْضُهُمْ مَعَ الْبَعْضِ لِيُعْطَى  
بَعْضُهُ عَلَى الْبَعْضِ فِي طَاعَةِ اللَّهِ فَمَائِمُ  
الزَّكَاةِ خَالِفٌ بِجَمِيعِ الْمَوْجُودَاتِ بَلْ وَ  
لِلْأَرْضِيَّاتِ وَالسَّمَوَاتِ وَلِلذِّكْرِ وَجِبَ

مستحقوں پر فیضان کرے غور کا مقام ہے کہ خداوند  
نے سکینوں کے حقوق و امتدادوں کے مالوں میں سفر  
فرمائے ہیں کسی دو تہہ کا ان میں کچھ بھی حصہ نہیں اسی لیے  
اُسکے نہ دینی پر سخت تر وعید خداوند تعالیٰ کی طرف سے  
وارد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسے نماز کے ساتھ مل دیا ہے  
اور قرآن شریف میں جا بجا نماز کے ساتھ ذکر ہوئی  
ہے جیسے خدا پاک فرماتا ہے نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا  
کر و اس کلام بابرکت کی اصل تقریروں ہے رہنما تو  
میرے لیے پڑھو اور زکوٰۃ فقیروں اور اہل حاجت کی  
طرف ادا کرو سو بہت ہی بڑا خسر ہے کہ خداوند تعالیٰ  
نے فقیروں کے حقوق کو اپنے حق کے ساتھ مقنون کر  
ڈالا ہے اگر ایک غفلت انسان غور کی نگاہ سے دیکھے  
تو اسے معلوم ہوگا کہ دنیا کی کل موجودات زکوٰۃ کے طریقہ  
سے خدا کی عبادت کر کے شریعت اسلامیہ پر عمل کا ثبوت  
دیتی ہیں زمین ہی کو دیکھو جو سب چیزوں کی نسبت ہم  
سے زیادہ قریب ہے یہ اپنی منافع اور پیداوار سب  
کے سب دے دیتی ہے اور جو کچھ سال بھر کے فصلوں میں  
اسے حاصل آتا ہے دنیا کے لوگوں کسی چیز میں غفل روا  
نہیں اٹھتی اسی طرح نباتات درخت حیوان سمند و آسمان  
آفتاب چاند ستارے سب کے سب اپنی ذاتی منافع  
اور اصلی فوائد میں سے کسی چیز کو ذخیرہ کے طور اٹھا کر  
نہیں رکھتے خدا تعالیٰ کی طاعت میں ایک دوسرے کے  
مددگار اور عنایت فرما ہیں سو زکوٰۃ کا نہ دینے والا تمام  
موجودات بلکہ ساتوں زمینوں اور تمام آسمانوں کا  
مخالفت ہے اسی لیے حکم شریفیت



شَرَّ عَاقِلَاتِهِ وَفَقَهُهُ وَاجْبَارَهُ عَلَى آيَاتِهِ  
الرُّكُوعَ فَقَدْ بَرَّ بِهَذَا الْحُكْمِ وَحِكْمَتِهِ  
يُظْهِرُكَ شَيْءٌ مِنْ جَلِيلِ مَعَالِي الشَّرِيعَةِ  
الْمُحْتَمِلَةِ فِيهَا الْبَلَاغُ

وَالشَّجَبَةُ السَّابِعَةُ صَوْمُ رَمَضَانَ  
وَالْتَعَبُّدُ بِهِ هُوَ مَسَاكُ الْجَسَدِ عَمَّا يَصْنَعُ  
الصَّوْمُ مِنْ أَوَّلِ لَيْلٍ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فِي  
الصَّوْمِ وَصِفَتُهُ مِنْ أَوْصَافِ الرُّكُوعِ وَ  
فِي الْحَدِيثِ الْقَدِيمِ (الصَّوْمُ لِي وَأَنَا  
أَجْزِي بِهِ) فَقَدْ دَعَا الْبَارِي إِلَى الْإِصْطِفَاءِ  
بِصِفَتِهِ مِنْ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ (خَلَقُوا يَا خَلْقُ اللَّهِ) وَهُوَ مِنْ أَصْبَحِ  
الْأَشْيَاءِ عَلَى النَّفْسِ لِأَنَّهَا لَا تَقُومُ إِلَّا بِجَسَدِ  
الْإِمَانَةِ خَلْقًا وَجُودًا بَارِيًّا سُبْحَانَهُ فَإِنَّهُ  
الْعَنَى لِلْمَرْءِ مِنَ الْأَعْرَاضِ وَالْمَوَاقِفِ الشَّهَوَاتِ  
وَقَدْ فَرَضَ الْحَقُّ الصَّوْمَ كَسَرِ الشَّهَوَاتِ  
النَّفْسِ وَقَطْعًا لِأَسْبَابِ الْمُنْزَوَاتِ  
لِلْأَشْيَاءِ فَلَا يَكُونُ الصَّائِمُ رَفًا لِشَيْءٍ وَلَا  
يَسْتَرْقِ شَيْئًا يَرَى الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا لِلَّهِ وَهُوَ  
شَيْءٌ وَمِنْهَا (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) وَ  
إِذَا الْحَقُّقُ الصَّائِمُ بِالْخَلْقِ بِإِخْلَافِ اللَّهِ  
فَيَكُونُ رَجِيمًا بِزَيْتِهَا بِرُوحِهَا كَرِيمًا جَلِيمًا  
مُعْطِيًا لِلَّهِ مَا يَعْاينُهُ لَا يَرُفَعُ اللَّهُ رُفَا  
يَحْلِي اللَّهُ فَهَذَا الْمَنْ عَادَى اللَّهَ عَدًّا لَا  
تَحْجُبُنَا بِهِ أَوَّلُ اللَّهِ جَبَّارًا عَلَا مِنْ حَادِّ اللَّهِ

اس سے لڑنا اور ترک کرنے پر مجبور و مقہور کرنا و اجبر  
ہے سو اس حکم اور اس کی حکمت میں غور کرنے سے تجھ  
پر شریعت محمدیہ کے بہت سے گرامنایہ معارف و معانی  
جلوہ گر ہونگے اور جتنا مذکور ہوا اس میں بقدر ضرورت کفایت

ساتویں شاخ ماہ رمضان کا روزہ ہے اور عبادت  
اول صبح صادق سے آفتاب کے ڈوبنے تک جسم کو ہر  
ایسی چیز سے جو روزہ کے متافی اور مخالف ہے روک  
رکھنے سے ادا ہوتی روزہ صفات ربوبیت میں سے  
ایک صفت ہے حدیث قدسی میں ہے روزہ میر  
لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا خداوند تعالیٰ نے  
اپنی صفتوں سے تصدیف ہونے کی طرف دعوت کی ہے  
جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا کے اخلاق سے  
متعلق ہوا اور روزہ سب عبادت کی نسبت نفس گراں  
ہے کیونکہ اجسام کا قوام غذا کی مادہ کے بغیر نہیں سکتا  
ذات خدا کی کیونکہ وہ سبھی طرح کی اعراض مادیوں اور  
خواہشات سے پاک اور بری ہے خداوند تعالیٰ نے روزہ  
کو اس لیے فرض کیا ہے تاکہ خواہشات نفسانی ٹوٹ جائیں  
اور انسانی غلامی کے اسباب منقطع ہو جائیں سو روزہ دار  
کسی شے کا غلام نہ ہو تاکہ کسی کو غلام نہ بنائے وہ سب  
چیزوں کو خدا کی ملک دیکھتا ہے اور خود بھی ان میں سے  
ایک چیز ہے ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے  
والے ہیں جب یقینی طور پر روزہ دار اخلاق خداوندی  
کا حق کو چاہتا ہے تو رحم دل رہا کرے۔ خوش سلوک احسان  
کرنیوالا جو نامزد رہا خدا ہی کے نام پر دیتے والا بھلا  
خدا تعالیٰ کی رضا میں وہاں نہ دینے والا خدا کی مخلوق

کتاب التہذیب

صَادِقًا لَّنِ يُوْذِي خَلْقَ اللّٰهِ نَافِعًا لِّكُلِّ  
ذَرَّةٍ كَوْنِيَّةٍ فِيْ مُلْكِ اللّٰهِ طَعَامُهُ مِنْ  
الْحَلَالِ وَطَعَامُهُ الْغَيْرُ مِنَ الْحَلَالِ فِيْ  
هَذِهِ الدَّقَائِقِ مِنَ الْحَقِّ عَلَى جَمِيعِ الْمَالِ  
مِنْ طَرَفِ الْحَلَالِ مَا لَا يَخْفَى عَلَى ذِيْ بَصِيْرَةٍ  
وَفِيْ رِجَاعَةِ الْبَطُوْنِ وَظَلْمِ الْاَكْبَادِ مَا  
يُبْذَرُ لِحَالِ اَهْلِ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَيُكْرَمُ  
بِالرَّحْمَةِ لَهُمْ وَيُبْذَرُ لِّلرَّيْلِ فَرْدٌ مِنْهُمْ مَنْ  
اَيَّ حَيْثُ كَانَ وَمِلَّةٍ وَفِي الصَّوْمِ مَعْنَى  
الْاِنْجِيَارِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا لِبَارِئِ سُبْحَانَهُ  
فَيَكُوْنُ الصَّائِمُ حَاضِرَ الْقَلْبِ مَعَ اللّٰهِ  
لَا يَرْجُوْ غَيْرَهُ وَلَا يُوَسِّلُ الْاٰخِرَةَ -

وَالشَّعْبَةُ الثَّامِنَةُ الْحَجُّ وَفَرْضُهُ  
مَرَّةً وَاحِدَةً فِي الْعُمْرِ مَعَ وَجوبِ الْاِسْتِطَاعَةِ  
وَهُوَ رُكْنٌ مِّنْ اَرْكَانِ الدِّيْنِ وَقَدْ شَبَّهَ  
الْبَيْتَ بِالْمَوْمِنِ فَشَبَّهَ الْحَرَمَ الْحَيْطُ بِالْبَيْتِ  
مَثَلُ جَسَدِ الْحَيْطِ بِالْقَلْبِ وَمَثَلُ حَرَمِ  
الْحَرَمِ بِانْ لَا يَقْطَعُ شَجَرُهُ وَلَا يَنْفَرُ صَيْدُهُ  
مَثَلُ حَرَمِ دِمِ الْمُؤْمِنِ وَعَرَصُهُ وَكُلُّ  
شَيْءٍ مِنْهُ لَا حَيْلَ عَلَيْهِ الَّذِي هُوَ مَحَلُّ الرِّكَائِ  
بِاللّٰهِ وَكَذَلِكَ الْحَرَمُ لَا يُؤْوِيْ صَاحِبَ  
جُرْمَةٍ اِلَّا تَقَامُ فِيْهِ حُدُودُ اللّٰهِ كَذَلِكَ  
لَا حَرَمَةَ لِمَنْ اَمَرَ الشَّرْعُ بِاِحْذِ الْحَقُّوْقِ مِنْهُ  
وَفِي الْحَجِّ مَعَالِي شَرِيْفَةٌ مُّخَوِّئَةٌ اِلَيْهِ النَّجْدِ  
تَوَلَّى اِلَى اللّٰهِ وَمَعَالِي تَرْجَعُ اِلَى عِمَارَةِ الدِّكَ

خلق آزار کے حق میں ضرر رسان ملک خداوندی کے  
ذوہ کائنات کے حق میں فیض رسان حلال کھانا کھا  
ہے اور حلال ہی سے لوگوں کو کھلاتا ہوا وہان باریکیوں  
میں حلال مال کے جمع کرنے پر ایک غیر معمولی تحریک  
ہے جو کسی عقلمند پر مخفی نہیں نیز گرسنگی و تشنگی بھی کی برکت  
میں فادہ کش بھوکوں کی یاد دہانی ہے جس میں انیسرہم  
کرنے سے اور بلا امتیاز جنس و ملت ہر ایک پر خرچ کرنے  
کا داعیہ ہے اور روزہ میں ہر چیز سے یکسو ہو کر خداوند  
تعالیٰ کی طرف سمٹنے کا معنی بھی پایا جاتا ہے تو روزہ  
بارگاہ الہی میں حاضر القلب ہے اسکے غیر سے نا  
امید نفس اسی کی عنایت کا امید  
وار ہے

آٹھویں شاخ حج ہے یہ عمر میں ایک دفعہ فرض  
ہے جب کہ زاد راہ وغیرہ کی طاقت ہو۔ اور یہ ارکان دین  
میں سے ایک رکن ہے خانہ کعبہ کی مثال ہوسن کی طرح  
ہے سو حرم کہ جو بیت اللہ کے ارد گرد محیط ہے انسانی  
جسم کی مانند ہے جو دل کو گھیرے ہوئے ہے اور حرم مکہ کا  
ادب کہ نہ وہاں کا کوئی درخت کاٹا جائے نہ وہاں کا  
شکار بھڑکایا جائے (دیگرہ وغیرہ) اسکی ایسی مثال ہے  
جیسے مومن کا خون آبرود وغیرہ ہر چیز کی حرمت  
اسکی دل کی وجہ سے ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لگانا  
کا محل ہے اور جس طرح کہ حرم کعبہ کسی مجرم کو پناہ نہیں دیتا  
بلکہ حرم کے اندر حدود اللہ قائم کی جاتی ہیں اسی طرح اس  
شخص کوئی حرمت نہیں جس سے شرعیعت نے حقوق  
لینے کا حکم دیدیا اور حج میں بہت عمدہ معافی ہیں جو

نہ کی طرف جو غارت نہیں اور کسی سنانی ایسے ہیں جن کا مرجع آبادی عالم دنیا



مَعْرِاتُ الْأَكْبَرِ بِبَيْتِهِ لِمَخْلُوقِينَ وَ  
 الْأَصْرَارِ نَفْعُ النَّاسِ مِنْ مُقْتَنِيهِ لَا جَلَّ  
 نَفْعُهُ وَمَا جَامِعُ الْمَالِ مِنْ غَيْرِ الْحَالِ إِلَّا  
 كَمَنْ يَجْلُ الْعَقَارِ وَيَتَرَكُّهَا عَلَى حِلْدِهِ  
 تَلْسَعُهُ وَتَوَذِيهِ وَهُوَ يَكْتُمُ أَمْرَهُ عَنِ النَّاسِ  
 حَتَّى إِذَا تَكَثَّرَتْ عَلَيْهِ السُّمُومُ صَرَخَ وَ  
 يَدْرِمُ حَيْثُ لَا يَنْفَعُهُ صَرَخُهُ وَتَدْرِمُهُ  
 فِي الْحَجِّ مَرِيَّةُ التَّعَرُّفِ لِلنَّاسِ  
 وَالتَّعَارُفِ مَعَهُمْ وَالْوُقُوفُ عَلَى  
 أحوَالِ الْأَهْلِ وَبِرْكَةُ النَّظَرِ وَالْإِسْتِدْلَالُ  
 بِالشُّوْنِ الْعُصُومَةِ وَالظَّاهِرِ الْكُورِيَّةِ  
 وَبِرُؤْيَا الْعُلَمَاءِ مِنَ النَّاسِ يَنْهَضُ عَنْهُ  
 الْعِلْمُ وَبِرُؤْيَا أَرْبَابِ الْمَالِ وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينِ  
 يَسْمُو عَنْهُمْ لِيُنْزِلَ ذَلِكَ وَبِرُؤْيَا الْأَتَقِيَّةِ  
 يَنْهَضُ بِحُدُومَةِ اللَّهِ وَبِرُؤْيَا أَهْلِ الْأَدَبِ  
 وَالنَّفِيرِ لِلشُّعْرِ الْإِنْسَانِي تَنْشَوْنَ هَمَّتُهُ  
 لِيَتَلَكَّ الْأَرْبَابُ الْعَالِيَةَ وَبِرُؤْيَا أَرْبَابِ الْقُوَّةِ  
 وَالْمَكْنَةِ تَعْلُو أَمْكَارُهُ لِيَتَشَارَكُوا فِي وَصْفِهِمْ  
 وَبِرُؤْيَا أَرْبَابِ لِقَاةٍ وَالذَّلِيلِ تَسْلُقُ  
 عِزْمَتَهُ لِيَذِيرَ الْفَاقَةَ وَالْمَنْ لَهَ عَنْهُ  
 عَنْ إِخْوَانِهِ وَفِيهِ ذِكْرُ الْخَشْرِ وَالشُّكْرِ وَ  
 الْقُدُومِ عَلَى اللَّهِ فَيَكُونُ مُنْتَبِهًا لِلنِّبَاهِ  
 وَلَا خَيْرَ لَهُ وَلِذَلِكَ قَالَ شَيْخُ الرَّجَالِ  
 سُلْطَانُ الْأَوَّلِيَّامَا لَا بَطَالُ مَوْلَانَا اللَّهُ  
 أَحْمَدُ الرَّفَاعِيُّ الْكَبِيرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اندرسانی ہو اور اپنے فائدہ کے لیے جمع کرنے والے سے  
 خلق اللہ کے منفع کو ضرر پہنچے اور واقعی ناجائز طور سے  
 مال جمع کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بہت  
 سے بچھوڑ کر اٹھا کر اپنے بدن پر چھوڑ دے وہ تو بے  
 کاستے اور ستائے ہیں اور وہ لوگوں سے اس بات کو مخفی  
 ہی بہانہ کہ جب زہر زیادہ ہو جاتی ہے تو چلنا اور  
 پیشمان ہوتا ہے جہاں چلنا اور پیشمانی اسے کچھ بھی نہیں  
 ہیں اور حج میں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ مختلف لوگوں  
 سے شناسائی اور تعارف کا موقع ملتا ہے اور مختلف قوموں  
 کے حالات سے واقف ہونے کا اتفاق ہوتا ہے عام  
 حالات اور دنیا کے عجائبات سے نظر و استدلال کی برکت  
 حاصل ہوتی ہے سو علمائے زیارات سے تحصیل علم کی غیبت  
 اٹھتی ہے دو تہندوں سوداگروں کارکنوں کو دیکھ کر  
 ایسے کاموں کے لیے ہمت بلند ہوتی ہے جو ہرگز کاروں کے  
 دیدار سے خداوند تعالیٰ کی خدمت اور عبادت پر شریک  
 ہوتی ہے اہل ادب و عرفا لوگوں سے ملاقات کر کے ان  
 اعلیٰ مدارج کی طرف بہت جھانکنے لگتی ہے ارباب قوت  
 و مقدرت کے دیکھنے سے انکے اوصاف میں انکے ہم پل ہونے  
 کی طرف فکر مند ہوتی ہے فاقہ مست اور خاکساروں  
 کی طرف نگہ کرنے سے اس کی عزیمت اپنے اور اپنے جنس  
 سے ذات و سکنت ہٹانے کی کی طرف قدم بڑھاتی ہے  
 اور حج میں حشر و نشر اور خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش ہونا  
 کی یاد دہانی ہے جس سے انسان اپنی دنیا اور آخرت کے  
 لیے تنبیہ اور خبردار ہو سکتا ہے ایسے فرمایا جو انہروں  
 کے پیشوا پر دل اولیاء کرام کے بادشاہ سولانا سید احمد رضا

مَنْ جَرَّ وَلَمْ تَنْظُرْ عَلَيْهِ أَتَارَ الْبَرَكَتِ فِي  
عَقْلِهِ وَعِرْفَانِهِ وَدُنْيَاةٍ وَآخِرَتِهِ فَكَانَتْ  
لَهُ نَجْرٌ بَلْ طَوَى الْيَقِينَانِ وَالْتَفَى بِرُفُوتِهِ  
الْحُجْدَانِ وَرَمَزَ الْكَلْبَانِ وَذَلِكَ جَرُّ  
مَنْ لَمْ يَكْشِفْ حُجُبَ الْمَظَاهِرِ وَيَقْبِزْ حِلْمَ  
مَعَ الطَّوَاهِرِ فَصَلَّاهُ الْبَيْتُ وَقَصَّدُ  
الْعَارِفِينَ رَبُّ الْبَيْتِ وَلَدَ لَكَ زَاهِمٌ  
فِي كُلِّ حَكِيمٍ مِنَ الْأَحْكَامِ فِي حَضْرَةِ الْعِلْمِ  
يَسْتَكْشِفُونَ حِكْمَتَهُ الْبَقِ طَوَاهِرًا فِيهِ  
الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ  
صَبَرُوا وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا دُوحٌ عَظِيمٌ  
(رَأَيْتُ كَلَامَهُ الشَّرِيفُ)

فَتَدْرَأُهَا اللَّيْلُ اسْتِرَاجِجْ وَ  
اقْصِمَ مَا هَرَأَ إِلَيْهِ ذِيكَ وَأَعْلَمَ أَنَّكَ  
لَا تَقْدِرُ عَلَى إِيْقَاءِ قَوْصِكَ الْآبِقُوتِ  
وَأَرَادَ مَنَّهُ عَنكَ أَعْلَمَ اللَّهُ وَأَعْلَمَ  
وَحَرَسَ نَفْسَكَ وَمَالَكَ وَتَوَيْمُنُكَ  
الطَّرِيقَ وَتَنْشِطُكَ الْوَهْقَ وَكُلُّ هَذَا  
لَا يَمُتُّ إِلَّا بِوُفُوفِ الْهَيْئَةِ الْجَمِيعَةِ سَحَتْ  
الرَّايَةِ الْحَاكِمَةِ حَفِظَ حَقُّو الشَّرْعِ وَ  
كَشَفَ اسْتِرَاجِجَ الْأَحْكَامِ بِعِزِّهِ الْحَكْمَةِ  
وَتَأْيِيدِ قَانُونِ الْأَمْرِ الْإِلَهِيِّ بِكُلِّ مَا  
تَقْتَضِيهِ الْحَالُ مِنْ قُوَّةٍ وَخَيْلٍ وَرِجَالٍ  
وَهُمْ الرِّجَالُ تَقْلَعُ الْجِبَالُ -  
وَالشَّعْبَةُ النَّاسِغَةُ الْجِهَادُ وَ

۹۰  
الطَّاهِرِينَ  
الْعَالَمِينَ  
الْعَالَمِينَ

جس طرح کیا اور اس کی نقل اور معرفت تو دنیا و آخرت میں  
برکت کے آثار نمایاں تھے تو اسے گویا جگہ کی ہی نہیں  
بلکہ اسے رصفت، بیابان نور و وحی کی اور دیواروں اور  
شستر سواروں کے قافلے دیکھنے پر کفایت کی یہ اس شخص کا  
حج ہے جس نے ظاہر کے حجابات کو نہیں اٹھایا اور جہات  
کے سبب ظواہر کے ساتھ کھڑا رہا اس کا مقصد وہ خانہ کعبہ ہے  
اور عمارتوں کا مقصد وہ خانہ کعبہ کہ جسے اسی لیے تو اہل عرفان  
کو دیکھنا ہے کہ سلطان، قوم کے دربار میں احکام خداوندی  
میں سے ہر حکم کی حکمت کو کھول دیتے ہیں خدائے حکیم علیہ السلام  
انکی تہ میں ملوث کر رکھی ہے اور نہیں الفا کیا جانا ان حکمتوں کا  
مگر انہیں لوگوں کو صابر ہیں اور نہیں عطا کی جاتیں نیستیں مگر  
اسی شخص کو جو بڑا خوش نصیب ہے یہاں تک سید رفاعی کی بزرگی  
سوائے عقلمند حج کے اسرار میں غور کر اور جس چیز کی  
طرف تھے تیرا دین ابھارتا ہے اسکو دریافت کر اور بخوبی  
سمجھ لے کہ تو اپنے فرائض کے ادا کرنے پر قادر نہیں مگر  
فوت منتظر کے ساتھ جو تجھ سے دشمنان خدا اور تیرے  
اپنے دشمنوں کو ہٹا رکھے اور تیرے جان و مال کی حفاظت  
کرے اور تیرے لیے راستے پر امن بنا دے اور تیرے لیے  
بانشاط ہمارے ہم پر نچا دے اور ان سب امور کا پورا ہونا  
اس پر تو فہم ہے کہ تمام ریت ہدایت اجتماعی کے ساتھ  
ایک ایسی حکومت کے چھنڈے کے تحت میں کھڑی ہو جائے  
جو حقوق شرع کی محافظت اور حکمت و انائی کے جد و جہد  
کے ساتھ احکام الہی کے اسرار کے اظہار اور مطابق مقصد  
حال طاقت گھوڑوں سپاہ و غیر سامان جنگ سے  
نورس شاخ جہاد ہے اور اس امر

الْإِجْمَاعُ مُنْعَقِدٌ عَلَى أَنَّهُ فُرْضٌ إِلَّا أَنَّهُمْ  
قَالُوا فُرْضٌ كِفَايَةً يَحْتَمِلُهُ الْبَعْضُ عَنِ الْبَعْضِ  
وَهَذَا الْأَصْلُ لَا يَخْرِجُهُ عَنْ كَوْنِهِ مُطْلَقًا  
عَلَى الْكُلِّ فَإِنَّ الْعَدُوَّ إِذَا غَشَى الْأَرْضَ  
كُلَّهَا حَمَلًا رَاجِعًا دَفْعًا مَعْنَانًا عَلَى جَمِيعِ  
أَهْلِ الْأَرْضِ وَمَنْ فُرِضَ عَلَيْهِ حُصْنُ الْيَمِينِ  
فِيهِ فَيَجْعَلُ لِنَفْسِهِ قَوْلَهُ اللَّهُ هُوَ الْعَلِيَّ  
وَأَنْ يَكُونَ فِي الْجَاهِدِ قُوَّةٌ عَلَى الْقِتَالِ  
وَأَخَذِ السِّلَاحِ وَالثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ  
وَزَكَاةِ الْعَوْلِ وَالْمُرَادُ مِنَ الْجِهَادِ مَا جَاءَ  
فِي كِتَابِ اللَّهِ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَتَكُونَ  
الْيَمِينُ كُلُّهَا لِلَّهِ وَالْفِتْنَةُ رَأْيُ الْقَاعِ الشَّرِّ  
الَّذِي يَتَوَلَّى الشُّرْعَ الْأَدِيمِيَّ وَسَلْبُ أَحَدٍ  
الْمَخْلُوقِينَ وَمَدُّ الْأَيْدِي لَا سِتْلَابِ  
أَمْوَالِهِمْ وَأَوْطَانِهِمْ وَهَدْمُ مَنَافِعِهِمْ  
فَعَلَى هَذَا أَيْقَانًا قَائِلُ ذَلِكَ حَتَّى يَرْجِعَ  
إِلَى الدِّينِ الْحَقِّ الَّذِي مَهَّدَ سَبِيلَ النِّجَاحِ  
لِلشُّرْعِ الْأَدِيمِيِّ مُطْلَقًا وَصَانِ الْحَقُوقِ وَ  
عَصَمِ الدِّينِ وَالْأَمْوَالِ وَأَقَامِ النَّاسَ  
فِي مَقَامِ الْعَدْلِ عَلَى صَبِيحٍ وَاجِدٍ أَوْ  
يُعْطَى ذَلِكَ الْجَزَاءُ الْجَزِيَّةُ وَهُوَ صَاحِبُ  
لِيَقْوَى بِهَا حِزْبُ اللَّهِ عَلَى وَقَايَةِ حَقُوقِ  
خَلْقِ اللَّهِ وَذَلِكَ الْجَزَاءُ الْمَصْرُوفُ لِنَفْسِ  
اللَّهِ يَضَعُ عَنْ إِيصَالِ الْأَذْيَةِ لِأَحَدٍ  
مِنَ الْمَخْلُوقِينَ وَهَذَا فِي أَمْرِ الْجِهَادِ

پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ جہاد فرض ہے مگر اتنی بات ہے  
کہ علماء نے کہا فرض کفایہ ہے بعض اس کام کو کر کے دوسرے  
سے اس کی فریضت اٹھا دیتے ہیں تاہم یہ قاعدہ اسکو بکے  
ذمے لازم ہوئیے پر طرف نہیں کرتا کیونکہ جب دشمن ساری  
زمین کو ڈھانپ لے تو اس وقت تمام اہل زمین پر جہاد  
فرض بین ہو جاتا ہے اور جہاد کے فرائض میں سے ہے  
نیکیاتی تو جہاد اسی لیے کیا جاوے کہ خدا کا بول بالا ہو  
اور یہ بھی فرض ہے کہ جہاد کرنے والے میں رتہ تہیہ رائج  
مڈھیس کے وقت ثابت قدمی اور مال غنیمت میں حیانت سے  
پرہیز کرنے کی طاقت ہو اور مرد جہاد سے وہ ہے جو کتاب اللہ  
میں سے دینے تاکہ فتنہ مٹ جائے اور دین سارا کا سارا  
خدا ہی کا ہو جائے فتنہ سے مراد بنی نوع انسان میں  
شر و اید کا پھیلنا مخلوق خدا کا آرام کھو دینا خلق اللہ کے  
اسوال و اوطان کے پھینکنے اور ان کے منافع کے سہا کر کے  
کی طرف دست درازی کرنا سوائے کاموں پر رکنے کرنے  
والے سے لڑائی کی جاتی ہے تاکہ وہ اس دین حق کی طرف  
جس نے عام بنی نوع انسان کے نفس کی راہیں سبکی کی ہیں  
حقوق کو نگہ رکھا ہے خونوں اور مالوں کی حفاظت کی  
سے اور تمام لوگوں کو ایک ہی زمین پر انصاف کے  
مقام میں کھڑا کیا ہے، راجع کرے یا وہ گستاخ ذلیل  
ہو کر بزدلوں سے جس سے حسد ای گروہ کو  
حقوق خلق اللہ کی حفاظت میں تقویت ہو اور وہ  
شری خلقی آزار تناضعیف ہو جائے کہ کسی تنفس کو ایذا  
دینے کے قابل نہ رہے سو جہاد کے مسئلہ میں یہ  
دین کا



نظام هَذَا الدِّينِ وَالنَّظَرِ إِلَيْهَا الْحَبِيبُ  
 فَإِنَّكَ تَرَى أَنَّ كِتَابَ اللَّهِ قَرَأْنَا نَسْتَعِيزُ  
 عِلَّ لَا نَسْتَعِيزُ إِلَّا لِلْكَفَرَةِ وَالْمُنَافِقِينَ  
 وَالْحَائِزِينَ وَالْمَارِقِينَ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ  
 فِي الْأَرْضِ وَلَا يَصِلُ حُوتٌ يَبَصُّ (وَأَعِدُّوا  
 لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْجُنْدِ  
 وَلَا اسْتَطَاعَةَ غَايَةَ الْجَهْدِ وَالْقُوَّةَ عَلَى  
 قِسْمَيْنِ مَعْنَوِيٍّ وَمَادِيٍّ فَالْمَعْنَوِيُّ أَنَّ  
 لَا يَدْخُلُ بَوَاطِنُ الْمُسْلِمِينَ الرَّعْبُ  
 وَالْوَحْشَةُ فَقَدْ رَضِعَتْ ذَلِكَ الْقُوَّةُ  
 يَحْدُ الْعَدُوَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ سَبِيلًا وَمَنْ جَلَّ  
 قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رُبُّنَا  
 أَنْ تَدْعَى عَلَيْهِمْ إِلَّا كَمَا تَدْعَى الْأَكَلَةَ  
 عَلَى قَتْلِهِمْ قَالَ قَائِلٌ وَمَنْ قِلَّةٌ هُنَّ  
 يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ كَثِيرُونَ وَآكِلَتُمْ  
 غُلًّا لَكُمْ غُلًّا السَّيْلُ وَلِيَنْزِعَنَّ اللَّهُ مِنْ  
 قُلُوبِ عَدُوِّكُمْ الْهَابَةَ مِنْكُمْ وَلِيَقْلِقَنَّ  
 اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ  
 حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ وَتَذَرُّوْلُ  
 اللَّهُ تَعَالَى فِي يَوْمٍ حَنِينٍ (وَيَوْمَ حَنِينٍ  
 إِذَا عَجِبْتُمْ كَثُرَكُمْ فَلَمْ تَعْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا)  
 فَكُلُوا الْحَبِيبَ مَا أُصِيبُوا وَحِينَئِذٍ إِلَيْنَا  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَايَةِ الزَّاهِمَةِ  
 وَالْبَرَاءَةِ مِنَ الْحَبِيبِ هُوَ مَنْ كَانَ حَوْلَهُ  
 فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ وَفَضَّلَهُ عَلَيْهِ

انتظام ہے اس ہر ان غور کرو تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ  
 کتاب اللہ نے ہمیں کافروں منافقوں خیانتیوں اور  
 باغیوں کی سرکوبی کے لیے جو ملک میں اصلاح کو چھوڑ کر  
 فساد مچاتے ہیں پورے طور پر استعدادی کا حکم دیا ہے  
 جیسا کہ فرمایا اور طیارہ کروان کی سرکوبی کے لیے جو کچھ  
 تم سے ہو سکے طاقت (روسانا جنگ) اور گھوڑوں کے  
 باندھنے سے استطاعت کے معنی ہیں پہلے درجہ کی کوشش  
 اور قوت کی دوسری معنوی اور مادی معنوی یہ ہے کہ  
 مسلمانوں کے دلوں میں رعب و وحشت داخل نہ ہو سکے  
 کیونکہ جس قدر یہ طاقت کمزور ہوگی اُس قدر دشمن کو سستی  
 کی طرف گھسنے کی راہ ملے گی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 دشمن یہ ہے کہ تمہاری برخلاف قویں ایک دوسرے کو بلانے  
 کی جیسے کہانے والے اپنے پیالہ کی طرف بلاتے ہیں کسی نے  
 عرض کی یا حضرت یہ اُن ایام میں ہم لوگوں کی قلت کے سبب  
 سے ہو گا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوگ گنتی اور شمار کے  
 اعتبار سے تیرے ہو گے لیکن روکی جھجھک کی طرح بے  
 وقعت ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے  
 تمہاری ہیبت نکال دیگا اور تمہارے دلوں میں سستی ڈال  
 دیگا اسنے عرض کیا سستی سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا دین  
 کی محبت اور موت سے نفرت اور اس ہر ان، یوم حنین کے  
 بارے میں جو خدا تعالیٰ کا فرمان ہے اس میں غور کرو اور  
 حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر تازاں تھے سو وہ تمہارے  
 کچھ کا راندہ ہوئی، اگر یہ ناز یا غرور نہ ہوتا تو انہیں کوئی  
 مصیبت نہ پہنچائی جاتی اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب سے  
 آپ اور آپ کے ہمراہی لوگ باطل پرستی اور بے لوث تھے

اسے خداوند تعالیٰ نے اپنے ان ہی صفت اور ملک انزال فرمائی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْزِمُ بِأَذِنِ اللَّهِ أَهْلَهُ  
وَنَصَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فِي يَوْمٍ أُحِدٍ لِيَأْخُذُوا  
الرَّسُولَ وَجَدَّ الْعَدُوَّ مَدَّ خَلْعَهُمْ بَعْضُهُمْ  
فَمَا سَاطَعَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْعُدُوُّ يَوْمَ الْأَكْبَمَا  
يُحْدِثُ مِنْهُمْ مِنَ الْخُلُفَاءِ وَالْإِصْحِيَانِ  
وَصُنُفِ الْعَزِيزَةِ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ الْخَطَا  
عَنْ قُرَيْشٍ إِلَّا تَبَايَعُ الْكَامِلُ وَالْوَقُوفُ  
مَعَ أَسْرَارِ الشَّرْعِ الشَّرِيفِ وَلَنْ يَكْ قَالَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ نَضِلَّ أَمَانًا  
نَمْسُكُكُمْ لِسْتُنِي وَالْأَمْرُ كُنْ لَكَ فَإِنَّهُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ لِنَفْسِهِ الظَّاهِرَةِ  
مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا الدَّيْمَةِ إِلَّا الْبَلْغَةَ وَالْفَتْوَى  
بِاللَّهِ وَبَدَلْ هِمَّةَ الشَّرِيفَةِ لِإِعْلَانِ كَلِمَةِ  
اللَّهِ وَبِحَاثِ خَلْقِ اللَّهِ وَقَامَ بِنْفَعِ النَّبِيِّ  
الْأَدْبِيِّ وَوُطِدَ الرَّاحَةُ لِكُلِّ ذَرَّةٍ مِنْ ذُرَايَاتِ  
الْعَالِ الْكِيَانِي تَمَنَّيَ صَلَّيَ عَنْ سُنَّةِ السَّيِّدِ  
صَلَّى وَرَلْ وَحَاطَتْ بِهِ الْأَشْفَامُ وَالْحِلَالُ  
وَأَمَّا الْقِسْمُ الْمَادِي فَهُوَ أَنْ يُقَابِلَ  
الْعَدُوَّ وَيَمَازِيَهُ كَيْدُهُ مِنْ سِلَاحِهِ وَكُوْنِهِ  
وَرِجَالِهِ وَمَالِهِ وَعِلْمُهُ وَرَأْيِهِ وَسَدِّدِ عَمْدِهِ  
وَعَزِيزَةِ قُوَّتِهِ وَلَا يَقُومُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْقُوَّةِ  
الْعِلْمِيَّةِ النَّظَرِيَّةِ وَالصَّنَاعِيَّةِ فِي النَّظَرِ  
صَحْفَةِ الْأَرْوَاحِ الْمُسْتَنْدَةِ لِلْعِلْمِ الشَّرْعِيِّ  
الْيَسِيرِ الِذِي جَمَعَ الْمُعْقُولَاتِ كُلَّهَا وَأَوْفَرَ  
الْمَنَاجِمِ السِّيَاسِيَّةِ بِصِفَةِ الْفَرَاسَةِ رَفَائِقِ

اور حضرت صلعم کے دشمنوں کو شکست دی اور آپ کو اپنے  
فتحیاب کیا اور احد کے دن چونکہ مسلمانوں نے آنحضرت صلعم  
کی نافرمانی کی لہذا انکی نافرمانی کی تحست سے دشمن اپنے  
راہ ہلگے غرض خدا تعالیٰ نے مسلمانوں پر بھی دشمن کی سلاط  
نہیں کیا مگر انکی قوی و علی غنائقوں نافرمانی پرست بہتی  
کی وجہ سے جو انباع کا ملک درجہ اور اسرہ سرع شمر لیت  
کے ساتھ واقفیت کے مرتبہ سے گریبانے کے سبب ان  
سے صادر ہوئی رہیں اسی لیے رسول اللہ صلعم نے فرمایا  
دُخْمُ بَرْگِ رَاہِ نہ ہوگے تب تک میرے طریقے پر کاربند ہوگے  
اور حقیقت میں بات ہے بھی اس طرح کیونکہ آنحضرت صلعم نے  
اپنی ذات کے لیے اس فرومایہ دنیا سے سوائے قدر ضرورت  
کے کسی چیز کو پسند نہیں فرمایا اور اللہ ہی کے ساتھ اکتفا  
کیا اللہ پس مانی ہوں، اور اپنی تمام ہمت شریعت کو  
اسی امر کے لیے بندول فرمادیا کہ اللہ کے کلام بالاسلام اور  
خلق اللہ کو بجات لے اور نبی نوع انسان کے نفع کے  
لیے کوشش کرنے کا حق ادا کیا اور عالم کون کے تمام ذرات  
میں سے ذرہ ذرہ کے لیے راحت کے سامان ہم پہنچا دیے  
لیکن (دوسری قسم دینے، قوت مادی سودہ پیر  
کوشش کا مقابلہ کرے ہر چیز کے ساتھ جو اس کے دائرہ کول  
وے مثلاً ہتھیار گھوڑے فوج مال علم مددائی اور قصد  
وغرم کی استواری رہیم پہنچا کر، اور اس کا قیام نہ تھا نہیں  
ہو سکتا قوت علی نظریات و قوت مناسیہ سے سو مخلوق نظر کرے چھوڑ  
ہونا آراہہ سلطنت، کا جن کا استناد علم شرعی پر فور  
سے ہر جس نے تمام معقولات کو اپنے اندر جمع کیا اور جس  
نے امور سیاسیہ کے طرق کو فراست صحیحہ اور عمدہ تدابیر لطیفہ

تو جو دنیا یا سنت میں نہ ہو کہ اور اللہ تعالیٰ کی اس طرح کی اس قدر اور ساروں نے اس کو مقبول



النَّارِ لِيُرِيَهُمُ الْجَنَّةَ وَمَنْ الصَّانِعَةُ الْحَرْبَ  
وَالْجَارَةَ وَالْأَهْلَامَ بِكُلِّ صِنَاعَةٍ لَا رَمَّةَ  
يَسْتَوِي فِيهَا مَا يُؤَلُّ لِلْحَرْبِ وَالْقِتَالِ وَمَا  
يُؤَلُّ لِلزَّوْجَةِ فِي الْعَيْشِ وَالْحَالِ وَلَدَلَاكَ  
فَقَدْ جَاءَ فِي الْحَبْرِ الشَّرِيفِ أَنَّ اللَّهَ يَكْرَهُ  
الْعَبْدَ الْبَطَالَ وَمَا فَرَّقَ أَهْلُ الْجَهْلِ  
بَيْنَ زُهْدِ الْمُسْلِمِينَ وَجَلِيلِ أَعْمَالِهِمْ وَ  
لَدَلَاكَ لِيُزِمَ أَنَّ نَبِيَّ زُهْدِ الْمُسْلِمِينَ  
جَمَلًا مَا فِيهِ الْكَفَايَةُ فَقَوْلُ الْمُسْلِمِ مَا مَوْ  
أَنْ يَجْعَلَ لِنَفْسِهِ عَمَلٌ مِّنْ تَرَى الْمَوْتَ يَحْبِطًا  
يَهْ فِي كُلِّ طَرَفَةٍ وَأَنْ يَجْعَلَ لِلْأَمَةِ عَمَلٌ مِّنْ  
يَخْرُجُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ هَذَا الْبَابُ مَا أَمَرِي بِهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ  
مَضَى عَلَيْهِ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ وَالْأُولُ  
الطَّاهِرُونَ وَالْأَصْحَابُ الْمُرْشِدُونَ الْعُلَمَاءُ  
وَالصُّوْفِيَّةُ قَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ هَذَا  
الْيَوْمَ بَيْنَ كَانِ مُسْلِمًا ذَا عَمَلٍ جَلِيلٍ زُهْدٍ  
كَامِلٍ وَاتِّبَاعٍ حَقِيقَةٍ وَلَا أَفْلَا وَلَا يَنْصُرُ  
الشُّرْعَ الشَّرِيفَ جَهْلُ الْجَاهِلِ وَلَا عَدْلُ  
الْعَادِلِ وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ -

وَالشُّعْبَةُ الْعَاشِرَةُ الْجَهْدُ وَهِيَ  
وَالْجَهْدُ مَقَرُّ طَائِفَةٍ وَأَنَّ الْإِنْسَانَ لَا يَجَاهِدُ  
إِلَّا مَنَ هَجْرَةً وَلَا إِذَا الْحَبَّةُ وَلَمْ يَجْنُ  
قَلَمَ يَجَاهِدُ وَهِيَ الْفِرَاقُ مِنَ الْفَتَنِ وَ  
أَهْلُهَا الْفَتَنُ لِلْإِنْبِيَاءِ وَالْغُرَرِ بِالْإِيمَانِ

کے ساتھ واضح کر دیا اور نیکو قوت صناعیت کے فن و صنعت  
تجارت اور ہر ایک ضروری صنعت و حرفت کا اہتمام  
کرنا برابر ہے کہ اس صنعت و حرفت کا مرجع لازم و  
قتال کی طرف ہو یا نرم و عیش کی طرف اسی لیے حدیث شریف  
میں وارد ہے بیشک خداوند تعالیٰ اور ہر ایک انسان کی  
پسند نہیں کرتا اور چونکہ چلنے والے مسلمانوں کے لیے دو دیگر  
اعمال جلیلہ میں فرق دلایا کچھ کچھ بنا دیا، لہذا اس  
مجموعہ اہل الجہل بقدر کفایت مسلمانوں کے لیے کافیاں  
کرنا برا سوچا کہتے ہیں کہ مسلمان کو حکم ہے کہ اپنی ذات  
کے لیے اس شخص کی طرح کام کرے جو ہر دم موت کو  
اپنے آس پاس بچھا دیکھ رہا ہے اور قوم کی خاطر اس  
شخص کی طرح کام کرے جو جانتا ہے کہ اس کو مرنا ہی  
نہیں یہ تمام اس طرح عمل کا خلاصہ ہے جس کا رسول  
الصلی علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور خلفاء راشدین اہل پاک پسندیدہ  
صحابہ و ادرحق پرست، عارفوں و استبان صدیقوں  
نے موافقت کی تو جب سلمان ان دونوں راہوں کو جمع

کر لیتا ہے اس وقت صاحب عمل جلیل و زہد کامل صحیح  
الاتباع مسلمان ہو جاتا ہے ورنہ تو نہیں اور شریع  
شریف کی نصرت جہل کی چہانت سے نہیں ہوتی اور  
نہ ملالت گر کی ملالت سے دکانی ہے ہمیں اللہ اور  
دشمنوں شاخ ہجرت ہے اور ہجرت و جہاد کا  
اکیس میں ارتبا ط ہے کیونکہ انسان اس شخص سے جہاد  
کرتا ہے جسے اسے ترک کر دیا ورنہ جب تک اسے دوست  
رکھے اس سے قطع تعلق نہ کرے تب تک اس سے جہاد بھی  
نہیں ہو سکتا اور ہجرت کے معنی میں قتوں سے بھاگنا

أَشْرَفَ أَقْسَامِ الْهَجْرَةِ كَالْفَرْكَ مِنْ بَيْنِ ظَهْرِي  
 الشَّعْرَيْنِ وَذَلِكَ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ  
 وَبَعْدَهُ تَرْكُ كُلِّ مَوْضِعٍ يَخَافُ فِيهِ الْفِتْنَةَ  
 فِي الدِّينِ مِنْ ظُهُورِ بَدْعٍ وَسَيِّئَةٍ أَوْ مَا يُجُوزُ  
 إِلَى كُفْرٍ رَفِيٍّ أَيْ بَلَدٍ كَانَ فَالْهَجْرَةُ مِنْهُ  
 وَاجِبَةٌ إِلَى أَرْضِ اللَّهِ الْوَاسِعَةِ قَالَ تَعَالَى  
 رَقَاوَا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَهَاجِرُوا  
 فِيهَا وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
 تَنْقُطُ الْهَجْرَةُ حَتَّى تَنْقُطَ التَّوْبَةُ وَلَا  
 تَنْقُطَ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ  
 مَغْرِبِهَا وَلَا يَكُونَ الرَّجُلُ رَجُلًا كَامِلًا  
 إِلَّا إِذَا اقْتَدَرَ عَلَى هَجْرِ الْوَطَنِ وَالْأَهْلِ  
 بَلْ وَجَّهَ الْمَلَأُو فَايَتِ اللَّهُ تَعَالَى فَقَدْ قَالَ  
 شَيْخُنَا وَمَلَاذَنَا الْإِمَامُ السَّيِّدُ أَحْمَدُ الرَّافِعِيُّ  
 الْحُسَيْنِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ كَانَ جُلَسَ  
 عَلَيْهِ لَا يَخُجُّ مِنْهُ شَيْءٌ وَالرَّجُلُ مَتَى عَمَلَتْ  
 عَمَلَهُ مَتَى وَتَمَتَّ هِمَّتُهُ إِلَى تَرْكِ الْوَطَنِ  
 الْأَهْلِ فِي اللَّهِ لَا بَدَّ وَأَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ  
 اللَّهِ الَّذِينَ يُهْرَوْنَ لِحَقِّ وَيَخْدُلُونَ الْبَاطِلَ  
 وَيَبَايُونَ الضَّالِّينَ -

وَالشَّعْبَةُ الْهَادِيَةُ عَشْرَةُ الْإِسْتِقَامَةِ  
 وَهِيَ تَرْكُ مَا خَالَفَ الْمَنَاجِيحَ الْأَحْمَدِيَّةَ  
 فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ وَالْإِسْتِقَامَةِ  
 بِالْإِسْنَانِ وَالْجَوَارِحِ عَلَى طَرِيقَتِهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَالَى (وَأَنْ كُنْتُمْ تَحِبُّونَ

ہجرت بزرگترین اقسام میں سے ہے مثلاً مشرکوں  
 کے اندر بود و باش کرنے سے بھاگنا اور یہ مسلمانوں  
 واجب ہے اور اسکے بعد ہر ایسے جگہ کا توطن چھوڑ دینا  
 جہاں کسی دین کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ  
 ہو مثلاً وہاں ظالم ظالم کوئی عیسائی یا مجوسی ہو یا کوئی  
 ایسا اعلیٰ شائع ذائع ہو جو کشتان کشتان کفر کی حد تک  
 ایجا ہے خواہ کسی ہی شہر میں کیوں نہ ہو وہاں سے  
 خدا تعالیٰ کی وسیع زمین کی طرف ہجرت واجب ہے  
 خدا پاک نے فرمایا ہے اَنْ دَرُشْتُوں نے کہا کیا خدا  
 تعالیٰ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم لوگ اس میں ہجرت نہ  
 جاتے، بنی ہلیم سے مروی ہے ہجرت متقطع نہیں ہوگی جب  
 تک کہ توبہ کا دروازہ بند نہ ہو اور توبہ کا دروازہ بند نہیں  
 ہوگا جب تک کہ آفتاب مغرب کی طرف سے طلوع نہ کرے اور  
 انسان مرد و کال نہیں ہو تا جب تک خدا تعالیٰ کے  
 بے ترک و من و اہل بلکہ تمام الموفات کے چھوڑنے پر قاضی  
 نہ ہو ایسے ہمارے شیخ ہماری جائے پناہ امام سید احمد  
 رضا علی حسینی نے فرمایا ہے جو شخص عادت کچھول بن جائے  
 اس سے کچھ نہیں ہو سکتا اور جیسا انسان اولوالعزم  
 عالی مرتبت بن جائے کہ وطن و اہل کو اللہ کے لیے چھوڑ  
 سکے تو ضرور ہے کہ وہ خداوند تعالیٰ کے ان مددگار

کیا رہیں شاخ استقامت سے لینے جو کچھ قانون  
 شریعت احمدی کے برخلاف ہے کیا اقوال کیا افعال  
 سب کو ترک کرنا اور زبان اولاد و گروہ اعضاء جوارح سے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طریق سنت پر مستقیم  
 ہو جانا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے (اور یہ کہ اگر وہ راہ راست

میں سے ہجرت نہ کرے کہ بل کا سنا چھوڑ دے یہاں انظار و توجہ سے دست کش ہو جائے

عَلَى الظُّرَيْفَةِ لَا سَقِيمًا هُمْ مَاءٌ عَذَّاقًا فَلَا  
يَمِيلُ لِنَفْسٍ إِلَى الْأَفْرَاضِ لَدُنِّ مِيْمَةٍ  
وَالْمَلَكُ هَبِ الْمَعُوجَةَ قَالَ تَعَالَى الرَّبُّ  
الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَنْزِيلُ  
عَلَيْهِمُ الْمَلَكَةِ أَنْ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا  
وَأَنْبَشِرُوا بِالْجَنَّةِ الرَّحَى كُنْتُمْ تُوْعَدُونَ  
قَالَ سَيِّدُنَا الْفَارُوقُ الْأَعْظَمُ عُمَرُ بْنُ  
الْحَارِثِ عَنْهُ فِي مَعْنَى ثُمَّ اسْتَقَامُوا آمَنُوا بِرُؤُوسِهِمْ  
كَرُوعَانَ الثَّعَالِبِ وَحَقِيقَةَ الْإِسْتِقَامَةِ  
زَوَالِ الْأَعْوَجِاجِ وَفِيهَا فَرِيضَةٌ وَفَضِيلَةٌ  
فَالْمَعْرِضَةُ أَنْ لَا يَدْخُلَ فِي مَكَانِ هَبِ  
الْمُسْلِمِينَ عَيْنَ وَالرَّائِعِينَ أَهْلَ الْإِحَادِ  
الَّذِينَ يُلْجَأُونَ عَلَى الدِّينِ الْفَسَادَ فَهُمْ  
الَّذِينَ عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُهُ وَأَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةُ سَتَفَرُّونَ  
عَلَى ذَلَالَتٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً اثْنَتَانِ وَ  
سَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ  
فَقِيلَ عَنْ ذَلِكَ الْوَاحِدَةِ فَقَالَ لِلَّذِينَ  
هُمْ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَهْلِي وَالْفَضِيلَةُ  
هِيَ تَقْوِيَةُ الطَّوَاهِرِ وَتَهْلِيلُهَا بِأَدَابِ  
الشَّرْعِ حَتَّى كَانَ الْمَرْءُ يَمِشُّ عَلَى خِرَاطِ  
مُسْتَقِيمٍ يَقُولُ فَضْلًا وَيَحْكُمُ عَدْلًا وَلَا  
يَكُونُ وَطْئًا عَلَيْهِ طَا وَلَا مُشَادًا لِلَّذِينَ  
فَمَا شَادَ الَّذِينَ أَحَدًا إِلَّا وَعَلَيْهِ وَ  
الْأَفْرَاقُ الْمَلَكُوتُ فِي الْحَيَاتِ الشَّرِيفِ

میں جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر قائم ہیں اور  
دوسری قسم فضیلت یہ ہے کہ اپنے ظاہر کو ادب و  
کی رہا بندی، سے ٹھیک اور مہذب کیا جائے یہاں تک کہ  
انسان ایسا پابند ہو جائے گویا ناک کی سیدھ پر جارا ہوا  
کے تو صفائی کلمات فیصلہ کے تواضیف کے ساتھ  
تند طبع درشت خون ہو جائے دین میں سخت گیری کرنے  
والا نہ ہو کیونکہ جو دین میں سخت گیری کرتا ہے دین اس کی  
غائب جاتا ہے اور یہ اقتراف جو حدیث بالاین کو کہتے

استقامت کرتے تو ہم انہیں بہت کثرت سے پانی پلاتے دیتے  
بہت باتیں برساتے ہیں کا تجربہ ہے کہ نفس کیلئے غرض  
نراست ملہوں کی جانب، بل نہیں ہوتا خدا پاک نے فرمایا ہے  
دینیک جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس  
استقامت کی اپنی فرستے نازل ہوتے ہیں کہ نہ دوا و نہ نعم  
کھاوا و نہ بختری پاؤ اُن بہشت کی جس کا ہمیں وعدہ دیا  
جاتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
استقاموا کی تفسیر میں کہ وہ لوہیری کی طرح ادھر ادھر  
نہیں جھانکتے استقامت کی اصل حقیقت یہ ہے کہ کبھی او  
ٹیر پائیں بالکل دوا ہو جائے اسکی قسمیں ہیں ایک فرض  
(دوسری) فضیلت یہ فرض تو یہ ہے کہ انسان غفلتوں  
اور کج رویوں کے ملبس میں نہ داخل ہو جو دین میں  
رخنہ ڈالتے ہیں اور انہیں لوگوں کو مراد رکھا رسول اللہ  
صلعم نے اس حدیث میں دیکھتے استہم فرقوں پر چھوٹ  
جائے گی جن میں بہتر فرستے دوزخ میں جائیں گے او  
ایک فرقہ بہشت میں جائیگا آپ سے اس ایک فرقہ ناجیہ  
کی نسبت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ وہ لوگ  
ہیں جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر قائم ہیں اور  
دوسری قسم فضیلت یہ ہے کہ اپنے ظاہر کو ادب و  
کی رہا بندی، سے ٹھیک اور مہذب کیا جائے یہاں تک کہ  
انسان ایسا پابند ہو جائے گویا ناک کی سیدھ پر جارا ہوا  
کے تو صفائی کلمات فیصلہ کے تواضیف کے ساتھ  
تند طبع درشت خون ہو جائے دین میں سخت گیری کرنے  
والا نہ ہو کیونکہ جو دین میں سخت گیری کرتا ہے دین اس کی  
غائب جاتا ہے اور یہ اقتراف جو حدیث بالاین کو کہتے

الَّذِي ذُكِّرْنَا فِيهِ نَحْنُ وَأَرْبَعُ طَوَائِفٍ  
الْقَدَرِيَّةِ وَهُمْ أَفَرَقُوا عَلَى ثَلَاثِي عَشْرَةَ وَقْتًا  
وَالْمَعَزِيَّةِ وَهُمْ أَفَرَقُوا أَيْضًا فِي أَعْيَادِ الْيَوْمِ  
ثَلَاثِي عَشْرَةَ وَقْتًا وَالرَّافِضَةِ وَهُمْ أَيْضًا  
أَفَرَقُوا فِي تَسْلِيمِهِمْ عَلَى ثَلَاثِي عَشْرَةَ وَقْتًا  
وَالْحَوَارِجِ وَهُمْ كَذَلِكَ أَفَرَقُوا عَلَى ثَلَاثِي  
عَشْرَةَ وَقْتًا وَالثَّانِيَّةُ وَالسَّبْعُونَ الْفَرَقَةُ  
الْبَاقِيَّةُ وَهُمْ أَهْلُ لِسْنَةٍ وَاجْتِمَاعَةٍ وَ  
الْوُقُوفِ عَلَى الطَّرِيقَةِ الْمَثَلِ وَالْمَرْبِطَةِ  
الْمُسْتَعْمِلِينَ دُونَ إِفْرَاطٍ وَلَا تَفَرُّطٍ  
فَاعْمَالُهُمْ وَأَقْوَالُهُمْ فِي مِيزَانٍ الْإِعْتِدَالِ  
فَهُمُ الْعُقَلَاءُ الْحُجَّاءُ الْأَنْفِيَاءُ الْأَصْفِيَاءُ  
بِهِمْ تَجَمُّعُ الْكَلِمَةِ وَتَضَلُّعُ شَوْنِ الْأَمْرِ  
وَيَحْسُنُ بِهِمْ خَالِفًا فِي أَمْرِ الدِّينِ فِي الدُّنْيَا  
فَمَنْ وَفَّقَهُ اللَّهُ وَاتَّبَعَ سَبِيلَهُمْ وَكَانَ  
مِنْهُمْ فَقَدْ قَارَى أَنْ الْفَضْلُ بَيْنَ اللَّهِ  
يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ  
وَالشَّعْبَةُ الثَّانِيَّةُ عَشْرُ الْجَمَاعَةِ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى رَاغِبُوا إِلَيَّ يَحِبُّهُ اللَّهُ  
جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَحَبْلُ اللَّهِ الَّذِي تَلْتَمِصُونَ  
بِالْإِعْتِمَادِ بِهِ هُوَ الْقُرْآنُ الْقَرِيمُ الْحَقِيقُ  
لَا يَذَرُكَ سَلْوَةً وَلَا تَقْضِي عَمَائِيَّةً  
وَالْمَكْسَرُ لِي قَائِمٌ وَالْمُزِينُ حَقَائِقُهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ  
تَعَالَى (وَمَا أَلَمْتُكُمْ إِلَّا رَسُولٌ فَخُذُوا مِنْهَا)

چار طائفہ میں منحصر ہے (۱) قدریہ آگے پھر آگے  
اٹھارہ فرقے بن گئے (۲) معتزلہ پھر یہ بھی اپنے اعتزال  
میں اٹھارہ فرقے ہو گئے (۳) رافضی انہیں سے بھی  
مذہب طبع میں اٹھارہ شاخیں پھوٹ نکلیں (۴) حواری  
یہ بھی بدستور سابق اٹھارہ فرقوں میں تفرق ہو گئے  
تہنواں فرقہ ناجیہ کے اہل سنت والجماعت کا  
گروہ ہے جو افضل طریقہ پر قائم ہیں اور افراط  
تفریط کو چھوڑ کر درمیانہ مرتبہ پر چھڑے ہوئے  
ہیں اور ان کے افعال و اقوال اعتدال کے ترازو  
میں تلے ہوئے ہیں سو وہ شریف پرہیزگار۔ دانا  
برگزیدہ لوگ ہیں جن کی بدولت کلمہ داسلام و ملت  
کی جمیعت حالات قوم و امت کی صلاحیت ہوتی  
ہے انہیں کی طفل قوم کا حال امور دین و دنیا  
کے لحاظ سے درست ہوتا ہے جسے خدا تعالیٰ نے توفیق  
دی اور انکی راہ چل پڑا اور ان کا ایک ہو گیا وہ کا کیا  
ہوا بیشک فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے  
چاہتا ہے دیتا ہے اللہ بڑی فضل کا مالک ہے۔  
بارخوین شلخ جماعت ہے خدا پاک نے فرمایا  
دسب کے سب ملکہ خدا تعالیٰ کی دسی کے ساتھ مضبوط  
پنجرہ دار اور آپس میں پھوٹ نہ والی اور خدا تعالیٰ کی  
دسی جسکے ساتھ خیمہ مارنے کا یہیں حکم ہوتا ہے وہ قرآن  
کریم ہے اور قرآن کریم بھروسہ و دریا تا پیدا کن ہے  
جسکے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے اور قرآن کو دقائق  
کی تفسیر اور اسکے حقائق کا انشاء کر نوالہ خدا کا رسول  
ہے صلعم چنانچہ خدا پاک نے فرمایا ہے ارجو کہ نہیں رسول

صلعم و سب کے سب ملکہ خدا تعالیٰ کی دسی کے ساتھ مضبوط

نَهَكُمْ عَنْهُ فَأَتَيْنَا) فَكُلُّ مَا جَاءَنَا عَنْهُ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِوَاسِطَةِ إِلَهٍ  
وَتَحْيَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ  
وَحَكُمَ الْقُرْآنُ وَلَهُ فِيهِ الْأَمْرُ وَعَلَيْنَا  
الْإِمْتِنَانُ فَإِنَّ الْأَلَّ وَالْأَصْحَابَ خَرَأُوا  
عَلَيْهِمْ عَلَيْهِ وَالْإِلَهَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَمَنْ  
زَاغَ عَنْ مَثَلِهَا جَهَّمَ فَأَخَذَ بِالْمَقْرِقَةِ  
فَهُوَ صَاحِبُ إِذْهُمْ الْجَمَاعَةُ الَّذِينَ أَلْزَمْنَا  
أَنْ تَكُونَ مَعَهُمْ وَاخْتِلَافُ أَهْلِ السُّنَّةِ  
بِالْمَذَاهِبِ وَالْفِتَوَى لَيْسَ بِالْخِلَافِ بَلْ  
هُوَ مِنَ الْإِسْعَارِ وَتَرْكِ التَّحْقِيقِ وَالْخُرُوجِ  
فِي كِتَابِ اللَّهِ رُوِيَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ  
مِنْ حَرَجٍ وَفِي كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالِهِ وَسَلَّمَ اخْتِلَافٌ أُمِّي رَحْمَةً إِذَا  
الْخِلَافُ خِلَافٌ فِي الطَّرِيقِ وَخِلَافٌ فِي  
الْمَقْصِدِ وَالْإِخْتِلَافُ اخْتِلَافٌ فِي الطَّرِيقِ  
وَمُؤَافَقَةٌ فِي الْمَقْصِدِ لَا يَمْنَعُهُ الْإِخْتِلَافُ  
الَّذِي هُوَ الشَّتَاتُ وَالْفَرْقَةُ وَوَحَيْتُ  
أَتَمُّ الْقَصْدِ فَلَا عِبْرَةَ بِالْخِلَافِ الطَّرِيقِ  
وَالْأَلَّ وَالْأَصْحَابُ إِمَامُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِلَهَ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَرَادَ أَحْسَنَ  
لَهُ الْفَيْدَاءَ سَأَلَهُمْ كُلَّهُمْ عَلَى اللَّهِ وَدَلَّهُمْ  
عَلَى اللَّهِ وَعَلَّمَهُمْ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ  
أَبْعَدَهُمْ عَنِ الشَّقَاقِ وَفَرَّغَهُمْ مِنَ الْوَدَاقِ  
وَلَا زَالُوا حَتَّى صَارُوا إِخْوَانًا يَا اللَّهُ مُقَابِلِي

باز رکھے اس سے باز رہو سو چو کچھ رسول صلعم کی طرف  
سے آل اور اصحاب کے ذریعہ میں پہنچا ہے وہ خدا کا  
دین اور قرآن کا حکم ہے اسکے بارہ میں حکم دنیا اسکے  
اختیار ہے اور ہمارا فرض ہے ماننا کیونکہ آپ کی آل  
اور اصحاب صلعم آپ کے علم کے خزانے میں سو جو کوئی  
انکی منہلج سے برطرف ہوا اور تفرقہ کیا وہ گمراہ ہے  
کیونکہ جماعت جسکے ساتھ ہو نا ہمپر لازم کیا گیا ہے  
انہیں صاحبوں سے عبارت ہے اور اہل سنت و الجماعت  
کا مذاہب و تبعہ اور فتویٰ کے لحاظ سے مختلف ہونا  
ایسا خلاف نہیں بلکہ توسع فی الدین اور ترک حرج و تنگی  
کے قبیل سے ہے قرآن شریعت میں ہے اخذ اتالی  
نے دین میں تم پر کوئی دشواری نہیں لکھی حضرت صلعم  
کی کلام میں ہے دہری امت کا اختلاف اجمعت ہے  
خلافت تو یہ ہے کہ طریق اور مقصد دونوں مخالفت  
ہو اور اختلاف یہ ہے کہ طریق میں اختلاف ہو اور مقصد  
میں اتفاق راو جس اختلاف امت کو انحضرت صلعم نے  
حجت فرمایا یہ وہ اختلاف نہیں جس کا ثمرہ پھوٹ اور  
تفرقہ ہے اور جہاں مقصد متحد ہو صرف اختلاف طریق کا کچھ  
مضایقہ نہیں اور آل اور اصحاب کے امام تو رسول  
خدا صلعم ہیں اور انحضرت صلعم نے آپ پر ہماری جہاد  
دہی، قربان ان سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف پہلایا اور خدا  
تعالیٰ کا دستہ بتلایا اور ان کو کتاب اللہ اور حکمت  
اور ومانی کی تعلیم دی اور تفرقے سے انہیں دور  
ہٹایا اور اتفاق کے قریب پہنچایا اور ہمیشہ اتفاق سے  
رہے یہاں تک کہ بفضلہ تعالیٰ ہمیں بھائی بھائی بن گئے

عَلَى سُرْرٍ أَلَمَانَةٍ وَالصَّيَانَةُ قَائِمِينَ عَلَى الْحُجُرِ  
لَا يَقُولُونَ إِلَّا حَقًّا وَلَا يَحْكُمُونَ إِلَّا عَدْلًا  
مُتَنَبِّئِينَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى (وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ  
وَالنَّفَقَتَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ)  
وَحُكْمُ هَذِهِ آيَةِ الْكَرِيمَةِ نَبِيَّةُ الْحَقِّ  
عَلَى الْجَمَاعَةِ وَالْمَوْفِقُ هُوَ اللَّهُ -

وَالشَّعْبَةُ الثَّالِثَةُ عَشَرَ الْبَيْضَةُ  
وَهِيَ أَرَادَةُ الْخَيْرِينَ بُدِّلَ لَهُ قَالَ رَسُولُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّينُ الْبَيْضَةُ الدِّينُ  
الْبَيْضَةُ الدِّينُ الْبَيْضَةُ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالُوا  
لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكِتَابِهِ  
وَلِأَعْمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَعَلَهُمْ دَعَا النَّبِيِّ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْبَيْضَةُ مُعْظَمُ  
الدِّينِ كَمَا يَقَالُ الْحَجَّ عَرَفَهُ أَيْ مُعْظَمُ أَرْكَانِهِ  
وَمُلْحَضٌ مَا قَالَ نَبِيُّنَا الْقُطْبُ الْكَبِيرُ السَّيِّدُ  
مُحَمَّدٌ بَهَاءُ الدِّينِ مَهْدِيُّ آلِ خِرَامِ  
الصِّيَادِيُّ الرَّقَائِيُّ الشَّهِيدُ بِالرَّوَّاسِ رَحِمَهُ  
اللَّهُ عَنَّا فِي مَعْنَى هَذَا الْحَلِيِّ نَبِيِّ الشَّرِيفِ  
فِي كِتَابِيهِ السُّنَنِ بِالْحَكْمِ الْمُهْدِي وَبِتِلْكَ الْبَيْضَةِ  
لِلَّهِ تَعَالَى أَنْ يَدَّكَ وَتَشْكُرَ وَلَا يَكْفُرَ وَأَنْ  
يُعْبَدَ وَيُحْمَدَ وَلَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ وَأَنْ  
يُطَاعَ وَلَا يُعْصَى وَالْبَيْضَةُ لِكِتَابِ اللَّهِ  
تَعَالَى أَنْ يُفَقَّسَ وَيُصَانَ وَيُؤْمَنَ الْمَرْبُومُ  
كُلَّ لَا يُعَانِ بِحُجُبٍ مَا نَحَى عَنْهُ وَيَعْمَلُ  
مَا أَمَرَ بِهِ وَأَنْ يُنْصَرَّ وَلَا يُجَدَّلَ وَيُحْفَظَ

امانت اور حفاظت کے تختوں پر ایک دوسرے کے آئنے  
ساٹنے اور حق پر استوار رہنے سے بات نہیں نکالتے مگر سچی  
کی فیصلہ نہیں کرتے مگر انصاف کا۔ قرآن برداری کرتے ہوئے  
اللہ کے اس قول کی انہی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے  
کی مدد کرنا اور ظلم پر ایک دوسرے کی مدد کرنا اس آیت  
اکرمہ کا مضمون سوائے قائم کرنے پر ترغیب دینے کا غیر  
۱۳۳۰ پیر صوفی شاخ نصیحت ہے اور اس کا مضمون ہے  
کہ جسکو نصیحت کی جائے اسکے حق میں نیکی کا ارادہ ہو  
آنحضرتؐ نے دین خیر خواہی سے دین خیر خواہی ہے دین خیر  
خواہی ہے میں مرتبہ آپ نے اس کلمہ کو فرمایا صحابہ نے  
دریافت کیا یا حضورؐ کی خیر خواہی آپ نے جواب دیا  
اللہ کی اسکے رسول کی اس کی کتاب کی اور مسلمان  
بادشاہوں اور غلام مسلمانوں کی تو رسول خداؐ نے  
نصیحت کو دین کا جزو اعظم قرار دیا جیسے کہا جاتا ہے  
حج تو عرفہ ہے یعنی رکن اعظم حج کا عرفہ ہے ہمارے شیخ  
بڑے قطب سید محمد بہاؤ الدین ہمدانی آل حزام  
نیٹاوی رفائی عرف رواس نے لکھے بیان کا خلاصہ  
جو آپ نے اس حدیث شریف کے معنی میں اپنی کتاب  
موسومہ حکم ہمدانی میں فرمایا ہے یہ ہے کہ خدا کے  
حق میں خیر خواہی اور نیک ارادہ کا یہ مطلب ہے  
کہ خدا کو یاد کیا جائے اس کی نعمتوں کا شکر کیا جائے  
اسکی ناشکری نہ کی جائے اسکی عبادت کی جائے تعریف  
کی جائے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اس  
کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے اللہ کی کتاب  
کی خیر خواہی یہ ہے کہ اسے شکر مانا جائے اس کی

حق تعالیٰ کی ہے اس کی عبادت کی جائے اس کی تعریف کی جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے اللہ کی کتاب کی خیر خواہی یہ ہے کہ اسے شکر مانا جائے اس کی



فَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَلْيَتَذَكَّرُوا  
بِالْحَنَانِ وَالصِّحَّةُ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يَطْلُعَ وَيَكْبُرَ وَحَبَّتْ لَكَزَيْنِ النَّفْسِ  
وَالْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَأَنْ تَحْيَى سُنَّتَهُ  
وَلَا تَمَاتَ وَأَنْ يَسْتَقَامَ عَلَى طَرِيقَتِهِ حَتَّى  
الْمَمَاتِ وَأَنْ يَصْرَ أَمْرُهُ وَيَشَاعَ ذِكْرُهُ  
أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
تَعْظِيمًا لَهُ وَاعْزَارًا لَشَأْنِهِ وَأَنْ يُحِبَّ آلَهُ  
وَيُعَظَّمَ أَصْحَابَهُ وَأَنْصَارُهُ وَأَتْبَاعُهُ وَأَتْلِيَاءَهُ  
وَأَوْلِيَاءَهُ فِي أَرْبَعٍ وَدِينِهِ وَحَالِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ  
وَالصِّحَّةُ لِأَقَمَّةِ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُعَانُوا  
عَلَى إِعْلَالِ كَلِمَةِ اللَّهِ وَتَأْيِيدِ سُنَّةِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْزَارِ الدِّينِ  
وَحِرَاسَةِ بِلَادِ الْمُسْلِمِينَ وَتَكْيِيلِ الظَّالِمِينَ  
وَتَوْفِيرِ الصَّالِحِينَ وَهَذِهِ فَوَائِدُ الْمُبْتَدِئِينَ  
وَإِذَا لَمْ يَلْغُ الْغَائِبِينَ وَالْمُقْسِدِينَ مِنَ الصِّحَّةِ  
لِلْأَقَمَّةِ قَوْلُ كَلِمَةِ الْحَقِّ لَهُمْ بِلِسَانِ الشَّيْخِ  
الشَّيْخِ رَيْفٌ لِيَكُونَ فِي الْحَقِيقَةِ النَّاصِحُ النَّاطِقُ  
هُوَ الْخَيْرُ الصَّادِقُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَلِكِ السَّلَامِ  
أَفْضَلُ لِمَنْ لَزِمَهُ وَالسَّلَامُ وَالصِّحَّةُ  
لِعِبَادَةِ الْمُسْلِمِينَ التَّعَاوُنُ مَعَهُمْ عَلَى الْبِرِّ  
وَالنَّقْوَى وَابْعَادُهُمْ عَنِ الْإِثْمِ وَالْعَدْوَانِ  
وَصِفَاءُ النِّيَّةِ وَالْبَشَرِ لِكُلِّ مَنْهُمْ رَكْعٌ  
الَّذِي عَنْهُمْ وَلَا رَادَّ لِحُكْمِهِمْ يَشَاهِدُ  
لَا يَكُونُ أَحَدُكُمْ مُؤْمِنًا حَتَّى يُؤْمَرَ بِكَافِيَةٍ

اسے چھوڑ دین زبان سے پڑھیں اور دل سے اس کی  
اعتقاد رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نصیحت یہ ہے  
کہ آپ کی اطاعت و پیروی کی جائے اپنی جان مال اولاد  
اولاد سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھا جاوے  
اپنی سنت مطہرہ کو زندہ کیا جائے ملامت نہ کیا جائے  
مرنے و دم تک آپ کی طریقت پر استقامت کی جائے آپ کے حکم کی مدد  
کی جائے آپ کا ذکر خیر دنیا میں پھیلایا جائے آپ کی عظمت اور  
عزت مرتبت کی وجہ سے آپ پر دودھ پڑھا جائے آپ کی  
دل سے محبت رکھی جائے آپ کے باروں مددگاروں پیروں  
کی اور لوگوں آپ کے مریدین و حوالہ میں آپ کے گروہ و حوالہ  
تشیس میں آپ کی عظمت و کرم کو کھجائے اور مسلمانوں کو پناہ و تکیہ  
کی نصیحت یہ کہ خدا کے کلمہ بول بال کرنے میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تائید میں دین کو عزت دینے میں مسلمانوں  
شہر و مکی حرست میں ظالموں کی تدبیل صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیر  
بیشوں کی بنیاد کے سمار کرنے میں دغا بانوں کا روپ  
کے سوا کرنے میں آپ کی ادا کی جائے اور بادشاہوں کی  
نصیحت میں یہ بھی داخل ہے کہ شریعت شریف کی دین  
سے انکو حق کا کلمہ کہہ دیا جائے تاکہ حقیقت واضح ہو  
وہ فخر صاف ہوں مسلم حکام مسلمانوں کے حق میں نصیحت  
یہ ہے کہ نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ان کی  
مدد کی جائے اور گناہ اور تعدی سے ان کو روکا جائے  
ان میں سے ہر ایک کے لیے نیت اور چہرہ صاف  
ہو سب سے تکلیف دور کی جائے نیکی کا ارادہ رکھا  
جائے جیسا کہ وارد ہے تم میں سے کوئی آدمی امن  
نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہ

مَا يَجِبُ لِنَفْسِهِ وَلِكَيْسَ الَّذِينَ لَا مَكَارِمَ  
الْأَخْلَاقِ وَتَوْجِدُ الْخَلَاقِ وَالْإِعْتَصَامَ  
بِسُنَّةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَكَدَّ  
(رَأَيْتُ مُلْتَصَّامًا) -

وَلَعَلَّ الْجَاهِلَ يَفْهَمُ مِنْ حَضَرِ  
النَّبِيِّ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ عَدَمُ النِّصْبَةِ  
لِغَيْرِهِمْ فَيَقَعُ فِي وَهْدَةِ الْغَلْطِ السَّقِيمِ فَإِنَّ  
النَّبِيَّةَ لِلَّهِ تَعَالَى مِنْهَا أَنْ يُطَاعَ سَيِّدُهَا  
فَلَا يَصُدُّ وَقَدْ عَرَفْنَا رَسُولَهُ الْكَرِيمَ سَيِّدَنَا  
مُحَمَّدًا أَرْوَاهُ الرَّحِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَكَدَّ  
أَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ عِبَادُ اللَّهِ وَآدَبُ الْخَلْقِ  
إِلَى اللَّهِ أَنْعَمَهُمْ لِعِبَادِهِ فَهَذَا الْحَدِيثُ  
الشَّرِيفُ أَفْضَلُ مِنْ إِرَادَةِ النَّفْعِ لِلنَّاسِ لَوْ قَدْ  
جَمَعُوا وَالنَّبِيَّةَ مُعْتَاهَا إِرَادَةُ الْخَيْرِ وَ  
النَّفْعِ لِمَنْ يَبْدُلُ لَهُ النَّبِيَّةَ مِنْ النَّاسِ  
يُؤَيِّلُ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا  
رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَ  
خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَهَذِهِ الْأُمَمُ بِرِعَايَةِ  
الرَّحْمَنِ الْإِنْسَانِي وَالنَّوَادِرِ وَالنَّجَابَةِ لِلنَّوْمِ  
الْأَدْمِيِّ وَأَشْرَفِ النَّوَادِرِ النَّبِيَّةَ وَإِرَادَةُ  
النَّفْعِ فِي الْأَمْرَيْنِ الدِّيْنِيِّ وَالْدُّنْيَوِيِّ وَ  
يُطَاعُ الَّذِينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَيْدِ اللَّهِ أَحْكَامُهُ  
وَنُشْرَفِي مُلْكُهُ أَعْلَامُهُ آمِينَ -

وَالشَّعْبَةُ الرَّابِعَةُ عَشْرَةَ وَالْخَامِسَةُ  
عَشْرَةَ الْأَقْرَبُ الْمَعْرُوفُ وَالنَّهْجُ مِنَ الْمَشْهُورِ

جسے وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے، دین صحت ان میں چیزوں کا  
نام ہے عمدہ اخلاق۔ خدائے پروردگار کی توجہ و تکریم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے طریقے پر چلنا انکی کلام کا خلاصہ منجم ہوا۔

شاید کوئی جاہل آدمی عام مسلمانوں کے حق میں  
نصیحت کے حصے سے یہ سمجھ جاوے کہ انکے غیر کیے  
نصیحت نہیں ہے اور اس وجہ سے غلطی کے گردے  
میں پڑ جائے اور اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ کی نصیحت  
سے مراد یہ ہے کہ اسکی اطاعت کی جائے اور نافرمانی  
نہ کی جائے اور میں خدا تعالیٰ کے بزرگ فرستادہ ہمارے  
سردار محمد صلعم نے جو رطلق اللہ پر نہایت شفیق اور بڑے  
رحم رکھنے میں یہ بتلایا ہے کہ تمام مخلوق خداوند تعالیٰ کا  
کنبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام خلق اللہ میں سے  
پسندیدہ تر وہ شخص ہے جو اس سجادہ تعالیٰ کے کنبے  
حق میں زیادہ تر مفید ہو اسوہ سعادت شریفیت تمام خلق  
کے حق میں فیض رسانی کا مراد ہوتا صاف ظاہر کر دیا او  
نصیحت کا معنی یہ ہے کہ جس کو نصیحت کی جائے نصیحت کرنے  
والا اسکے حق میں نیکی اور فیاضی کا ارادہ کرے اسکی  
تائید کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان (لوگو اللہ سے ڈرو  
جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے  
اس کا جوڑا بنایا) یہ فرمان دو اہم لفظوں (رحم  
انسان کی رعایت اور تمام نوع آدمی کے پس میں  
محبت رکھنے اور باہم دوستی کرنے کو لازم کر رہا ہے  
چودھویں اور پندرہویں شاخ نیک کام کا  
حکم کرنا اور برے کام سے روکنا ہے

اور بزرگترین اوصاف دوستی کا نصیحت ہے دین و دنیا دونوں امور میں فیض رسانی کا ارادہ کرنا یہ ہے دین و دنیا دونوں امور میں فیض رسانی کا ارادہ کرنا یہ ہے



وَمَا شُعْبَتَانِ الْوَاحِدَةُ مِنْهُمَا مُرْتَبَطَةٌ  
بِالْآخَرَى لَا تُفَكُّ عَنْهَا قَالُوا بِالْمَعْرُوفِ  
يَتَضَمَّنُ النَّهْيُ عَنِ الشُّكْرِ وَلِذَلِكَ النَّهْيُ  
عَنِ الشُّكْرِ يَتَضَمَّنُ الْإِكْرَامَ بِالْمَعْرُوفِ وَمَنْ  
الْإِكْرَامُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الشُّكْرِ أَنْ  
يَنْظُرَ الْمَرْءُ نَفْسَهُ قِيَامَهَا بِأَنْوَاعِ الْبِرِّ وَ  
التَّقْوَى وَالْحَمْدَ بِهَا وَتَعَدُّهَا إِلَى عِيَالِهِ وَ  
أَهْلِهِ دَارِهِ قِيَامَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ  
عَنِ الشُّكْرِ تَعَدُّهُ جِزَائِهِ وَهَلْ جَزَاءُ  
وَالْمَعْرُوفُ النَّفْعُ الشَّامِلُ لِلْأَقْرَبِينَ أَمْرُ  
الدُّنْيَا وَآخِرُ الْأَخِيرِ وَالشُّكْرُ الْأَدْنَى لِلشَّامِلِ  
لِلْأَقْرَبِينَ الْمَنْ كَوْنُهُ وَلِذَلِكَ جَاءَ فِي  
الْحَبِيرِ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ  
الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ وَكُلُّ مَنْ الشُّعْبَتَيْنِ  
فَرَضَ عَلَى كُلِّ مَسْلَمٍ فَعَلَهُ الْمُسْلِمُ أَنْ رَأَى  
مُنْكَرًا أَنْ يُخَيَّرَ بَيْنَهُ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ  
فِي لِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فِي قَلْبِهِ وَذَلِكَ  
أَضْعَفُ الْإِيمَانِ هَكَذَا عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَيْكُمْ  
بِئْسَ الْأَعْظَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
كَابِرُ بْنُ أُمِّهِ الدِّينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
تَعْيِيرُ الْمُنْكَرِ بِاللِّسَانِ وَالْإِكْرَامُ بِاللِّسَانِ  
لِلْعُلَمَاءِ وَالْقُلُوبِ لِلْعَامَّةِ وَيَجِبُ عَلَى  
كُلِّ فَرْدٍ مِنْ أَفْرَادِ الْأُمَّةِ الْوُقُوفُ مَعَ مَنْ  
يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَكُونُ

مَنْ كَرِهَ الْمُنْكَرَ  
وَلَمْ يَكُنْ مِنْ  
الْمَعْرُوفِ  
فَيَكُونُ  
مِنْ الْمُنْكَرِ

سویسی دوشاخیں ہیں ایک دوسری سے وابستہ  
ہیں ایک دوسری سے جدا نہیں سو بھلائی کا حکم  
کرنا بھلائی سے منع کرنے سے متضمن ہے اور اسی طرح برائی  
سے منع کرنا بھلائی کے حکم کرنے پر مشتمل ہے اور امر معروف  
اور نہی عن المنکر کا طریق یہ ہے کہ انسان اپنی ذات  
میں غور کر کے اُسے طرح طرح کی نیکی پر نیکی گاری اور  
اپنے عمل کرنے کا حکم کرے اور اندر دینی سیوفی برائیوں  
سے منع کرے۔ پھر اپنے کنبے اور گھر والوں کی طاعت  
بڑھے اور انہیں بھلائی کا حکم کرے اور برائی سے  
روکے پھر اپنے بڑوسیوں کی طرف بڑھے اور علیٰ ہذا القیاس  
راہنہ ان پر بڑھاتا جاوے ہر معروف سے مراد ہر منفعت  
ہے جو دین اور دنیا دونوں امور پر شامل ہے اور  
منکر سے مراد ضرر ہے خواہ دینی ہو یا دنیوی اسی لیے  
حدیث شریف میں آیا ہے جو دنیا میں بھلائی دلے  
ہیں وہ آخرت میں بھی بھلائی دلے ہیں اور نہ تو  
شائیں دام معروف و نہی منکر بہر سلمان پر فرض ہیں  
تو ہوں کا فرض ہے کہ اگر کوئی ناروا کام دیکھے تو جی  
المقدور اسے اپنے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت  
ہو تو زبان سے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے اور یہ  
ایمان کامل و اقرین درجہ کر یہ وہ تعلیم ہے جو ہمیں اپنے  
عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے بہت سے امیرین نے  
فرمایا ہے کہ بڑائی کو ہاتھ سے روکا امر کا کام ہے  
اور زبان سے عمل کا اور دل سے عام لوگوں کا اور  
انفراد قوم میں سے ہر ہر فرد کا فرض ہے کہ امر معروف  
اور نہی منکر کرنے والے کی ہر ای کس تا کہ سب اوپر

اَلْكُلْ اَحْوَا اِنَّ اِلَهَ عَلٰى قَرِيْبِيْ الْاَمْرُ وَالنَّبِيُّ  
 الْمَنْ كُوْنِيْنَ عَمَلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى دَعَاوُوْهُ  
 عَلَ الْبِرِّ وَالْقَوٰى) وَحَبُّ عَلٰى مَنْ يَّامُرُوْ  
 يَنْهٰى اَنْ لَا يَكْسِبَ نَفْسَهُ فَيَصِيْرَ هَدًا  
 لِّسَهْلَم قَوْلُهُ تَعَالٰى رَاْتَا مُرُوْنَ النَّاسَ  
 بِالْبِرِّ وَتَسُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَالْهَمَزَةُ مِنْ  
 اَتَا مُرُوْنَ هِيَ لِلتَّوْبِيْغِ وَهَنَاسِرُ اَخْرَجَ  
 يَجِبُ عَلٰى اَلْاُمَّةِ نَظْرُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ  
 النَّاهِيْ عَنِ الْمُنْكَرِ مِنْ دُوْنِ جَحْسِيْنَ تَلِيْدِ  
 فَيَقُوْلُ الْجَاهِلُ لَهُ اَنْتَ كَذَّ اَوْ كَذَّ اَفْلَمْ  
 تَاْمُرْ بِكَذِّ اَوْ تَنْهٰى عَنْ كَذِّ اَوْ هَذَا مِنْ مَّسَائِلِ  
 الشَّيْطَانِ بَلْ عَلَيْهِ اَنْ يَّقِيْعَ مَعَ الْحَقِّ وَ  
 يُعِيْنَ اَهْلَهُ وَ عَلٰى الْاَمْرِ اَنْ يَنْتَقِضَ بِوَقْفِهِ  
 الْحَقُّ وَ بِالْمُبَاعَدَةِ عَنْ صِلَتِهِ وَ كَلِّ يُوَدِّيْ  
 مَاعَلِيْهِ وَ بِالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّبِيِّ عَنْ  
 الْمُنْكَرِ اَلْحِجَةُ الطَّيِّبَةُ لِّلْاُمَّةِ لِاَنَّهُ لَا يَكْمُلُ  
 نِظَامُ الرَّاحَةِ لِلْعَامَّةِ اِلَّا بِهَاتَيْنِ الشَّعْبَتَيْنِ  
 فَهَمَّا عَصَامٌ لِّصَالِحِ الْاُمَّةِ بِهَمَا يَأْسُ  
 الضَّيْعُفُ بَوَاقِي الْقَوِي وَيَسْكُرُ الْمَظْلُوْمُ  
 مِنْ شَرِّ الظَّالِمِ وَ بِهَمَا تَقِفُ النَّاسُ عَنِ  
 الْحُدُوْدِ وَ تَصَانُ الْمَقَادِيْرُ وَ تُعْمَلُ الْمُرُوْمَاتُ  
 وَ كَوَالِيْسُ الْاُمَّةِ وَ تَعْلُوْا اَحْكَامُ الشَّرْعِ  
 وَ يَسْمُوْا مَنَازِلُ الْاِيْنِ وَ يَكْبُرُ شَرُّ الْاِمَانَةِ  
 الْكِبْرٰى وَ يَحِلُّ مُجْدُ الْاِحْلَافِ الْعُظْمٰى وَ يَعْزُ  
 الْعُلَمَاءُ وَيُوْفَّرُ الْكِبَرَاءُ وَ يَأْمَنُ الصَّعْقَاءُ

اور نہی مذکور کی خوبی میں مددگار اور خداوند تعالیٰ کے  
 اس فرمان پر عمل کرنے والے ہوں دینی اور پرہیزگاری  
 پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور امر معروف نہی منکر  
 انکار کرنے والے کا فرض ہے کہ اپنے نفس کو بھوکھ کر اس  
 آیت کے تیر و کمانشانہ پنجاب جو خدا تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے  
 تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھوکھ جاتے ہو  
 انامرون میں ہمزہ توبیخ اور ڈانٹنے کے لیے ہے یہاں  
 ایک اور راز ہے وہ یہ ہے کہ نیکی کا حکم کر نیوے  
 اور بُرائی سے روکنے والے کی امداد قوم پر فرض ہے  
 بدون اسکے کہ اس رد و اعطاء کے بارہ میں کسی قسم کا سہر  
 کریں اس صورت میں جاہل اسے کہیگا کہ تو ایسا اور ایسا  
 ہے پھر کیوں بول اور یاں حکم کرتا ہے اور ظلم ظلم  
 باتوں سے منع کرتا ہے یہ شیطان کے پوشیدہ کمروں سے ہے  
 بلکہ اس کا فرض ہے کہ حق کے ہمراہ کھڑا ہو جائے اور حق  
 والوں کی مدد کرو اور امر کر نیوے پر لازم ہے کہ حق کی  
 سوا الفت کر کے اور اس کی ضد سے دور رہ کر مومنہ نبیاد  
 اور ہر ایک عالمی اور واعظ... اپنا اپنا فرض ادا  
 کرے اور امر معروف اور نہی منکر میں قوم کے لیے پالیہ  
 زندگانی ہے کیونکہ عوام کے آرام کا انتظام ان دونوں شیعوں  
 کے بغیر نہیں ہو سکتا یہ دونوں قوم کی مصلحت کا سرشتہ  
 ہیں انہیں کی طفیل زیر دست و زبردست کے قعدی و دست  
 درازی سے مامون ہوتا اور مظلوم ظالم کے شر سے بچتا  
 ہے اور انہیں دونوں کی بدولت لوگ حدود پر بھرتہ  
 اور خط مارتب ہوتا ہے لوگوں کے ننگ ناموس محفوظ  
 رہتے ہیں شریعت کے احکام ملتہ و ملتہ میں لے نہا اہ کائنات

اور نہی مذکور کی خوبی میں مددگار اور خداوند تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرنے والے ہوں دینی اور پرہیزگاری پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور امر معروف نہی منکر انکار کرنے والے کا فرض ہے کہ اپنے نفس کو بھوکھ کر اس آیت کے تیر و کمانشانہ پنجاب جو خدا تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھوکھ جاتے ہو انامرون میں ہمزہ توبیخ اور ڈانٹنے کے لیے ہے یہاں ایک اور راز ہے وہ یہ ہے کہ نیکی کا حکم کر نیوے اور بُرائی سے روکنے والے کی امداد قوم پر فرض ہے بدون اسکے کہ اس رد و اعطاء کے بارہ میں کسی قسم کا سہر کریں اس صورت میں جاہل اسے کہیگا کہ تو ایسا اور ایسا ہے پھر کیوں بول اور یاں حکم کرتا ہے اور ظلم ظلم باتوں سے منع کرتا ہے یہ شیطان کے پوشیدہ کمروں سے ہے بلکہ اس کا فرض ہے کہ حق کے ہمراہ کھڑا ہو جائے اور حق والوں کی مدد کرو اور امر کر نیوے پر لازم ہے کہ حق کی سوا الفت کر کے اور اس کی ضد سے دور رہ کر مومنہ نبیاد اور ہر ایک عالمی اور واعظ... اپنا اپنا فرض ادا کرے اور امر معروف اور نہی منکر میں قوم کے لیے پالیہ زندگانی ہے کیونکہ عوام کے آرام کا انتظام ان دونوں شیعوں کے بغیر نہیں ہو سکتا یہ دونوں قوم کی مصلحت کا سرشتہ ہیں انہیں کی طفیل زیر دست و زبردست کے قعدی و دست درازی سے مامون ہوتا اور مظلوم ظالم کے شر سے بچتا ہے اور انہیں دونوں کی بدولت لوگ حدود پر بھرتہ اور خط مارتب ہوتا ہے لوگوں کے ننگ ناموس محفوظ رہتے ہیں شریعت کے احکام ملتہ و ملتہ میں لے نہا اہ کائنات

وَيُطِيبُ قُلُوبَ الْغَنِيِّ وَالْفُقَرَاءِ وَقَدْ  
رَوَى سَيِّدُنَا عَلِيُّ الْأَمَامُ الْكَوَاكِرِيُّ  
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَمِّهِ سَيِّدِ الْخَلْقَيْنِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (لَنْ تَقْدَسَ  
أُمَّةٌ إِلَّا بِوَحْدٍ فِيهَا الصَّغِيغَةُ حَقُّ مَنْ  
الْقَوِيُّ غَيْرُ مُتَعَتِّهِ وَهَذَا لَا يَكُونُ إِلَّا بِاللَّهِ  
بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهِ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ تَعَالَى  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ تَكُنَّا هُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا  
الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ  
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَدْ آذَانَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَتَرَكْتُمْ مِنْ يَمِينِهِمْ فِي الْأَرْضِ وَيُؤْتِيهِمْ  
أَمْرَ الْخَلْقِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ  
وَالْأَكْمَرُ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهِ عَنِ الْمُنْكَرِ  
بِهَذِهِ الْأَوْصَانِ الْحَبِيدَةُ تَدُومُ  
مُسْكِنُهُمْ وَتَعْظُمُ شُكْرُهُمْ وَتَمُوتُ قُلُوبُهُمْ  
وَيَا لَا يَنْفِكَ لَكَ وَابْعَاذُ اللَّهِ عَنْ هَذِهِ  
الْأَوْصَانِ جِنْدُ الْمَكْنَةِ كَالْوَهْنِ وَالْجَزْرِ  
وَلِي هَذَا بَلَاغٌ -

وَالشَّعْبَةُ السَّادِسَةُ عَشْرَةُ  
الْعَدْلُ وَهُوَ جِنْدُ الظُّلْمِ وَمَعْنَاهُ  
أَعْطَا كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَإِضَاحُ ذَلِكَ  
الْحُكْمُ بِالْحَقِّ وَوَضْعُ الْحَقُوقِ مَوَاضِعَهَا  
أَيُّ لَا يَخْسُرُ أَحَدٌ مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا وَ  
لَا يُجْزَلُ مَعْنَى لَقِطٌ وَهُوَ الْوَسْطُ  
بَيْنَ الزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ فَالشَّهَادَةُ

دو دہائیوں اور سکینوں کے دل پاک ہوتے ہیں ہمارے  
سید اعلیٰ امام کراچی سے چچا زاد بھائی سید مخلوق رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ  
نے فرمایا کہ کوئی امت پاک نہیں ہوتی جب تک اس میں  
بہ کھٹکے زبردست سے زبردست کا حق نہ لیا جاسے اور  
یہ بغیر المعروف اور نہی عن المنکر کے حاصل نہیں ہو سکتا  
خدا پاک نے فرمایا وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں  
قدرت دین تو وہ نماز قائم کریں زکوٰۃ دیں بھلائی کا  
حکم کریں برائی سے روکیں جنہیں خداوند تبارک و  
تعالیٰ دنیا میں کمالت دے اور خلقت کے امور کا والی بنائے  
اسے وہ یہ چاہتا ہے کہ نمازیں قائم کریں زکوٰۃ دیں  
نیکی کا حکم کریں برائی سے روکیں ان ہی پسندیدہ  
صفات کی دلیل الکی کمالت ہمیشہ سیکی انکی شان شوکت  
بڑھتی قدرت زیادہ ہوگی اور ان صفات سے علیحدہ  
ہوئے خدا نخواستہ سستی عاجزی وغیرہ صفات  
نہ سو م ترقی پکڑیں گی راہ  
جو کہا گیا، اُس میں  
کفایت ہے

سولہویں شاخ انصاف ہے یہ ضد ہے ظلم  
کی اس کے ستمے میں ہر حقدار کو حق دینا اور اس کی  
توضیح یہ ہے کہ حق کے مطابق فیصلہ کرنا اور حقور  
کو اپنی اپنی جگہ پر رکھنا یعنی کسی کے حق میں کچھ بھی  
کمی نہ کرے عدل کے ایک معنی تو لفظی ہیں یعنی  
زیادتی اور نقصان کے درمیان درمیان رہنا سو شائد  
بھی عدالت

لَا تَكُونُوا إِلَّا بِالْعَدَالَةِ وَهِيَ أَنْ لَا تَعْمَلُوا  
بِهَا الشَّاهِدَ إِلَى جَانِبِ دُونِ الْآخَرِ  
وَمِنْهَا الزُّورُ وَهُوَ الَّذِي يَمِيلُ بِصَاحِبِهِ  
عَنِ الْوَسْطِ وَالْمِيزَانِ الْعَدْلُ الَّذِي يَكُونُ  
لِسَانُهُ فِي وَسْطِ الْقَبْضَةِ وَقَدْ اسْتَعْبَدَ  
اللَّهُ الْخَلْقَ بِذَلِكَ أَيُّ يَأْنٍ يَكُونُوا  
قَائِمِينَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ خَلْقَاتِهِ فِي  
سَهَادَتِهِمْ لِلَّهِ وَالْخَلْقِ بِالْقِسْطِ فَيُعْطُوا  
اللَّهُ حَقَّهُ وَهُوَ مَعَالَى الرُّبُوبِيَّةِ وَالْخَلْقِ  
حَقَّهُمْ وَهُوَ الْعَبُودِيَّةُ فَمَنْ أَصَافَ إِلَى  
الْخَلْقَاتِ شَيْئًا مِنْ مَعَالَى الرُّبُوبِيَّةِ أَوْ  
إِلَى الرُّبُوبِيَّةِ شَيْئًا مِنْ مَعَالَى الْعَبُودِيَّةِ  
فَقَدْ ظَلَمَ وَانْخَرَفَ عَنِ الْعَدْلِ إِلَى الظُّلْمِ  
لِذَلِكَ الشَّرْكَ لَطَلَمَ عَظِيمٌ وَمَتَى اسْقَطَ  
الرَّجُلُ عَنْ نَفْسِهِ اسْمَ الْعَدَالَةِ فَقَدْ سَمِيَ  
بِاسْمِ الظُّلْمِ لِأَنَّهُ وَضَعَ الشَّيْءَ فِي غَيْرِ مَحَلِّهِ  
وَمِنْ الْعَدْلِ عَطَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
سَلَامٌ حَقُّهُ وَهُوَ أَنْ يُتَّبَعَ وَيُطَاعَ وَيُنْظَرُ  
بِعَيْنِ التَّوْقِيرِ وَالْإِجْلَالِ وَالْإِعْظَامِ وَ  
تَرَاهُ فِي الْمُرْتَبَةِ الَّتِي جَعَلَهُ اللَّهُ فِيهَا وَ  
هِيَ مَاتَ مِنْ آيِنٍ لَنَا ذَلِكَ وَقَدْ قَرَنَ  
اللَّهُ اسْمَهُ مَعَ اسْمِهِ وَقَالَ (وَلَا تَرْفَعُوا  
أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا  
لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ  
يَحْطَطَ أَعْنَائُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ)

کے بغیر نہیں ہو سکتی یعنی گواہ اس میں ایک جانب سے دوسری  
طرف نہ جھکے اس کی ضد زور دھجھکی گواہی ہے اور زور  
یہ ہے کہ اس کا صاحب بیانہ روی سے جھک جاوے  
اور میزان عدل اس تر ازو کو کہتے ہیں جس کی زمانہ  
وٹھکی کے درمیان ہو اور خدا تعالیٰ نے خلقت کو اس  
عدل و انصاف کا تعبدی حکم دیا ہے جسے اسرار و سنگی  
مخلوقات کے درمیان انصاف کے ساتھ کھڑے رہیں  
اللہ کے حق اور مخلوق کے حق میں انصاف کی گواہی یہ  
سوائد کو اس کا حق دین یعنی ربوبیت اور مخلوق کو  
اس کا حق دین یعنی بندگی تو جسے مخلوقات کی طرف صفا  
ربوبیت میں سے کوئی صفت منسوب کی یا خباب ربوبیت  
کی طرف اوصاف عبودیت میں سے کوئی صفت منسوب  
کی تو واقعی اس نے ظلم کیا انصاف سے ظلم کی طرف انحراف  
کیا دیشک شرک بڑا ظلم ہے جب کسینو اپنے آپ سے  
اسم عدالت کا مصداق، کھو دیا وہ ظلم کے نام سے  
نامزد ہو گیا کیونکہ ظلم کا معنی ہے چیز کو اس کے غیر محل میں  
رکھنا اور نجد عدل کی ہے نبی صلم کو ان کا حق دینا اور  
وہ یہ ہے کہ اپنی پیروی اور اطاعت کی جائے اور توقیر  
اور عزت اور تعظیم کی نگہ سے اپنی طرف نظر کیجا و اور  
جو قدر و شرف اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے اسی  
مرتبہ میں ہم آپ کو دیکھیں اور ہو کہاں ہم اور کہاں آپ کا  
مرتبہ آپ کے علو مکان کی تویہ شان ہے کہ اللہ تعالیٰ  
نے آپ کے نام نامی کو اپنے نام نامی کے قرین کیا ہے اور  
فرمایا ہے تم لوگ نبی کی آواز پر اپنی آوازیں بلند  
نہ کرو اور نہ اس طرح کی اونچی بات اس سے کر دینیہ نام آپ میں

کے بغیر نہیں ہو سکتی یعنی گواہ اس میں ایک جانب سے دوسری طرف نہ جھکے اس کی ضد زور دھجھکی گواہی ہے اور زور یہ ہے کہ اس کا صاحب بیانہ روی سے جھک جاوے اور میزان عدل اس تر ازو کو کہتے ہیں جس کی زمانہ وٹھکی کے درمیان ہو اور خدا تعالیٰ نے خلقت کو اس عدل و انصاف کا تعبدی حکم دیا ہے جسے اسرار و سنگی مخلوقات کے درمیان انصاف کے ساتھ کھڑے رہیں اللہ کے حق اور مخلوق کے حق میں انصاف کی گواہی یہ سوائد کو اس کا حق دین یعنی ربوبیت اور مخلوق کو اس کا حق دین یعنی بندگی تو جسے مخلوقات کی طرف صفا ربوبیت میں سے کوئی صفت منسوب کی یا خباب ربوبیت کی طرف اوصاف عبودیت میں سے کوئی صفت منسوب کی تو واقعی اس نے ظلم کیا انصاف سے ظلم کی طرف انحراف کیا دیشک شرک بڑا ظلم ہے جب کسینو اپنے آپ سے اسم عدالت کا مصداق، کھو دیا وہ ظلم کے نام سے نامزد ہو گیا کیونکہ ظلم کا معنی ہے چیز کو اس کے غیر محل میں رکھنا اور نجد عدل کی ہے نبی صلم کو ان کا حق دینا اور وہ یہ ہے کہ اپنی پیروی اور اطاعت کی جائے اور توقیر اور عزت اور تعظیم کی نگہ سے اپنی طرف نظر کیجا و اور جو قدر و شرف اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے اسی مرتبہ میں ہم آپ کو دیکھیں اور ہو کہاں ہم اور کہاں آپ کا مرتبہ آپ کے علو مکان کی تویہ شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام نامی کو اپنے نام نامی کے قرین کیا ہے اور فرمایا ہے تم لوگ نبی کی آواز پر اپنی آوازیں بلند نہ کرو اور نہ اس طرح کی اونچی بات اس سے کر دینیہ نام آپ میں

یعنی ارے کے نام کی جالی ہے اور ترتیب کے الفاظ میں اس کے الفاظ کے لئے قافہ معلوم ہے

قَالَنِي رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ رَأَيْتُ عِنْدَهُ حَقَّ حُجَّتِ أَعْمَالِ الْإِسْلَامِ  
 مِنْ أَجْلِ نِعَمِ الصَّوْتِ عِنْدَهُ لَقَدْ جَلَّ قَدْرُهُ وَعَظُمَ  
 مَقَامُهُ وَرَبَّيْتُهُ وَمَنْزِلَتُهُ وَمِنْ نِعَمِ الصَّوْتِ نِعَمُ الْكَلَامِ  
 عَلَى سُبْنَتِهِ وَالنَّهْأُونِ بِكَلَامِهِ فَالْأَدَبُ مُلْكٌ وَلِحْظُ  
 سُبْنَتِهِ الْمُطَهَّرُ كَمَا لِحْظُ تَلَحُّظِ الشَّرِيفِ  
 الْأَطَهَرِ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ الْعَدَلِ  
 فِي حَقِّهِ كَثْرَةُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ وَ  
 الْإِثَارَةُ لَهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ دُونَ اللَّهِ تَعَالَى  
 وَالْقِيَامُ بِنَصْرِ أَمْرِهِ وَإِعْزَازِ شَأْنِ شَرِيعَتِهِ  
 وَالْحُجَّةُ لِيَالِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَلَا صَحَابِيَهُ  
 وَخَلْدَامَ شَرِيعَتِهِ وَلَيْسَتْ تَمَسُّكَ بِسُبْنَتِهِ  
 التَّامِرِينَ بِإِدَائِهِ فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ  
 الدَّائِبِينَ عَمَّا جَاءَ بِهِ الْمُرْغَبِينَ لِأَهْلِ  
 الزُّبُرِ وَالْإِتِّحَادِ أُولَى الرَّأْيِ الْمُؤَدِّي عَلَى  
 الْأَهْلِيَّاتِ وَالْفَسَادِ وَمِنْ الْعَدْلِ فِي  
 حَقِّهِ الْحُكْمُ بِمَا جَاءَ بِهِ فَقَدْ وَفَّتْ  
 شَرِيعَتُهُ الظَّاهِرَةَ الْأَدَمِيَّةَ حَقَّقَهَا وَلَمْ  
 يَخْسَسْ شَيْئًا مِنَ أَشْيَاءِ النَّاسِ بَلْ لَمْ يَخْصُمْ  
 حَقَّ ذَرَّةٍ مِنَ الذَّرَايَةِ وَقَدْ أَرَسَتْ أَمْرَهُ  
 بِأَنْ يَكُونَ مَعَ النَّاسِ كَأَسَانِ الْمُنْطَبِ  
 لَا يَرْحَمُ مِنْهُمْ أَحَدٌ عَلَى الْآخِرِ فِي الْحَقِّ  
 كُلُّ بَيْتٍ أَوْ قَائِمَةٌ مَكْحُوظَةٌ وَكُلُّ حَقٍّ  
 لَهُ مَصُونٌ وَكُلُّ ظُلْمٍ لَا يُظْلَمُ وَلَا يُحَقَّقُ  
 وَلَا يَهَانُ بِحَقِّ مَهْضُومٍ وَكُلُّ لُغَةٍ  
 قَطِبَ الشَّرْعِ الْأَطَهَرِ مَقَامٌ مَعْلُومٌ

سو جس انسان کا خداوند تعالیٰ نے اس قدر رتبہ بلند کیا  
 ہے کہ اسلام کے سب عمل اس کے سامنے آواز بلند کرنے کی  
 وجہ سے زائل ہو جاتے ہیں تو واقعی اس کی قدر و منزلت  
 اور اس کی رتبہ و مقام نہایت عظمت و عظمت و جلال کو  
 چنپا ہوا ہے اور یہ بھی نفع صوت کی قسم ہے کہ آراے  
 رجال کو اپنی سنت مطہرہ پر بڑھا دیا جاوے اور آپ کے  
 کلام پاک کی قدر نہ کیا و س ادب کا لازمی تقاضا ہے  
 کہ آپ کی سنت کو بھی اس نکتہ سے دیکھا جائے جس نکتہ سے  
 آپ کا جسم مبارک دیکھا جاتا ہے آپ پر اللہ کی رحمتیں اور  
 سلام ہوں اور نجلہ عدل کے آپ کے حق میں یہ ہے کہ آپ کی  
 کثرت سے سلام اور درود پڑھا جائے اور سوائے خدا  
 تعالیٰ کے ہر چیز سے آپ کو مقدم کیا جاوے اور آپ کے  
 حکم کی بدد میں کھڑا ہونا اور آپ کی شریعت کی عزت کرنا  
 اور آپ کے آل اولاد اصحاب اور خادمان شریعت سے  
 محبت کرنا اور ان لوگوں سے بالغت پیش آتا جو آپ کی  
 سنت پر کاربند اور قول فعل میں آپ کے آداب سے  
 متاثر ہوں جو چیز آپ اللہ کی طرف سے لائے ہیں اور  
 سے مخفی ہیں کے حملوں کی مدافعت کریں کج رو  
 محدود کو خوار کرنے والے اور فساد کو تباہ کرنے  
 والے ہوں اور نجلہ عدل کے آپ کے حق میں بھی ہے  
 کہ جو کچھ آپ اللہ کی طرف سے لائے ہیں اس کے مطابق  
 فیصلہ کیا جائے کیونکہ آپ کی شریعت پاک نے نوع انسان  
 کو اس کے تمام حقوق پر پورے پورے دیدیے ہیں اور لوگوں کی  
 رسیں چیریں سے کسی چیز میں کمی نہیں کی بلکہ ذات  
 عالم میں سے کسی ذرہ کی حق تلفی نہیں کی اور آدمی پر یہ لازم





وَاللَّهُ  
عَلِيمٌ

آل پر اللہ تعالیٰ رحمت اور سلام ہو اور خدا تعالیٰ نے  
فرمایا ہے جو لوگ رسول کے امر کی کھلی نفی کرتے ہیں  
اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ انہیں کوئی آفت آوری یا تکلیف دہ

سترھویں تلخ امانت ہے یہ خیانت کی ضد ہے  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی نفی کی ہے اس شخص سے  
جو امانت دے نہیں فرمایا جس شخص میں رصفت امانت نہیں ہے  
ایمانت دے نہیں اور فرمایا ہر عادت پر مومن کی شہادت ہو سکتی  
ہے مگر خیانت اور جھوٹا امانت کا بڑا اور جہ ہے اور یہ  
اُن بزرگترین اخلاق میں سے ہے جن سے ال بہت  
اور صاحب مروت اشخاص تصنف ہوتے ہیں جس شخص  
میں یہ صفت ہو وہ انجیر کو جیسے ہر امین بنایا جاوے  
اور اس کے پاس امانت کھی جائے پوری پوری ادا  
کرتا ہے اور اُن کی کئی قسمیں ہیں ۱، اس کی امانت ۲،  
رسول کی امانت ۳، مخلوق کی امانت خدا پاک فرمایا  
ہے سہما خود اور رسول کی خیانت مت کرو اور اپنی امانتوں  
میں جان بوجھ کر خیانت نہ کیا کرو، اس آیت شریفہ کے  
معنی یہ ہیں کہ جن باتوں پر خدا تعالیٰ نے تمہیں امین  
بنایا یعنی امر و نہی (دو غیر) اُن میں سے کسی خیانت مت کرو  
اور نہ رسول کی خیانت کرو دین کے اُن احکام میں جس پر  
اُس نے تمہیں امین بنایا اور تمہارے پاس خدا تعالیٰ کی طرف  
سے پہنچا ہے اور نہ تمہیں ایک دوسرے کی خیانت کرو اس  
کلام مبالغہ و غیرہ میں جس پر تم امین بنائے گئے بیشک خدا  
تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ خیانتی لوگوں  
کی مدد اور اعانت نہ کرو چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
نے فرمایا

عَلَيْهِ وَالْإِيمَانُ وَاللَّهُ تَعَالَى قَالَ (فَلْيَتْلُو  
الَّذِينَ يَخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ  
فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) -

وَالشَّعْبَةُ الْمَوَالِغَةُ عَشْرَةُ الْآيَاتِ  
وَهُيْ صِدْقُ الْحَيَاةِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَفَى الْإِيمَانَ عَمَّنْ لَمْ يَكُنْ بِأَمِينٍ  
فَقَالَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَقَالَ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كُلُّ خَلْقٍ يُطْعَمُ عَلَيْهِمَا  
الْمُؤْمِنُ إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ وَالْأَمَانَةُ  
قَالَ رَحْمَةُ عَظِيمَةٍ وَهِيَ مِنْ أَشْرَفِ الْأَخْلَاقِ  
الَّتِي يَتَصَفُّ بِهَا أَهْلُ الْإِيمَانِ وَكَانَ  
الْمُرُوءَةُ يُودَعِي لِلرَّجُلِ الْمُتَصِفُ بِهَا  
الشَّمْعُ الَّذِي أَوْفَقَ عَلَيْهِ اسْتَوْجِدَتْهُ  
هِيَ عَلَى خُرُوبٍ مِنْهَا أَمَانَةُ اللَّهِ وَأَمَانَةُ  
الرَّسُولِ وَأَمَانَةُ الْخَلْقِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
رَبِّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْزَنُوا وَاللَّهُ وَ  
خَوْفُوا أَمَانًا تَكْرُمًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَمَنْ  
الْأَيَةُ الْكَرِيمَةُ لَا تَحْزَنُوا وَاللَّهُ فِيكُمْ  
عَلَيْهِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالنَّبِيِّ وَالرَّسُولِ  
فِيكُمْ أَنْتُمْ عَلَيْهِ مِنَ الدِّينِ وَبَلَدَكُمْ  
إِيَّاهُ مِنَ الْأَحْكَامِ وَلَا تَحْزَنُوا بَعْضُكُمْ فِيمَا  
أَوْفَقْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ كَلَامٍ أَوْ مَالٍ أَوْ غَيْرِ  
ذَلِكَ وَقَدْ أَمَرَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَالْإِيمَانُ وَاللَّهُ تَعَالَى قَالَ سُبْحَانَ  
الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانِ فَقَالَ سُبْحَانَ

لَوْ لَا تَكُنُ لِلْمُكْرِبِينَ خَصِيْمًا وَقَدْ نَلِ  
الشَّارِعَ الْاِمَامَيْنِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ  
الْاِيْمَانُ عَنِ الْحَاثِنِ وَالْكُنَّا بِرَبِّنَا  
الْحَدِيثُ الشَّرِيفُ الَّذِي تَقْدَمُ فَاَمَانَةُ  
النَّاسِ بِبَعْضِهِمْ هِيَ الْوَدَّاعِيَةُ فِي الْاَمْوَالِ  
وَالْاَهْلِيَّةِ وَالْاَسْرَادِ وَمِنْهَا حِفْظُ  
الْحَقُوْقِ وَالْمَقَادِرِ فِي الْغَيْبَةِ وَالْحُصُوْرِ  
وَإِنْ مِنْ صِفَةِ الْمُنَافِقِ إِذَا أُؤْتِنَ حَانَ  
فَمِنْ انْصَفَ بِالْاَمَانَةِ تَقِفُ عِنْدَ  
حُدُودِ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُصُ عَنْهَا وَلَا يَهْدِي  
لِلْاَمْرِ وَالنَّهْيِ رُكْنَا وَيَصُونُ كُلَّ فَرْدٍ مِنْ  
اَقْرَابِ خَلْقِ اللّٰهِ اَعْظَا مَا لَحْلَالَ اللّٰهُ وَ  
يَحْفَظُ حَقُوْقَ النَّبِيِّ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي دِيْنِهِ وَفَرِيْعَتِهِ الْمُطَهَّرَةِ وَذُرِّيَّتِهِ  
وَأَهْلِيَّاهُ وَخَلْقِيَّاهُ الْاِكْرَامَ عَلَى نَوَاحِي  
الْاَجْيَالِ وَالْاَيَّامِ وَيَصُونُ مَقَادِرَ اَمْنِ  
الْكِبَرِ وَمِنْهُمْ وَالصَّغِيرِ وَقِيلَ الْمَرْءُ اَنْ لَا  
يُخَوِّنَ نَفْسَهُ بِاصْنَاعَةِ حَقُوْقِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ  
صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَتَى كَمَلَ لَهُ  
الْاِيْصَانُ بِالْاَمَانَةِ الشَّرْعِيَّةِ اَعْفَى  
اَمِنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِوَالِقَةٍ كَانَ مُؤْمِنًا  
اَمِيْنَا مَحْبُوْبًا يَا شَرِيْفَ شَجْعَةٍ مِنْ شَجَبِ  
الْاِيْمَانِ وَحَيِّئِيْنِ يَحْيَى يَوْمَ الْعَرَضِ عَلَى  
اللّٰهِ اَمِيْنَانِ شَاءَ اللّٰهُ وَالْمَوْفِقُ اللّٰهُ  
وَالشَّجْعَةُ النَّامَةُ عَنِ الصِّدْقِ

دنیائی لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والا نہ بن اور تیل  
اس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیانتی اور جھوٹے کو بے  
ایمان ٹھہراتا ہے جیسا کہ گذشتہ حدیث شریف سے  
معلوم ہو چکا ہے آپس میں امانت ہی مالی خفا کی و بقیہ  
اور راز و انیس میں اور غیبت اور حضور میں حقوق  
و درانت کا پاس رکھنا یہ بھی منجملہ امانت کے ہے پانچ  
کی صفت ہے جب تک پاس کوئی امانت رکھی جائے  
تو اس خیانت کرے جس شخص میں امانت کی صفت ہو  
وہ خدا کی حدود پر ٹھہراتا ہے نہ عہد شکنی کرتا ہے  
نہ ہی کسی امر یا نہی کے کسی رکن کو گرتا ہے اور خداوند  
تعالیٰ کی جاہ و جلال کی عظمت کو مد نظر رکھ کر خلق اللہ  
کے افراد میں سے ہر فرد کی حفاظت کرتا ہے اور رسول  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق آپ کے دین شریفیت پاک  
اولاد اصحاب و خلفائے کرام کے متعلق ہر مجلس میں  
ہمیشہ پورے طور پر نگہ رکھتا ہے اور امت میں سے ہر  
چھوٹے بڑے کا مرتبہ ملحوظ رکھتا ہے اور یہ بھی انسان  
کا فرض ہے کہ خدا اور رسول کے حقوق ضائع کر کے  
اپنے نفس کی خیانت نہ کرے اور جب انسان امانت شریفہ  
سے متصف ہو جائے یعنی لوگ اُس کے آفات سے بے  
خوف ہو جائیں تو وہ مومن امین یعنی ایمان کے بزرگتر  
فروع سے مزین اور آراستہ ہوگا اور انشاء اللہ تم  
قیامت کے دن خداوند تعالیٰ کے روبرو میں ہو کر  
پیش ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہی توصیف دینے  
والا ہے۔

انھار صویر شاخ سچائی ہے



قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ)  
 وَقَالَ لِيُتَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَزَالُ  
 الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى  
 يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا (الْحَدِيثُ) وَ  
 مِنْ حَدِيثِ أَخْرِسَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذُوبًا  
 قَالَ لَا وَالصِّدْقُ هُوَ صِدْقُ الْكَلْبِ فَهُوَ  
 الْحَقُّ وَالْكَذِبُ هُوَ الْبَاطِلُ فَالصَّادِقُ  
 فِي أَقْوَالِهِ وَأَنْعَالِهِ عَلَى حَالٍ مَا تَصِفَتْ  
 بِهِ قَلْبُهُ وَقَدْ سَأَلَ الْخَلِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 رَبُّهُ تَعَالَى فَقَالَ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ  
 فَالصَّادِقُ الْحَقِيقِيُّ هُوَ الَّذِي يَرَى مِنَ  
 الْإِنْفَاقِ وَطَهْرَمِنَهُ فَلَمْ يَبْقَ فِيهِ مِنْهُ  
 شَيْءٌ لَا سِتْوَاءَ ظَاهِرٍ وَبَاطِنٍ وَالْمُتَافِقُ  
 عَكْسُهُ لَمْ يَبْقَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَقِّ وَخِلَافُهُ  
 ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ وَلَيْتَ دُرٌّ فَإِنْ مِنْ شَرْطِ  
 الْيَتَمِيِّ الصِّدْقِ وَالْعَصْمَةِ مِنَ الْكَلْبِ  
 فَلَوْ لَا صِدْقُ الْأَنْبِيَاءِ مَا ظَهَرَ لَهُمْ رُحَاهُ  
 بَلْوَةٌ وَلَئِنْ لَكَ عِدَّتُ أَخْرَجْتُ دَرَجَاتِ  
 الصِّدْقِ يَتَيْنِ أَوَّلُ دَرَجَاتِ الْأَنْبِيَاءِ وَ  
 الْكَذَّابُ لَا يَكُونُ أَمِينًا وَلَا صِدْقًا وَإِنَّ  
 الْكَذِبَ رَوْرَكَ الْخِيَانَةِ فَمَتَى ارْتَفَعَ  
 الرَّجُلُ إِلَى رَجَاةِ الْكَلْبِ سَقَطَ إِلَى خِيَانَةِ  
 (لَطِيفَةٍ) الْكَذِبِ عَلَى الْفُطْرِ وَالزُّوْجَةِ  
 فَيَمَّا يَطْبَخُ بَنَاهُ مِنْ سَعَةِ الْعَيْشِ الرَّيَّةِ

خدا تعالیٰ فرمایا راست بازوں کا ساتھ لو، حدیث  
 شریف میں آیا ہے انسان سچ بولنا سچ کی قصد کرتا ہے  
 یہاں تک کہ اس کا نام خداوند تعالیٰ کے ہاں صدیق  
 لکھا جاتا ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ سے  
 سوال کیا گیا کہ کیا مومن جھوٹا بھی ہوتا ہے فرمایا  
 نہیں اور سچائی جھوٹ کی ضد ہے کیونکہ سچائی حق  
 اور جھوٹ باطل سو سچا آدمی اپنی باتوں اور کاموں  
 میں اسی حالت پر رہتا ہے جس کے ساتھ اس کا دل  
 موصوف ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام خداوند  
 تعالیٰ سے سوال کیا تو کہا کہ خدا یا مجھے راست گو  
 زبان دے سو اصلی راست باز وہ شخص ہے جو  
 نفاق سے صاف اور پاک ہو اور اس میں نفاق کا  
 کوئی حصہ باقی نہ رہے اس لیے اس کا ظاہر باطن یکساں  
 ہے اور منافق اس کے برعکس ہوتا ہے اس میں حق کا نام  
 تک نہیں ہوتا کیونکہ اس کا ظاہر باطن یکساں نہیں سچنے  
 کی بات ہے کہ نیکی کی شرط ہے صداقت اور جھوٹ سے  
 معصوم ہونا تو اگر انبیاء کی سچائی (موجب) نہ ہوتی تو ان کے  
 لیے کبھی نبوت کا برہان ظہور پذیر نہ ہوتا اس لیے  
 راست بازوں کا اخروی درجہ نبیوں کا پہلا درجہ  
 شمار کیا گیا ہے جھوٹا آدمی نہ ہی تو امین ہو سکتا ہے  
 نہ صدیق کیونکہ جھوٹ خیانت کی کھڑکی ہے جب  
 جھوٹ کی طرف انسان بڑھتا ہے پھٹ خیانت کے  
 گڑھے میں گر جاتا ہے (لطیفہ یعنی عمدہ بات)  
 بچے بیوی سے جب وہ زیادہ خوش حال زندگی  
 کی طلب کوں جھوٹا کہہ دینا

وَعَلَى الظَّالِمِينَ لِيُذْخِرَ مِنْ ظُلُمِهِمْ ذِكْلًا  
رَبُّكَ الَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْوَفَاءَ الْجَارِمَةَ وَالْوَفَاءَ  
ذَاتِ الْبَيْنِ لَمْ يَحْذَرُوا الْعِلْمَ مِنَ الْكَلْبِ  
وَمَعَ ذَلِكَ فَالْوَفَاءُ فِي كُلِّ الشُّوْنِ دُونَ  
اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا -

وَالشَّجْعَةُ الثَّاسِعَةُ عَشْرُ الْوَفَاءِ  
بِالْعَمُودِ وَالْمَوَاعِيدِ وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ  
عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ الْأَوَّلُ فِي حَقِّ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ وَحَقِّ نَبِيِّهِ وَدِينِهِ وَالثَّانِي فِي حَقِّ  
الْمُؤْمِنِينَ وَالثَّلَاثُ فِي حَقِّ غَيْرِهِمْ مِنْ  
الْمَخْلُوقِينَ قَالَ وَقَدْ يَعْبُدُ اللَّهُ الْوُفُؤُ  
عِنْدَ خُلْدِهِمْ وَلَعُظْمِ شَعَائِرِهِ وَاجْلَالِ  
دِينِهِ وَإِعْظَامِ شَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسْئَلُ كُلُّ لِمَسْئَلٍ  
يُسْتَنْبَتُ وَالْمَخْلُوقُ بِأَخْلَاقِهِ وَإِلَّا نَقِصَارُ  
بِالنَّفْسِ وَالْأَمَالِ وَاللِّسَانِ لِأَحْكَامِ شَرِيعَتِهِ  
فَلَا عَزَارُ وَلَا لَوَاةُ أُمُورٍ الْأَمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ  
رَأْسُهَا لِيُحْكَمَ اللَّهُ وَاجْلَالِ لَشَانِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالْوَفَاءُ مَعَ  
الْمُؤْمِنِينَ فَهُوَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وَعَدَ أَخَاهُ  
الْمُؤْمِنَ وَعَدًا أَوْ عَاهَدًا عَنْهُ عَلَيْهِ أَنْ  
لَا يُخْلِفَهُ بِوَجْهِهِ إِلَّا عَنْ عَذْرٍ صَحِيحَةٍ أَوْ  
بَيْتَةٍ وَبَيْنَ الْوَفَاءِ وَخِيَانَةٍ فَيَمُزُّ الْوَفَاءُ  
بِالْعَهْدِ قَبُولُ الْعَدُوِّ الْمَقْبُولِ وَمِنْ الْعَهْدِ  
أَنْ لَا يَعْلِيَ رَأْيُ الْمُؤْمِنِ بِمُؤْمِنٍ فَيُظْلِمَهُ

ظالم سے ظالم کے ظلم سے نجات پانے کے لیے خلافت  
کے بندہ کو ضرور خواہ سکے ادا کرنے کی بختہ نیکے ساتھ  
کچھ جھوٹ کہہ دینا ایسا ہی دو انسانوں کے درمیان صلح  
کرنے کی غرض سے جھوٹ کہہ دینا یہ سب ایسے جھوٹ ہیں  
جنہیں علماء نے جھوٹ قرار نہیں دیا یا اس ہمہ جہات میں  
انیسویں شرح وعدوں اور عہدوں کو دفا  
کرنا عہد کا پورا کرنا تین قسم میں پہلی خداوند تعالیٰ  
کے حق میں اور اسکی دین اور نبی کے حق میں دوسرے  
جملہ عینین کے حق میں تیسری غیر مسلمان عام مخلوق  
کے حق میں سو خدا تعالیٰ کے عہد کی وفایہ ہے  
اسکی مقررہ حدوں پر پھر اس کی شعار کی تعظیم  
کرنا اس کی دین کو بزرگ سمجھنا اسکی نبی صلح کی شان  
برعادت اور اسکی سنت کے ساتھ پوری طرح تسلیم کرنا  
اور آپ کے پاک اخلاق حاصل کرنا اور آپ کی شریعت  
کے احکام کی جان مال اور زبان سے مدد کرنا اور  
اسکے بعد قوم کے معاملے کیالیون احکام کی عزت  
کرنا تاکہ خدا کا بول بالا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کی شان بزرگ ثابت ہو جو دونوں سے وفا  
کا یہ کہنے ہے کہ جب ایک مومن اپنی مومن بھی  
سے وعدہ کرے یا کو عہد کرے تو اس پر لازم ہے  
کہ کسی طرح اسکا خلاف نہ کرے سوائے اسکے کہ  
کوئی زبردست عذر اسکے اور وفا کے درمیان  
حائل ہو جائے سو اس وقت وفایہ ہے کہ عذر قبول  
قبول کر لیا جائے بخلاف عہد کے کہ مومن کسی مومن  
کو دھوکا نہ دے جس سے اس کی جان

فِي نَفْسِهِ أَوْ مَالِهِ أَوْ أَهْلِهِ فَقَدْ أَجَبَ  
 الدِّينَ عَلَى مُسْلِمِينَ أَنْ لَا يَخَادِعَ  
 بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يَمْكُرَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ  
 فَيَنْزِلَ أَنْفَكَ عَنْ هَذَا الْحُكْمِ وَعَدَرَ  
 أَحَاكُمُ الْمُؤْمِنِ أَوْ ظَلَمَهُ أَوْ أَرَادَ جِدْلًا لَأَنَّهُ  
 فَهُوَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَمِنَ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ  
 لَا رُبَّ طَائِفَةٍ بَيْعَتِ خَلِيفَةَ الزَّمَانِ فِي  
 كُلِّ أُمَّةٍ أَعْنَى بِهِ السُّلْطَانُ الَّذِي أَجْمَعَهُ  
 النَّاسُ عَلَى تَوَلِيَّتِهِ فِي كُلِّ وَقْتٍ فَتَمَّ لَهُ  
 بِرَبِّطِ بَيْعَتِهِ وَيَصْدَقَ لَهُ وَيَكُونُ بَاقًا  
 لَهُ فِي دِينِهِ وَنَفْسِهِ وَمُلْكِهِ يَكُونُ نَاقِضًا  
 لِمَيْتَانِ فِي الْبَيْعَةِ الذِّي الْأَمَّةُ الشَّرْعُ  
 الشَّرِيعَةُ بِحِفْظِهِ وَذَلِكَ خُرُوجٌ عَنْ  
 أَحْكَامِ الشَّرْعِ حَرَّمَ اللَّهُ وَالْمُسْلِمِينَ مِنَ  
 الْعَهْدِ فِيكُمْ الْعُلَمَاءُ فِي كُلِّ زَمَانٍ بِبَيَانِ  
 حَقَائِقِ الشَّرِيعَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَالْقَاصَّةِ  
 سِرِّ الْعِلْمِ الَّذِي فِي الْأَمَّةِ وَقَدْ أَخَذَ  
 عَلَيْهِمُ الْعَهْدُ كَيْبَتَهُ النَّاسُ لَا يَكُونُونَ  
 وَلَا وَفَاءً لِلَّذِينَ لَمْ يَنْزِلُوا الْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ  
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَإِنِّي أَمَّا اللَّهُ أَجْمَعِينَ فَمَا  
 أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ قَدْ كَلَّمَ اللَّهُ  
 تَعَالَى تَبْلِيغَ مَا كَرِهَ بِهِ إِلَى الْأُمَمِ فَكَذَلِكَ  
 وَرَأَاهُمُ الْعُلَمَاءُ مُكَافُونَ بِإِطْهَارِ  
 الْعِلْمِ وَعَدَمِ كُتْمَائِهِ وَتَعْلِيمِهِ لِلْأَمَّةِ  
 وَقَوْلِ الْحَقِّ وَنَصْرِ الشَّرْعِ وَاعْتِزَالِ أَوَامِرِ

یا اہل کے معاملے میں آپس میں دین نے مسلمانوں پر  
 واجب ٹھہرایا ہے کہ کوئی مسلمان سی مسلمان کو دھوکا  
 نہ دے اور نہ ہی کوئی کسی دوسرے کو یا فریب کے  
 جو شخص اس حکم سے بے قید ہو جاوے اور اپنے مومن  
 بھائی کو دھوکا دے یا آپس میں کرسے یا اسکی سوا ہی  
 کا ارادہ کرے وہ منافق ہے وفاق عہدین بھی دخل  
 ہے کہ خلیفہ وقت کے ساتھ بیعت کا تعلق ہو خلیفہ  
 سے مراد وہ بادشاہ ہے جس کی ولایت پر لوگ  
 ہر وقت میں اتفاق کوں سو جو شخص اس سے تعلق  
 بیعت پیدا کرے اور صدق دل سے اسکا مطیع نہ ہو  
 کہ ویسے دینی اور اسکی ذاتی اور ملکی معاملات  
 میں خیر خواہانہ ارادت رکھتا ہو تاہم کم از کم بیعت کے  
 عہد کو توڑنے والا ضرور ہوگا جس کی حفاظت شرع  
 شریف نے لازم ٹھہرائی ہے اور یہ احکام شریعت  
 سے نکلنا ہے خدا ہمیں اس سے نجات دے اور جملہ  
 مسلمانوں کو اور سب جملہ عہد کے یہ بھی ہے کہ ہر وقت کے  
 علما شریعت مطہرہ کے حقائق بیان کریں اور علمین  
 کے اسرار کو امت میں پھیلانے کے ساتھ قیام کریں تاکہ  
 ان سے یہ عہد یاد گیا ہے کہ وہ دین کو صاف صاف  
 لوگوں سے بیان کریں اور اس کو نہ چھپائیں اگرچہ انہیں  
 کتنی ہی تکلیفیں خدا کے راستے میں دی جاویں سو یہ خدا  
 اور اس کے رسول اور تمام انبیاء کے عہد کی وفا ہے واجر  
 طرح انبیاء و مرسلین کو خداوند تعالیٰ نے اپنے احکام  
 لوگوں تک پہنچانے کی تکلیف دی ہے ایسے ہی ان کے  
 وارث علما بھی مکلف ہیں کہ علم کو ظاہر کریں اور اسے

جو چاہیں انہیں اور خود کو اس کا قائل ہوں

بکہ یہ لفظ اس کا معنی ہے خدا اور اس کا

اللَّهُ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ وَكُلُّ ذَلِكَ عَهْدُ اللَّهِ الَّذِي عَمِلَ  
بِهِ إِلَى الْأَرْوَاحِ قَبْلَ أَنْ يَنْظُرَ بِهَا الْقَوَائِبُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَكُلُّ  
رَأَى اللَّهُ خَلَقَ الْأَرْوَاحَ قَبْلَ الْأَجْسَادِ  
بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ فِي عَالَمِ الْأَرْوَاحِ  
خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْوَاحَ اسْتَوْدَعَهَا عَهْدًا بِأَنْ  
تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَمَنَّى وَتَحَدَّثَ  
أَمَّنَتْ بِهِ سُبْحَانَهُ وَبِكُنْيَتِهِ وَرُسُلِهِ وَ  
مَلَائِكَتِهِ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ اللَّهِ فَقَوْمٌ حُجَّجَتْ  
كُونُهُمْ عَنِ الْحَقِّ وَقَوْمٌ عُلِبَتْ شَوَارِئُ  
أَرْوَاحِهِمْ عَلَى حُجُبِ قَوْلِهِمْ فَوَقَفُوا بَعْدَ  
الْبُرُوزِ مَعَ الْحَقِّ وَآمَنُوا بِاللَّهِ تَعَالَى وَ  
صَدَّقُوا رُسُلَهُ وَوَفَّوْا لَهُ بِعَهْدِهِ فَمِنْهُمْ  
الْحَقُّ لَامَعَ الْغَرِيزُ كَأَنَّهُمْ كَالْمَطَرِ النَّافِعِ  
وَهَدَى اللَّهُ هُوَ الْهَدَى وَأَمَّا الْوَقَائِدُ فِي حَقِّ  
غَيْرِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْخُلُقَيْنِ كَأَهْلِ الذَّمِّ  
وَالْمُعَاهِدِينَ عَلَى لُصْنِهِ وَالسَّلَامَةِ فَيُحِبُّ لَهُمْ  
الْوَقَائِدُ بِمَا عَوْهُدُوا عَلَيْهِ أَوْ صَوَّرُوا مِنْ  
كُلِّ نَيْصٍ اشْتَمَلَ عَلَيْهِ الْعَهْدُ وَحَرَّمَ ظُهُمُ  
وَلَفْظُ الْعَهْدِ الَّذِي عَوْهُدُوا عَلَيْهِ وَ  
يَحْرُمُ ظُهُمُ غَيْرِ الْمُسْلِمِينَ كُلِّهِمْ وَقَدْ وَجِبَ  
الَّذِينَ اتَّخَذُوا أَنْ لَا يَكْفُرُوا أَنْفُسَهُمْ  
وَلَا فِي أَسْوَاقِهِمْ خُصُوصًا الْمُسْتَأْذِنِينَ مِنْهُمْ  
فَمَنْ قَتَلَ لِيَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احکام کی عزت کرین وہ  
عہد ہے جو خداوند تعالیٰ نے روجوں سے اُن کے  
قالب میں آنے سے پیشتر لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
خداوند تعالیٰ نے روجوں کو جنہوں سے پچاس سال  
مہال پہلے پیدا کیا سو عالم امر میں جب خدا تعالیٰ نے  
تمام روجوں کو پیدا کیا تو اسے یہ عہد لیا کہ وہ گواہی  
دیں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی لائق عبادت کے  
نہیں اور حیا رواج نے توحید کی گواہی دی تو ہر  
سبحانہ و تعالیٰ پر اسکی کتابوں اسکے رسولوں اسکے  
فرشتوں پر ایمان لائے اور خدا کا کلمہ پورا ہو گیا  
پھر ایک قوم تو ایسی ہے کہ انکو اپنے وجود کے حجاب  
نے حق سے محجوب کر دیا اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ  
انکے ارواح کے انوار جسمانی برد و پسر غالب آگئی سو  
داس عالم میں ظاہر ہوئے بعد حق ساتھ نہ گئے اور خدا  
پر ایمان لائے اسکے رسولوں کو سچا مانا اور خدا کا  
کلمہ اس سے پورا کیا سو وہ حق کے ساتھ میں غفر  
کے ساتھ وہ سب مفید بارش کی طرح ہیں خدا کی  
ہدایت وہی ہدایت ہے لیکن وہ فاسق مسلمانوں  
اور لوگوں سے جیسے ذریعوں سے یا اُن لوگوں  
جنکے ساتھ صلح اور امن عہد کا ہو چکا ہے سو اُن کے  
یسے اس عہد کا پورا کرنا واجب ہے جو ان سے معاہدہ  
ہو یا جس امر صلح واقع ہوئی جہاں تک عہد کے  
صریح الفاظ سے پتہ لگتا ہو اور اگر ظلم کرنا ہو  
جو عہد سے ہو سکتا ہو تو اُن حرام ہے اور تمام غیر  
مسلمین پر ظلم کرنا بھی حرام ہے دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ ایک نبی کو  
جس کا چاہے وہاں تک جائے کہ ان کے اہل میں خود صاحبوں کے اہل میں  
جس کا چاہے وہاں تک جائے کہ ان کے اہل میں خود صاحبوں کے اہل میں

قَتَلَ دِمِيًّا وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
أَنَا أَوَّلُ مَنْ وَفَى بِنَهْيِهِ وَكُلُّهُمُ الْخَوَافِ  
مَعَ الْمُسْلِمِينَ بِمَا زَكَاةً وَاحِدَةً لَكُمْ مَا لَنَا  
وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَيْنَا إِلَّا أَنْ يَتَّعِدَ وَاحِدٌ وَدَّ  
اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

الشَّعْبَةُ الْحَشْرُوتُ كَفَّ الْأَذَى  
عَنِ النَّاسِ قَالُوا كَمَلُ لَا يُؤْذِي شَيْئًا مِنَ  
الْمَخْلُوقَاتِ لِأَنَّ الْعَبَادَ أَكْفَ أَذَاهُ عَنْ  
حَبِيرِ الْمَخْلُوقَاتِ كَانَ كَامِلًا وَيُحِبُّ عَلَى  
الْبَصْدِ أَنْ لَا يُؤْذِي اللَّهَ وَلَا رَسُولَهُ وَلَا  
أَنْبِيَائَهُ وَأَوْلِيَاءَهُ وَهَذَا لِكَفِّ النَّسَبِ  
لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا لَا يَكُونُ  
يَا مِنْ حُجَاتِ الْحَادِثَاتِ وَمُشَابَهَةِ  
الْمَصْنُوعَاتِ وَيُتَرَفُّهُ سُبْحَانَهُ عَمَّا  
يَسْتَحِيلُ عَلَيْهِ وَأَنْ لَا يُؤْذِي رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدْمِ شَيْءٍ مِنْ  
أَحْكَامِ شَرِيعَتِهِ وَلَا بِظُلْمِ أَحَدٍ مِنْ  
أُمَّتِهِ أَوْ بِإِحْقَارِ رَجُلٍ مِنْ قُرْبَتِهِ وَخَلَامِ  
سُنَّتِهِ وَأَهْلِيَّاهُ وَأَنْصَارِهِ حَتَّى كَانَ أَوْ  
مِثْلًا وَأَنْ لَا يُؤْذِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ  
وَلَا وَلِيًّا مِنَ الْأَوْلِيَاءِ فَإِنْ ذَلِكَ يُعْصَبُ  
اللَّهُ وَقَاعِلُ ذَلِكَ يَكُونُ هَارِبًا لِلَّهِ وَ  
عَنِ الْمُسْلِمِينَ يَكْفُ أَذَاهُ عَنْ الْمُسْلِمِينَ  
فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ

کتاب السنن ابوالحسن محمد بن اسماعیل شافعی

قتل کیا تھا قتل کروا لا اور آپ نے فرمایا میں ساتھ عہد کرنا تو  
ہوں تمام ان لوگوں کے جو اپنی ذمہ دہدہ کو پورا کرتے ہیں تمام اہل  
ذمہ حقوق میں مسلمانوں کے ساتھ برابر ہیں جو امر ہمارے  
حق میں قائدہ بخش ہے وہ انکی حق میں بھی مفید ہے  
اور جو ہم پر ضرر ہے وہ اپنی بھی ضرر ہے ان اگر ضلکی حدوں  
میسوں شلخ لوگوں سے ایذا کا رکھنا ہے کامل  
انسان مخلوقات میں سے کسی چیز کو ایذا نہیں دیتا  
کیونکہ میں جب اپنی ضرر کو تمام مخلوقات سے روکے  
تو وہ کامل انسان ہو جائے اور انسان پر فرض ہے  
کہ اسد اور اسکے رسول اور اسکے دیگر انبیاء اور اولیا  
کو ایذا نہ دے اور اسی مقام کے متعلق ہے کہ خدا کے  
تقدس و تعالیٰ کی ذات کی طرف ایسی چیز کو منسوب نہ کرو  
جو اسکے شان کے نمایاں نہیں ہے مثلاً حادثات کی  
مجانست اور مصنوعات کی مشابہت اور جو امور اسکی ذات  
پر محال ہیں ان سے تنزیہ کرے اور نیز اس مقام کے متعلق  
ہے کہ نبی صلم کی پاک شریعت کے احکام میں سے کسی  
حکم کو ہٹا کر اور نہ آپکی امت میں سے کسی شخص پر ظلم کرے  
یا آپکی اولاد و خادمان سنت اور یاروں مددگاروں  
میں سے کسی زندہ یا مردے کو حقارت کی نگہ سے دیکھے  
کر آپ کو ایذا نہ دے اور نیز یہ کہ انبیاء میں سے کسی نبی کو  
اور اولیاء میں سے کسی ولی کو ایذا نہ دے کیونکہ یہ امر  
خداوند تعالیٰ کو غضب لانا ہے اور اس کا اثر کتاب  
کرنے والا خدا تعالیٰ لڑنے والا ہوتا ہے اور مسلمانوں کا  
فرض ہے کہ اپنی اذیت مسلمانوں سے روکے کیونکہ رسول  
الصلم فرماتے ہیں مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ

کتاب السنن ابوالحسن محمد بن اسماعیل شافعی

مسلمان ہونا





وَرُوحَهُ وَيُنَبِّئُكَ إِنَّ كَانَا عَمَّا جِئْنَا لَنُقَدِّمُ  
 فِي أَمْرِ الدِّينِ أَنْ يُعْلِمَهُمَا وَيُنَبِّئُهُمَا عَلَى  
 كُلِّ مَا بَصُرْتُمَا وَيَقْعُهُمَا بِرُفْقٍ وَرَحْمَةٍ وَ  
 أَنْ يَتَادَبَ لَهُمَا غَايَةُ الْأَدَبِ وَلَا يَرْفَعُ  
 مَوْتُهُ عَلَيْهِمَا وَلَا يَحْدِدُ النَّظَرَ لِيَوْمِهِمَا  
 وَأَنْ يَنْتَقِلَ فِي كُلِّ إِنْ رِصَالُهُمَا وَلَنْ  
 كَانَا مِثْلَيْنِ فَحَالَهُ أَنْ يَدْعُوَهُمَا فِي كُلِّ  
 وَقْتٍ وَيَنْصَدِّقُ عَنْهُمَا وَيَفْعَلُ مَا يَسْتَضِيحُ  
 مِنْ الْخَيْرِ وَالْإِثْرِ وَيُرْسِلُ تَوَابَهُ لِيَوْمِهِمَا  
 وَيَحْفَظُ وَدَّعُهُمَا وَيُدْخِلُ عَلَيْهِمَا السَّرُورَ  
 عَلَى التَّوَالِي بَعْدَ مَوْتِهِمَا وَإِنْ كَانَا عَلَى  
 غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَلْيُحْسِنِ لِيَوْمِهِمَا مَدَّةَ حَيَاتِهِمَا  
 بِالْإِطْعَامِ وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ وَبِكُلِّ مَا  
 يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ هَذَا مَعَهُ لِيَوْمِ الْكَلِمَةِ وَ  
 الرِّفْقِ بِهِمَا وَعَلَيْهِ رِعَايَةُ تَحْقِيقِهِمَا أَنْ  
 يَقْدِمَ لَهُمَا النَّصِيحَةُ بِإِتِّبَاعِ الْإِسْلَامِ  
 وَالْعَمَلِ بِمَا جَاءَ بِهِ سَيِّدُ الْاَنَامِ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَإِذَا مَا تَقَلُّبُكَ  
 أَمْرُهُمَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَالْإِبْرَاءِ الْعَامِ أَنْ يَجْعَلَ  
 بَعْضُهُمَا بِإِصْطِلَالِ الْفَقْرِ مِنْهُ لِلدَّارِ رَأْسَ عَظَمًا  
 لِيَشَانِ الْخَلَائِقِ الْقَدِيمِ وَعَمَلًا بِشَرِيعَةِ  
 نَبِيِّهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ صَلَّ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 وَالتَّحِيَّةُ الثَّانِيَّةُ وَالْعَشْرُونَ  
 صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کرنا اگر دین کے معاملہ میں اسکے محتاج ہوں تو انہیں کھانا  
 اور نرمی اور رحمت کے ساتھ ہر ضرر و آسان اور سو و مند  
 چیز پر مشتبہ کرنا انکا حد سے زیادہ ادب کرنا پیر آواز بلند  
 نہ کرنا تیز نگاہ سے انکی طرف نہ پھنکا اور ہر وقت انکی رضا  
 مندی اور خوشنودی کا خواہاں ہونا اور اگر وہ دو والدین  
 وفات پا چکے ہوں تو ہمیشہ انکے حق میں دعا کرتے رہنا  
 ان کی طرف سے صدقہ کرنا جو نیکی اور بھلائی ہو سکے کرتے  
 رہنا اور اس کا ثواب ان کو پہنچانا انکی دوستی کو نگہ رکھنا  
 اور انکے مرنے کے بعد ہمیشہ متواتر انہیں خوش کرتے رہنا  
 اگر وہ مسلمان نہ ہوں تو زندگی بھر انسے نیکی اور احسان  
 کرتا رہے یعنی کھانے پینے لباس وغیرہ ضروریات سے  
 انکی دلجوئی کرتا رہے یہ سب نہایت نرم کلام اور  
 نہایت ادب کے ساتھ اور انکی حق کی پاسداری کیلئے  
 اسپر بھی لازم ہے کہ اتباع اسلام اور شریعت  
 محمدیہ صلعم کی اطاعت کی نصیحت کرتا رہے اور جب وہ عمر  
 جاہیں تو انکا معاملہ خدا پاک پر چھوڑ دے عوام  
 سے نیک سلوک یہ ہے کہ خالق قدیم کے شان کی  
 تعظیم مد نظر رکھ کر اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم پر عمل کرنے کو ملحوظ رکھ کر مخلوق کے ہر ایک  
 ذرہ کو نفع پہنچانے

کی جہاں تک ممکن ہو

کوشش

کرے

بایسویں شاخ صلہ رحمی ہے رسول اللہ  
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَحِمٌ  
 فَهُوَ أَعْنَى الرَّحِمِ عَلَى قِسْمَيْنِ رَحِمٌ قُرَابَةٌ  
 وَوَلَادَةٌ وَرَحِمٌ إِيْمَانٌ وَإِسْلَامٌ وَرَحِمٌ الْقُرَابَةُ  
 أَيْضًا عَلَى قِسْمَيْنِ الْأَوَّلُ يَرِثُ وَالثَّانِي لَا  
 يَرِثُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَجِبُ لَهْفَتُهُ مِثْلُ الْأَبَوِ  
 وَالْأَبْنَاءِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَجِبُ بِالنَّحْوِ مِثْلُ  
 الْإِخْوَةِ وَالْأَخَوَاتِ وَالْحَالِ وَالْخَالَاتِ  
 سَائِرِ الْقُرَابَاتِ وَلَكِنْ بِالصِّلَةِ وَالْإِحْسَانِ  
 وَأَمَّا رَحِمُ الْإِيْمَانِ فَرَفِيقُ الْإِسْلَامِ وَ  
 الْإِيْمَانِ قَالَ تَعَالَى رَأَيْنَا الْمُؤْمِنُونَ  
 إِخْوَةً وَالصِّلَةُ تَكُونُ بِالنَّالِ وَالزِّيَادَةِ  
 وَالْإِحْسَانِ وَبِالصَّفْرِ فِي الْأَقْوَالِ بِالْعَوْدِ  
 فِي الْأَفْعَالِ وَبِالْإِلْفَةِ وَالْحُبَّةِ وَقَطْعِ  
 التَّقَاطُطِ وَالْمَلِكِ بِرُؤُوسِهِ الْهَجْرَانِ إِلَّا مَا  
 أَبَاحَهُ الشَّرْعُ وَتَغْلِيهِمْ وَتَنْبِيْهِمْ  
 وَإِعَايَتِهِمْ عَلَى الْخَيْرِ وَكَوْنُكَ بِرَتِ هَذِهِ  
 الْمُؤْجُودَاتِ رَأَيْتَ مَا كَانَتْهَا مُتَعَيِّدَةً لِلَّهِ  
 بِصِلَةِ الرَّحِمِ الْكُونِ فَلَا تَجِدُ شَيْئًا إِلَّا  
 مُعَيَّنًا لِلشَّيْءِ الْآخِرِ أَلَمْ أَمْرِ بِهِ وَالطَّلْعِ  
 بِمَادَّتِهِ وَالنَّيْلِ بِسَرِّيَانِهِ وَالطَّيْبِ  
 بِلَمَعَانِهِ وَكُلِّ شَيْءٍ بِحُكْمِ جَوْهَرِيَّتِهِ  
 الْقَائِمَةِ بِذَاتِهِ وَمِنْ أَقْسَامِ الرَّحِمِ قِسْمُ  
 الرَّحِمِ الْإِنْسَانِيِّ الْمَعْنَى يَقُولُهُ تَعَالَى  
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَتَقْوُونَ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَكُمْ  
 مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَعَلَ الْمَرْءُ الْفَسَادَ

رَحِمٌ رَحْمِي كَرْنِ وَالْإِنْسَانِ بَشَرْتِ مِثْلِ نَبِي  
 ہوگا اور وہ یعنی رحم دو قسم ہے، ۱۔ رحم قرابت اور  
 ولادت کا (۲۔ رحم ایمان اور اسلام کا اور رحم قرابت  
 کی پھر دو قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے جو وارث ہوتے  
 ہیں دوسری وہ جو وارث نہیں ہوتے اور ان میں سے  
 ایک تو وہ ہیں جن کا خرچ واجب ہوتا ہے جیسے باپ  
 بیٹے دوسرے وہ جنہر خرچ کرنا حکماً اور قضااً واجب  
 نہیں جیسے بھائی بھینیس ماموں خالائیں اور بقی  
 قرابتیں ہاں البتہ صلہ اور احسان کے لحاظ سے پھر  
 بھی خرچ کرنا لازم ہے، اور دوسری قسم رحم  
 ایمان وہ اسلام اور ایمان کی برادری ہے خدا پاک  
 فرماتا ہے ربات ہی ہے کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں  
 اور صلہ و سلوک، کبھی مال سے ہوتا ہے کبھی ملاقات  
 سے اور احسان سے باتوں میں درگزر کرنے اور  
 کاموں سے مدد دینے سے اور الفت و محبت سے اور  
 قطع تعلق بدسلوکی اور ترک ملاقات کو یک قلم چھوڑنے  
 سے سوائے اسکے جسکی شرعیت نے اجازت دی ہو اور کون  
 علم سکھانے اور خبردار کرنے سے اور نیکی پر اجازت کرنے  
 سے اگر تو ان سب موجودات میں غور کرے تو ان کو  
 پائے گا کہ سب رحم کوئی کی صلہ رحمی سے خدا کی عبادت  
 کر رہے ہیں کوئی ایسی چیز نہیں باقی جاتی جو دوسری  
 چیز کی مدد نہ کر رہی ہو مثلاً پانی اپنی سیسلی سے کھانا  
 اپنے مادہ سے ہوا اپنے سرایت کرنے سے روشنی اپنی  
 چمک سے علیٰ ہذا القیاس ہر ایک چیز اپنی جوہر فانی  
 سے دوسرے کو مدد کرتی ہے اور رحم کے اقسام میں سے ہے

رحم انسانی جو خداوند تعالیٰ اس قول سے مراد دکھائی دیتا ہے کہ وہ قوم ہے رب سے درجوں میں نہیں ایسا جان سے پیدا کیا اسوات ان پر لازم ہے کہ رحم



انسانی کو ملاوے شہقت و نصیحت اور دینی و دنیوی چیزوں  
سے جب یہ کر گیا تو ہر کمال شمار کیا جاوے گا اور اللہ تعالیٰ  
اسی مددگار ہے۔

تین سو سالوں شلخ پڑوس کی عزت کرتا ہے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم مومن نہیں خدا کی قسم مومن  
نہیں خدا کی قسم مومن نہیں، عرض کی گئی کون یا  
رسول اللہ آپ نے جواب دیا جس کا پڑوسی اس کی  
تکلیفوں سے اس میں نہیں ہے، شاخ عظیم علیہ  
الصلوة والسلام نے ایسے شخص کے ایمان کی نفی کر دی ہے  
جو اس شاخ پر کار بند نہ ہو پڑوسی کی عزت کرنا پڑوسی  
واجب ہے اور یہ اس طرح پر کہ اسے کوئی دکھ نہ دے  
کوئی ضرر نہ دے اس سے اپنی اچھ اور ٹکڑ بندھے اور  
ہر ایک ایسی حالت سے علیحدہ رہے جو اسے بڑی لگتی ہو  
اس سے نیک سلوک کرے اور اس سے حتی الامکان میل  
ملاپ کرے اور حکیمانہ بند نصیحت سے اسے نیکی کا حکم کرے  
اور برائی سے روکے اور خندہ پیشانی اور نرم کلامی  
سے ملاقات کرے اگر خدا نخواستہ احسان پر قادر نہ ہو تو  
ایذا ہی نہ دے (مراد خیر تو امید نیست بد مرسان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبریل مجھے پڑوسی کے حق میں  
کرتے رہے یہاں تک مجھے گمان ہو گیا کہ یہ اسے وارث بنا دینگے  
اس نصیحت مبارک سے ہمسایہ کی رعایت اور اس کی خاطر  
داری کا واجب ہونا صاف صاف ظاہر ہوتا ہے  
اور اس میں کفایت ہے

جو بیسویں شاخ همان نوازی ہے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الرَّحْمَ الْأَنْسَانِي بِالْشَّفَقَةِ وَالنَّصِيحَةِ  
وَلَا دَاوَةَ الْخَيْرِ إِلَّا بَيْنِي وَالَّذِي نَبِيُّ قَدْ  
فَعَلَ ذَلِكَ عَدَّ رَجُلًا كَامِلًا وَاللَّهُ الْعَزِيزُ  
وَالشَّعْبَةُ الثَّلَاثَةُ وَالْعَشْرُونَ  
اَلْاَمْرُ الْجَارِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهُ لَا  
يُؤْمِنُ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ مَنْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ  
بَوَاقِيهِ) فَقَدْ لَفِيَ الشَّارِعُ الْعَظِيمُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ عَنِ النَّبِيِّ  
لَمْ يَحْقُقْ بِهَذِهِ الشَّعْبَةِ وَالْاَمْرُ الْجَارِ  
فَرَمْنُ وَاجِبٌ عَلَى الْجَارِ وَذَلِكَ أَنْ  
لَا يُؤْذِيهِ وَلَا يَضُرَّهُ وَكَيفَ عَنِ بَصَرِهِ  
وَشَرُّهُ وَكُلِّ حَالٍ لَيْسَتْ لَهُ وَأَنْ يُحْسِنَ إِلَيْهِ  
وَيَصِلَهُ بِمَا قَدْ رَوَيْنَا مَرَّةً بِالْمَعْرُوفِ  
وَيَنْتَهَاهُ عَنِ الشُّكْرِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ  
الْحَسَنَةِ وَيَقْبَلُ بِالِشَّرِّ وَلِيْنِ الْكَلِمَةِ  
وَلَا اَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْإِحْسَانِ فَلْيَكْفُ  
عَنِ الْاَذَى قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا  
رَأَى الْجَابِرُ يُؤَيِّدُنِي بِالْجَارِ حَتَّى  
ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُؤْذِنِي وَمِنْ هَذَا الْمَقَرِّ  
الْمُبَارَكِ يَتَّبَعِينَ وَجُوبُ رِعَايَةِ الْجَارِ  
وَلَا اَرَامُهُ وَفِيهِ الْكَفَايَةُ۔

وَالشَّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْعَشْرُونَ  
اَلْاَمْرُ الْخَيْفِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ  
 الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبِيحَهُ جَارِئَةً  
 قَالُوا أَمَا جَارِئَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (يَوْمُ  
 وَلَيْلَةٍ وَالصَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ نَمَاكَانَ  
 يَحْدُ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَلَا يَحْدُ  
 لَهُ أَنْ يَتَوَلَّى عَنْهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ وَ  
 يُؤْتِيَهُ) قَالَ أَيْفَ يُؤْتِيَهُ قَالَ (يُقِيمُ  
 عَنْهُ وَلَيْسَ عَنْهُ مَا يُفَرِّدُهُ بِهِ) -  
 وَالشُّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْعَشْرُونَ  
 الْعَمْتُ الْأَعْيُنُ الْخَيْرُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
 الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ) وَالْكَلامُ  
 فِيهِمَا خَيْرٌ وَشَرٌّ وَالْكَلامُ مِنَ الْعَمَلِ  
 لَا يَكُونُ إِلَّا فِيهِمَا يَعْنِي وَيُحِبُّ عَلَى الْعَبْدِ  
 الْعَاقِلِ أَنْ يَصُونَ لِسَانَهُ مِنَ الْكِبَرِ  
 وَالْأُورِ وَالْهَمَزِ وَالْإِسْتِهْزَاءِ وَالْمِيْمَةِ  
 وَالْبُهْتَانِ وَالْغَيْبَةِ وَالْفَرِيَةِ عَلَى النَّاسِ  
 وَأَنْ يَضَيِّطَ لِسَانَهُ وَيَحْفَظَهُ كَحَفِظِهِ  
 سَائِرِ الْجَوَارِحِ وَلَا يَتَكَلَّمَ إِلَّا بِمَا فِيهِ  
 الْخَيْرُ وَمَنْ الْعَقْلُ أَنْ يَكُونَ كَلَامُ الْمَرْءِ  
 مُبْدِيًا عَلَى الْحِكْمَةِ وَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ  
 الْعَارِفِينَ يَتَكَلَّمُ بِأَمْطَحَاتِ اللَّطَائِفِ  
 مِنَ الْكَلِمَاتِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ  
 يَا وَلَدِي هَذَا زَمَانُ سَاءَتْ فِيهِ  
 الْأَخْلَاقُ عَلَى الْغَالِبِ فَتَرَى النَّاسَ

قواتے ہیں جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان  
 رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا جائزہ بھی  
 طرح سے کرے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ  
 جائزہ سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا ایک دن اور ایک  
 رات کی دعوت اور مہمانی تین دن ہے اور اس کے بعد  
 جو کچھ ہو خیرات ہے اور مہمان کے لیے چاہئے کہ  
 میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے تنگ کر دے  
 اور گناہ میں ڈالے اصحابوں نے پوچھا وہ اسے گناہ میں  
 پچیسویں شاخ کلہ خیر کے سوا ہر تہا ہے جب  
 رہنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا پر  
 اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ کیا  
 کلام کرے ورنہ چاہئے اور کلام کی دوسری میں  
 نیک اور دوسری بُری اور لا یعنی کلام کل سے شمار نہیں ہوتا  
 عقل مند انسان پر واجب ہے کہ اپنی زبان کو کذب اور  
 جھوٹ طعنہ ٹھٹھا جھٹی بہتان بغیث اور لوگوں پر  
 جھوٹ باندھ لینے سے بچائے اور باقی اعضا کی  
 حفاظت کی طرح اپنی زبان کو بھی ضبط کرے اور  
 محفوظ رکھے اور رسول نے نبی کے اور کچھ نہ بولنے عقلی  
 یہ ہے کہ انسان کی کلام حکمت پر مبنی ہو بیہوش  
 عارفین کو دیکھا کہ خوش طبعی باتوں اور لطیفہ آمیز  
 کلمات سے گفتگو فرماتے تھے میں نے اس کی وجہ  
 دریافت کی تو فرماتے تھے مگر مینا یہ ایسا زامانہ ہے  
 جس میں غایب  
 اخلاق بگڑ گئے ہیں  
 لوگوں کو دیکھتے ہو

والتاسع عشر من باب ما جاء في حديثه

يَسْتَلِذُّونَ بِالْقِلَافِ وَالْقِيلِ وَغَيْبَةٍ  
بَعْضُهُمْ وَالْبَهْتَانِ أَمَامَ بَعْضِهِمُ الْكُذِبِ  
عَلَى بَعْضِهِمْ وَالْجِدَالِ مَعَ بَعْضِهِمْ فَحَسَبَهُمْ  
هَذِهِ الْمَقَالِيدُ رَأَيْتُ أَمْرًا رَأَى الْوَقْتُ بِأَلْبَرَامِ  
الطَّبِيعِ الَّذِي يَرْتَضِي بِهِ الْفِكَرُ وَاشْتَغَلُوا  
بِحَكْدٍ فَجَعَلْتُ لَكَ السَّيْرَ وَأَمَعْنَتْ  
النَّظَرِيَّةُ فَأَرَيْتُهُ مِنْ أَشْرَفِ الْأَسْبَابِ  
لِسَيِّدِ تِلْكَ الْأَكْوَابِ فَلَيْتَكَ بَرُّوْا الْمُؤْمِرُ  
لَا يَسْتَعْدِمُ لِسَانُهُ الْأَرْدِينَ كِرَاوْشِكِرَ أَوْ قَوْلِ  
صَالِحٍ يَرْجِعُ إِلَى نَفْعِ النَّاسِ كَبَصِيحَةٍ فِي  
أَمْرِ الدِّينِ أَوْ فِي أَمْرِ الدُّنْيَا وَنَشْرُ عِلْمٍ طَيِّبٍ  
وَوَيْتَ حِكْمَةٍ أَوْ مَوْعِظَةٍ حَسَنَةٍ وَعَلَى  
الْمُؤْمِنِ أَنْ لَا يَسْكُتَ عَنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَ  
بِسُلْطَانِ الْحَقِّ عَلَى أَهْلِ الْبَاطِلِ سَيِّئًا  
أَوْ كَذِبَ الزُّبَيْرِ وَالصَّلَاةُ لِلَّهِ الدِّينِ يَدُسُّونَ  
عَلَى الدِّينِ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا  
يُضِلُّ جُنُودَ عَصَا الْعَبِيدِ أَنْ قَدْ كَانَ يُظْهِرُ  
ذِيْعَهُمْ وَذِيْعَهُمْ وَأَنْ يَدَّ قَعَهُ بِالْحَقِّ بَاطِلُهُمْ  
وَيَدُّ الْخَلْقَ عَلَى الْحَقِّ وَسَكُوتٌ مِثْلُ  
ذَلِكَ الْعَالِمِ الْعَارِفِ لَا يَجُوزُ بَلْ يَجِبُ  
عَلَيْهِ الْكَلَامُ وَلَا أَفْتَوْجُهُ عَلَيْكَ الْمَلَكُ  
الْشُّعْبَةُ السَّادِسَةُ وَالْعِشْرُونَ  
الْخَيْرَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَخَادِقُ الْمُؤْمِنَ  
يَخَادِقُ وَقَدْ جَعَلَ الرَّسُولُ عَلَيْكَ الصَّلَاةَ

نہ سے لیتے ہیں قال وقیل سے اور بعض لوگوں کے  
آگے کسی کی غیبت دہتان کر کے کسی پر جھوٹ باندھ کر  
اور کسی کے ساتھ جھگڑ کر وقت گزاتے ہیں سو ان  
مفاسد کی بخشنی کے لیے مینے لطافت آمیز ظرافت  
سے وقت گزارنا مناسب جانا

جس سے فکر کی بھی ریاضت  
ہو جاتی ہے اور قہر کسی سے اسکا تعلق بھی نہیں ہوتا  
تو یہ جواب سنکر میں اس راز پر تعجب ہوا اور جب مینے غور  
کی نظر سے دیکھا تو واقعی اس دظرافت کو ان خرابیوں کے  
سبب اب کے لیے بہت عمدہ سبب پایا مومن اپنی زبان سے  
بہی خدشت لیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ذکر و شکر کرے یا  
ایسی اچھی بات کہ جس میں لوگوں کا فائدہ ہو جیسے امر  
درین یا دنیا کے متعلق کوئی نصیحت ہو یا پاکیزہ علوم کے  
پھیلانے میں یا غلط وضاحت میں اور مومن کا فرض  
کے حق بات کہنے سے سکوت نہ کرے تاکہ حق کی فتوہ  
سے اہل باطل پر غائب آئے خصوصاً ارباب بدیع و اہل  
ضلالت جو دین میں رخنہ اندازی کرتے ہیں

اور ملک میں اصلاح تو کچھ کرتے ہیں  
الٹا فساد مچاتے ہیں سو انسان کو لازم ہے کہ انکی  
کجروی اور کھوٹا پن ظاہر کر دے اور حق کہہ کر انکے  
باطل کو رد کرے اور خلق اللہ کو حق کی طرف رہنمائی کرے ایسے

بوجھیں سو شافع غیر تہا ہے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیشک خداوند تعالیٰ  
صاحب غیرت ہے اور بیشک مومن بھی غیرتمند ہوتا ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیرت کو خدا

عالم احباب حضرت فاضل کراچی جہانگیر علی شاہ صاحب کرامت کے درجہ اسرار و کرامات کا تذکرہ

وَالسَّلَامُ الْغَايَةُ مِنْ صِفَةِ اللَّهِ تَعَالَى  
 وَالْغَايَةُ عَلَى أَفْسَامٍ مِمَّا لِلَّهِ تَعَالَى وَ  
 لِرَسُولِهِ وَلِإِيْنِهِ وَلِكِتَابِهِ وَمِنْهَا غَايَةُ  
 الرَّجُلِ عَلَى حِرْمَانِهِ وَمَرْوَرِيَّتِهِ وَمَا يُؤَلِّ  
 لِنَفْسِهِ وَمِنْهَا غَايَةُ لِقَايَةِ أَهْلِهِ وَطَبْعِ  
 وَكُلِّ هَذِهِ الْأَقْسَامِ مَحْمُودٌ وَأَشْرَفُهَا  
 الْغَايَةُ لِلَّهِ تَعَالَى وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَتَحَقَّقَ الْعَبْدُ بِالْغَايَةِ لِلَّهِ أَنْتَصَرَ  
 لِأَحْكَامِ دِينِهِ وَأَنْتَهَضَ لِأَعْرَازِ آفَرِهِ  
 وَدَوَائِمِهِ فِي مَلِكِهِ وَبِالْغَايَةِ لِلرَّسُولِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَيَاةُ بِحُجَّتِهِ وَ  
 الْقِيَامُ بِإِعْلَافِ شَأْنِهِ وَتَشْرِيفُ ذِكْرِهِ وَتَأْيِيدُ  
 شَرِيعَتِهِ وَمِنْ هَذَا الْقِسْمِ الشَّرِيفِ بَيِّنَاتُ  
 أَسْرَارِ الشَّرْعِ بِمَا تَبْلُغُهُ عُقُولُ الْأَعْمَالِ  
 وَلَا يُعْيِيهِمْ فَهَمُّهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لَا تَحِبُّوا النَّاسَ بِمَا لَا تَكُونُونَ رُكَّةَ  
 عُقُولِهِمْ أَحِبُّوْنَ أَنْ يَكُونَ بِاللهِ وَ  
 رَسُولِهِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 لَا تَوَلُّوا الْحِكْمَةَ غَيْرَ أَهْلِهَا فَظَلَمُواهَا  
 وَلَا تَعْنَوْهَا أَهْلُهَا فَظَلَمُواهَا وَهَذَا  
 كَلَامُ مِنَ الْغَايَةِ عَلَى الْحِكْمَةِ الشَّرْعِيَّةِ وَ  
 الْأَسْرَارِ الدِّينِيَّةِ وَغَايَةُ الرَّجُلِ عَلَى حِرْمَانِهِ  
 وَأَهْلِهِ أَنْ يُؤَقِّفَهُمْ مَوْقِفَ الْأَدَبِ وَ  
 يَصُونَهُمْ مِمَّا يَنْتَبِهُنَّ شَأْنَهُمْ وَيَمَسُّ  
 مَعْرَافَتَهُمْ فَيَكْرِهُهُمْ بِأَهْلِ الدِّينِ وَالْمَسْكُ

تعالیٰ کی صفات میں سے شمار کیا ہے اور غیرت کی کئی  
 قسمیں ہیں ایک تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس  
 کے دین اور اس کی کتاب کے لیے غیرت ہوتی ہے اور ایک  
 انسان کی غیرت اپنی ناموس اور مروّت اور اپنے مستقبل  
 پر ہوتی ہے اور ایک غیرت اپنی قوم اپنے اہل اپنے وطن  
 کے لیے ہوتی ہے اور یہ سب اقسام غیرت محمود ہیں  
 مگر ان جب بزرگتر خدا اور رسول صلعم کے لیے غیرت ہے  
 جہاں انسان خدا کے لیے غیرت مند ہو ضرور ہے کہ اگر  
 کے دین کے احکام کی مدد کرے گا اس کے حکم کی عزّت اور ملک  
 خدا میں اس کے دائمی قیام کے لیے اٹھے گا اور رسول صلعم  
 کے حق میں غیرت سے انجنان کا عشق لگے گا اور آپ کی  
 شان بلند کرنے کے لیے آپ کا ذکر پھیلانے کے لیے اور آپ کی  
 شریعت کی تائید کے لیے کھڑا ہو جائے گا لازم ہے  
 اور اس قسم میں داخل ہے اس مقدار اور ایسے طریق  
 سے شریعت کے اسرار بیان کرنا کہ سننے والوں کی  
 عقیدہ پہنچ سکے اور اس کا سمجھنا سکے بے دشوار ہو تو  
 صلعم نے فرمایا لوگوں سے ایسی باتیں مت کرو جن تک  
 انہی عقلوں کی رسائی نہیں کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ خدا او  
 اس کے رسول کی تکذیب کیجاؤ مایہز آب نے فرمایا حکمت  
 نااہلوں کو نہ دو ورنہ تم حکمت پر ظلم کرو گے اور جو اس کے  
 اہل میں اُن سے روکو نہیں ورنہ اہل حکمت پر ظلم ہوگا اور  
 یہ سب حکمت شرعیہ اور اسرار دینیہ پر غیرت ہے انسان  
 کی غیرت اپنے حرم اور اہل پر یہ ہے کہ انہیں اور جگہ حق  
 میں اٹھائے اور انہیں ہر ایسی چیز سے بچائے جو ان کی  
 شان کو عیب دار کرے اور ان کی مروّت کو بے لگائے سوا احکا

بِسْمَةِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ  
الْبَرِّ الْمَعِينِ وَعَزِيزَتِهِ لِنَفْسِهِ فَلَا يَكْذِبُهَا  
إِلَّا اللَّهُ وَعَزِيزَتُهُ لِقَوْمِهِ وَأَهْلُ قُرَابَتِهِ  
وَوَطَنِهِ فَيَصُونُ حَقَّ قَوْمِهِ بِالشُّكْرِ  
الْحَسَنِ وَالْمَشْرَبِ الْحَمِيدِ وَيَحْفَظُ كَلِمَةً  
يُحَدِّثُهَا لِقَوْمِهِ حَالَهُ وَاسْتِقْبَالَهُ  
بِالْأَرْكَانِ الصَّحِيحَةِ وَالْمَسَاعِي الْمَمْدُوحَةِ  
فَقَدْ قَالَ سَيِّدُنَا الْعَارُوقُ الْأَعْظَمُ  
عَمْرُ الْأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ  
لَوْ سَقَطَ جَدِّي عَلَى حَسَرَةٍ فِي الْعِدَاةِ  
لَخَفَّتْ أَنْ يَسْأَلَنِي اللَّهُ عَنْهُ فَيَذَّابَهَا  
الْيَتِيمُ مِنْ أَسْرَارِ التَّوْبَةِ الْمَطْمَئِنَّةِ  
وَأَخْبَارِ سَادَةِ الصَّحَابَةِ مَا يُبْلِي صَدْرَكَ  
وَأَشْفَعِي بِهِ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ -

وَالشُّعْبَةُ السَّابِعَةُ وَالْعَشْرُونَ  
تَرْكَ مَا لَا يَنْبَغِي فِيهِ تَحْدِيثُ الشَّرِيفِينَ  
زَيْنُ حُسَيْنِ سَلَامُ الْمَرْءِ تَرْكَهُ مَا لَا يَنْبَغِيهِ  
وَهَذَا النَّصْلُ لِنَبِيِّ مُؤَيَّدٍ بِالْبَرَاهِينِ  
النَّظَرِيَّةِ وَالْحُجَجِ الْإِسْتِدْلَالِيَّةِ فَإِنْ مَنْ  
أَشْتَكَلَ بِمَا لَا يَنْبَغِيهِ يَفُوتُهُ بِالطَّبْعِ مَا  
يَعْرِضُ وَأَهْمُ مَا يَنْبَغِي الْمَرْءَ الْأَمْرَ الَّذِي  
يَتَخَلَّقُ بِاللِّدِينِ ثُمَّ مَا يُؤَلِّقُ إِلَى نَفْسِهِ  
وَأَهْلُ الْأَنْتِبَاطِ الصَّحِيحِ بِالْحَقِّ يُعْرَفُونَ  
بِهَرَفٍ خَالِصٍ عَنِ الْمَشَاغِلِ الْكَادِبَةِ  
وَالْقَوْمُ وَتَفَعَّلَ هِمُّهُمْ مَهْمٌ مَا يَنْبَغِي

سید المرسلین علیہم السلام کی پابندی آپس لازم کرے آپ خود نفس کی  
نسبت غیرت یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی  
کے آگے اسکو دلیل نہ کرے اپنی قوم اہل قرابت اور اہل  
وطن کے متعلق غیرت یہ کہ اچھے سلوک اور پسندیدہ طریقہ  
سے اپنی قوم کی شرافت نہ رکھے اپنے اہل کی عزت محفوظ  
رکھے اور وطن کے حال و مستقبل کی صلاح و فلاح کے  
متعلق صحیح صحیح رائے چار ہے اور پسندیدہ کوششیں  
کرتا ہے چار سے سزاوارق اعظم اہل المؤمنین عزمین  
خطا با فرماتے تھے محمد اکبر کی کچھ عراق کی کسی نے  
گھر سے تو میں درتا ہوں کسی بابت اللہ تعالیٰ مجھ سے  
سوال کرے سوائے عقلمند شریعت کا سر اور بزرگ  
صحابہ کی اخبار سے ایسا سبق لے جو میرے سینے کو  
ٹھنڈک پہنچائے اور اس سے فائدہ اٹھا اور اللہ  
پر نیرگاردوں کا کار ساز ہے۔

ستائیسویں شاخ لایینے اور بے مطلب سو رکا  
ترک کر لے ہے حدیث شریف میں ہے انسان کا لایینی  
رکام اور باتیں چھوڑنا اسلام کا ایک عمدہ جزو ہے  
نہیں نبوی بہت سی باتیں عقیدہ و ردائل منطقیہ سے  
تائید کی گئی ہے دظاہر ہے کہ جو شخص لایینی امور  
میں مصروف ہو جاتا ہے اس سے بالطبع کام کی تاخیر  
ہو جاتی ہیں اور زیادہ تر مہتمم انسان جو انسان کے  
مفید طلب ہے وہ اگر جو دین سے متعلق ہو بھر جس کا  
انکی ذات سے تعلق ہو جو لوگ حق کے ساتھ صحیح صحیح  
تعلق اور رابطہ رکھتے ہیں انکی پہچان یہ ہے کہ چھوٹے  
اور بے فائدہ مشاغل سے دور دور بھاگتے ہیں اور انکی

انہوں کی ان فراموشی و بھلائی سے بچنا

وَلَا يُلْقُونَكَ إِلَىٰ مَا لَا يُغْنِي وَيُمْسِكُ  
 أَمْ رَءُفًا عَلَىٰ أَهْلِهِ وَوَلَدَيْهِ  
 الَّذِينَ وَبَعْدَهُمْ شَأْنُ غَيْرِهِمْ مِنَ الْأَرْثِ  
 فَكَيْفَ أَنْ يَنْشَأَ مِنْهُمْ نَفْسُ فِي الْأَرْضِ  
 الَّذِينَ يَنْشَأُ وَالَّذِينَ يَنْشَأُ مِنْهُمْ  
 وَوَلَدَيْهِ وَوَلَدَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
 يَنْفَعُ الْإِنْسَانَ عَلَىٰ طَبَقَاتِهِمْ وَاجْتِلَالِ  
 أَجْنَاسِهِمْ وَمَنْ إِيَّاهُمْ وَأَمَّا الَّذِينَ لَا يَعْنِي  
 فَهُمْ أَشْغَالُ نَفْسِهِ بِحَالِ دُنْيَا مَعِيشَةٍ  
 عَجِيزَةٍ أَوْ بِطَعَامِ خَالِدٍ وَلِبَاسِ بَكْرٍ فَكُلُّ  
 هَذَا مِنْ الْجَهْلِ وَقَصِيرُ الْفِكْرِ وَعَلَىٰ هَذَا  
 دَرَجَةُ أَهْلِ الْهَيْمَةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ  
 شَمَّ وَرَنَهُ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
 وَالشَّعْبَةُ النَّاسُ وَالْعَشْرُونَ الْقَوَى  
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى رَأَوْا اللَّهَ أَنْ كُنْتُمْ  
 مُؤْمِنِينَ فَقَدْ عَلِقَ الْإِيمَانَ بِشَرْطِ  
 الْقَوَى وَهُوَ الْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ خَوْفًا يَجْعَلُ  
 أَمْرًا مَخْشُوعًا أَحَدًا رَأَيْنَا الْوَفْقَ فِي الْحَالِ  
 وَالْقَوَى فِي كُلِّ شَيْءٍ عَامٌّ ظَاهِرٌ فِي أُمُورِ  
 الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَبَاطِنِ فِي الْمَوْتِ وَمَا بَعْدَ  
 مِنْ أُمُورٍ لَا خَيْرَ فِيهَا وَقَدْ وَعَدَ اللَّهُ  
 الْمُتَّقِينَ بِالنَّجَاتِ نَفَقَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَحْمَتِي  
 الَّذِينَ أَنْفَقُوا وَنُورَ عَلَىٰ رَفِيعٍ مِنْ لَدُنْهُمْ  
 وَأَنْتُمْ أَكْرَمُ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ بِحَسَابَةِ بَيْتِهِ  
 رَأَى أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَفْكَاهُمْ وَهَذَا

یعنی امور کی طرف التفات تک نہیں کرتے اور قابل اعتنا  
 انسان کے خویشوں اور اہل وطن اور دینی بھائیوں کی  
 بہبودی کا خیال ہے ان کے بعد اور آدمیوں کا خیال انسان  
 کا فرض ہے کہ پہلے اپنی ذات کے لیے دینی اور دنیاوی فلاح  
 میں کوشش کرے پھر اپنے خویشوں ہم وطنوں اور  
 مسلمان بھائیوں کے لیے پھر تمام مسلمانوں کے لیے خواہ  
 کس طبقہ اور کس طبس اور کس مذہب کے ہوں یعنی کی  
 مثال یہ کہ انسان اپنے آپ کو ان فکروں میں ڈال  
 دے کہ زید کا حال کیسا ہے عید کی کس طرح گزرتی  
 ہے خالد کہاں سے کھاتا ہے بکر کو پوشاک کہاں سے  
 ملتی ہے سب نادانی اور کوتاہی کا نتیجہ ہے علماء باہمت  
 جو انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں ان کا طرز  
 عمل یہی تھا۔  
 اٹھائیسویں شاخ تقویٰ خدا کا خوف ہے خدا  
 تعالیٰ نے فرمایا خدا سے ڈرو اگر تم مسلمان ہو سو خدا کا  
 تعالیٰ نے شرط تقویٰ کے ساتھ ایمان کو معلق کیا اور  
 تقویٰ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا خوف پس طراری ہو کر انسان  
 کو چمکا کر دے کہ مخالفت و معاصی میں پڑنے سے ڈرتا  
 رہے اور تقویٰ سب چیزیں عام ہے ایک تو تقویٰ  
 ظاہر ہے دینی اور دنیاوی امور کے متعلق اور ایک  
 تقویٰ باطن ہے ہوت اور اس کے بعد تمام امور اخرویہ  
 کے متعلق خدا تعالیٰ نے مقیم کو نجات کا وعدہ دیا ہے کتاب  
 اللہ میں ہے پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو تقویٰ  
 نبی پھر اس آیت میں کہ تم میں سے خداوند تعالیٰ کے نزدیک  
 زیادہ باہمت وہ شخص ہے جو تم میں زیادہ متقی ہوگی ہندی



هُوَ الْكَرَّمُ الَّذِي الْإِنْسَانُ هُوَ أَفْضَلُ  
 مِنَ الْكَرَمِ الْفِعْلِيِّ الَّذِي هُوَ السَّخَاءُ وَ  
 الْكَرَمُ وَالَّذِي آتَى مِنْ قَوْلِكَ فَلَاكَ عَلَى  
 كَرِيمٍ فَأَهْلُ السَّقْوَى الْمُبْرَأُونَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ  
 الْأَفْعَالِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا يُكْرَمُونَ عِنْدَ  
 اللَّهِ فَالْخَيْرُ كُلُّهُ هُوَ الْإِطَاعَةُ وَالشُّرُكَةُ  
 هُوَ الْوَحْشِيَانُ وَحَيْثُ أَنَّ الْمُتَّقِينَ  
 قَدْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ مَظَاهِرَ الْخَيْرِ وَحَمَاهُمْ  
 مِنْ صَوَائِدِ الشَّرِّ دَمَّ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى  
 عِنْدَ الْخَلْقِ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ وَهُمْ لِلنَّاسِ  
 نَفْعٌ عَامٌّ يَنْفَعُونَ النَّاسَ بِأَقْوَالِهِمْ وَ  
 أَعْوَالِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ وَيَهْدِ الْأَنْبِيَاءُ  
 لَهُمُ الْخَيْرِيَّةَ وَأَتَاهُمْ تَزْوُدُ وَخَيْرُ الزَّادِ  
 وَاسْتَعَدُّوا فِي هَذِهِ الدَّارِ الْغَائِبَةِ  
 لِيَوْمِ الْمِيعَادِ جَعَلَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَا  
 أَبْعَدُ نَاعَهُمُ آمِينَ -

وَالشَّعْبَةُ النَّاسُ وَالْعَشْرُونَ  
 أَوْرَعُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 سَلَّمَ رَأَى الْخَلَالَ بَيْنَ الْوَحْشِ وَالْإِنْسَانِ  
 بَيْنَهُمَا مِثْلُهُمَا لَا يَعْلَمُهَا الْغَائِبِينَ  
 النَّاسِ فَمِنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدْ اسْتَبْرَأَ  
 لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ فَإِنَّكَ الشُّبُهَاتِ  
 هُوَ الْوَرَعُ الَّذِي يَسْتَبْرِئُ الْمَرْءُ بِهِ لَدُنَّ  
 وَعَرْضِهِ - رَأَى الْإِمَامُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَابًا قَرِينًا وَلَا دَائِمًا لِلْمُؤْمِنِينَ

اور اسد سجانہ و تعالیٰ کے نزدیک انکا کرم ہونا ذکر کر کے انکو  
 عزت بخشے سو یہ کرم ذاتی ہے اور یہ کرم فعلی سے جو سخاوت  
 اور جود کا نام بہتر ہے سوال تقویٰ ظاہری باطنی  
 مکینہ کا مونہ سے بری اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت  
 ہیں ساری کی ساری نیکی خداوند تعالیٰ کی اعط  
 ہے اور ساری کی ساری بُرائی نافرمانی ہے اور چونکہ  
 متقیوں کو خداوند تعالیٰ نے نیکی کے مظاہر بنایا اور  
 انہیں بُرائی کے صدور سے بچایا تو وہ اللہ تعالیٰ  
 اور خلقت کے نزدیک بہترین مخلوقات ہیں اور  
 لوگوں کے لیے نفع عام ہیں لوگوں کو اپنے حال و  
 حال و افعال سے فائدہ پہنچاتے ہیں اس سے اُنکی  
 خوبی اور بہتری ثابت ہوگی کیونکہ انہوں نے اچھا گوشہ  
 لیا اور اس سلسلے فانی بین روز قیامت کے لیے سامان  
 بہم پہنچایا خداوند تعالیٰ ہیں اُن میں سے کرے  
 اور اُن سے دور رہے

وَالْأَمِينُ -

انتسوس شاخ و ع پر ہنر گاری ہے رسول  
 صلعم نے فرمایا حدال ظاہر ہے اور حرام بھی روشن ہے  
 اور ان دونوں کے درمیان بہت ہی مشتبہ چیزیں  
 ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے تو جس شخص نے  
 شبہات سے پرہیز کیا اسنے اپنے دین اور اُبرو کو عیب  
 سے بچالیا، شو شبہات سے بچنا بھی ورع ہے جس  
 کی بدولت انسان اپنے دین و اُبرو کو عیب سے بچا  
 لیتا ہے امام حسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر  
 المؤمنین ہمارے سر ادرت علی کرم اللہ وجہہ و



سَيِّدِنَا عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَكُنْهَهُ  
 بِرِضْوَانِهِ وَسَلَامِهِ قَدْ أَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَى  
 الْكُتُبَةِ وَهُوَ يَعْظُمُ النَّاسَ قُوفَتَ عَلَيْهِ  
 الْحَسَنُ وَقَالَ لَهُ مَا مَلَكَكَ الَّذِينَ فَقَالَ  
 الْوَرَعُ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفُضُ  
 الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ قُضُلِ الْعِبَادَةِ وَخَيْرٌ مِنْكُمْ  
 الْوَرَعُ وَلَا تَخَفَنَّ أَنْ الْوَرَعُ لَنَا بِالنُّفُوسِ  
 لِأَنَّ النُّفُوسَ فِي الْحَرَامِ كُلِّهِ وَالْوَرَعُ فِي  
 الشُّبُهَاتِ كُلِّهَا قَالَ الرَّجُلُ الْمُتَحَلِّيُّ بِالْوَرَعِ  
 إِذَا عَرَضَتْ لَهُ كَلِمَةٌ مُشْتَبِهَةٌ لَا يَدْرِي  
 أَهِيَ غَيْبَةٌ أَمْ لَا يَكْفُ عَنْهَا وَعَلَى ذَلِكَ  
 فَنَسِيَ وَقَدْ نَجَّى كُلَّ أَحْكَامِ الْوَرَعِ قَوْلُ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (دَعُ مَا يَرِيكَ إِلَى  
 مَا لَا يَرِيكَ) وَلَا يَدْعُ قَالِدِي يَسْقِي  
 الشُّبُهَاتِ لَا يَقْدِرُ عَلَى مَا هُوَ قَوْفُهَا  
 مِنَ الْمُنْهَيَّاتِ وَتَكْفُ عَنِ الْأَقْدَامِ  
 بِغَيْرِ بَيَانٍ أَوْ بِرَهَانٍ كِتَابِيٍّ أَوْ عَقْلِيٍّ  
 عَلَى مُطْلَقِ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ وَتَدْبُرُ تَرَى أَنَّ  
 بِجَمِيعِ مَا وَصَفَ فِيهِ الرَّائِعُونَ أَهْلُ الْعَقَائِدِ  
 الْفَاسِدَةِ مِنْ هَضْمِ حُفُوفِ الْأَنْبِيَاءِ وَ  
 الْأَوْلِيَاءِ وَالْجَنِيِّ عَلَى الْخَالِفَةِ فِي الْأَحْكَامِ  
 الَّتِي أَجْمَعَتْ عَلَيْهَا عُلَمَاءُ الدِّينِ وَارْتَمَتْ  
 الْمُسْلِمِينَ وَالْقَوْلُ بِبَعْضِ الصِّفَاتِ الْقَوْلُ  
 بِخَلْقِ الْقُرْآنِ وَبِالنَّشِيبَةِ وَالْعِبَادَةِ لِلَّهِ  
 وَالْقَوْلُ بِخُذُوتِ الصِّفَاتِ الْفُوقِيَّةِ

رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک نوجوان دیکھا  
 کہ وہ خانہ کعبہ سے پیچھے لگائے ہوئے لوگوں کو وعظ  
 کر رہا تھا تو صن بصری وہاں ٹھہر گئے اور پوچھا  
 دین کی مدار کیا چیز ہے انہوں نے جواب دیا ورع  
 اولاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا زیادہ ہونا عبادت کے  
 زیادہ ہونے سے بہتر ہے اور دین کی خوبی ورع  
 سے مخفی نہ ہے کہ ورع تقویٰ کا مغز ہے کیونکہ تقویٰ  
 سب محرمات میں ہے اور ورع سارے شبہات پر  
 ہے سو جو شخص ورع کے زیور سے آراستہ ہے جب  
 کوئی شبہ کلام سکے درپیش ہو جسے وہ جانتا  
 نہیں کہ یہ غیبت میں داخل ہے یا نہیں وہ اُس سے  
 باز رہتا ہے اور علیٰ ہذا القیاس اور ورع کے تمام  
 اقسام کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اندر جمع کر لیا  
 ہے ریشمی چیز کو چھوڑ کر بے شبہ چیز کو اختیار کرو اور  
 یہ اپنے ورع کا تہہ تقویٰ سے اعلیٰ ہونا کوئی اپنے  
 کی بات نہیں جو شخص شبہات سے پرہیز کرتا ہے شبہات  
 جو شبہات سے اوپر ہیں انکے پاس نہیں پھٹکتا اور  
 کتابی یا عقلی بیان و برہان کے سوا مطلق کسی قول  
 یا فعل پر اقدام کرنے سے رکھتا ہے غور سے دیکھو تمہیں  
 معلوم ہو جائیگا کہ جس گڑھے میں اہل بیع فاسد عقائد  
 والے گرتے رہے ہیں مثلاً انبیاء اور اولیاء کی کشتان  
 اور جن احکام پر عمل راست اور ائمہ مسلمین کا اتفاق  
 ہو چکا ہے انکی مخالفت پر جرأت کرنا اور صفات  
 اہل کی نفی کا قائل ہونا اور قرآن کو مخلوق کہنا سوائے  
 باری تعالیٰ کے مخلوق سے مشابہ ہونے کا قائل ہونا اور صفات

وَالْحَنِيفَةَ وَاحِطًا عَلَى الصَّالِحِينَ وَالْأَحْيَاءِ  
عَنْ طَرَفِ السَّكْفِ الصَّالِحِينَ وَعَلَى ذَلِكَ  
مِنْ أَرْزَامِ الْحَارِثَةِ لَا عَقْدَ أَهْلِ الْحَقِّ  
مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ إِنَّمَا كَانَ مِنْ قِلَّةِ النُّورِ  
وَالْإِقْدَامِ يَتَأَوَّلُ لَهُمُ الْكَافِرَةُ وَالْأَرْزَامِ  
السَّيِّئَةِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَقُّوا الْعُبَارَ  
عَنْهَا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ  
مُنِيرٍ حَمَانَا اللَّهُ وَالْمُسْلِمِينَ أَهْمَجِينَ -  
وَالشُّعْبَةُ الْعَلَانُوتُ الْقَنَاعَةُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُنْ  
وَرِعًا كُنْ عَبْدًا لِلنَّاسِ وَكُنْ قَنِعًا لَكُنْ  
أَشْكُرَ النَّاسِ) فَقَدْ جَعَلَ الْقَنَاعَةُ فَضْلًا  
مَقَامَاتِ الشُّكْرِ وَمَا الشُّكْرُ يَضَعُ الْإِنْمَا  
وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ (الْقَنَاعَةُ  
كَزْ لَا يَنْفَعُ) وَالْقَنَاعَةُ صَدُّ الطَّنْبِ وَ  
الْحَرُصُ وَالشُّرُوعُ عَلَى الدُّنْيَا وَقَدْ تَزَوُّنُ  
أَفْهَامُ الْبَعْضِ فَيُظَنُّونَ أَنَّ الْقَنَاعَةَ  
هِيَ الْبَطَالَةُ وَالْكَسَلُ وَتَرْكُ الْعَمَلِ وَ  
وَهَذَا عَاطِلٌ سَقِيمٌ إِنَّمَا الْقَنَاعَةُ سِرٌّ  
يُسْتَوْدَعُ فِي الْقَلْبِ مَعَ الْعَمَلِ وَالْجِدِّ وَ  
الِإِشْغَالِ يَسْتَعْنِي بِهِ الْمَرْءُ عَنِ غَيْرِ اللَّهِ  
فَقَلْبُهُ يَسْبَبُ ذَلِكَ السِّرَّ شَبَعَانُ وَ  
لِسَانُهُ شَاكِرٌ وَنَفْسُهُ مُطْمَئِنَّةٌ خِلَافًا  
لِمَنْ يَكُونُ مُشْتَتَاتِ الْفِكْرِ مُشْغُولِ الْقَلْبِ  
يَهْلِكُ لِزِيَادَةِ مُتَبَعِ الْهَوَى مُؤَثِّرًا

اعتقاد کرنا صالحین کی شان گھٹانا سلف صالحین  
کی راہ و روش سے علحدگی اختیار کرنا اور ان عقائد  
کے سوا اور قبضے لے کر اعتقادات اہل حق یعنی اہل  
سنت و جماعت کے عقائد حقہ کے برخلاف ہیں ان  
سب کا منشا دیر کی قلت اور جھوٹی تاویلوں اور ضعیف  
راؤں کے سبب شبہات پر جرات کرنا تھا سو بغیر علم اور  
ہدایت اور روشن کتاب کے شبہات میں گھسنے سے اللہ  
نہم ہیں اور تمام مسلمانوں کو قلت و دیر سے بچانے  
تین سو سال شاخ قناعت سے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا  
پر پرہیزگار بنو تمام لوگوں سے زیادہ عبادت کرنیوالے  
ہو جاؤ گے اور قلع بنو سب سے زیادہ شکر کرنیوالے  
ہو جاؤ گے، تو رسول صلی علیہ وسلم نے قناعت کو شکر کے مقامات  
میں سے برتر مقام قرار دیا ہے اور شکر نصف ایمان  
ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم فرماتے ہیں (قناعت ایک خزانہ ہے  
جو کبھی فنا نہیں ہوتا، قناعت ضد ہے دنیا کی لالچ اور  
اور حرص اور آز کی اور یہاں بعض لوگوں کے فہم  
نے لغزش کھا کر یہ گمان کر لیا ہے کہ قناعت سستی  
اور بیکاری اور روزگار کے ترک کر دینے کا نام ہے اور  
حقیقت میں سخت غلطی ہے قناعت تو اس سرکار  
نام ہے جو باوجود کاروبار میں مصروف رہنے کے دل  
میں ودیعت رکھا جاتا ہے ایسی بدولت انسان  
غیر اللہ سے مستغنی اور بے پروا ہوتا ہے اس کا دل اللہ  
ہوتا ہے ایسی زبان شکر گزار ہوتی ہے اس کا نفس  
اطمینان سے رہتا ہے برخلاف اس شخص کے جس کا  
قل زیادہ طلبی کے سبب پرانہ دل مصروف رہتا ہے

لِلدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَالْقَائِمُ بِمَا قَضَى اللَّهُ  
 بِهِ عَلَيْهِ وَقَسَمَهُ لَهُ الَّذِي لَا يَرِيدُ إِلَّا  
 الْحَالَ وَلَا يَسْتَوْقُ إِلَّا لِلطَّيِّبِ مِنَ  
 الْأَزْوَاقِ لَا يَخْتِصُّهُ لِلنَّوْعِ الْإِنْسَانِي  
 أَدِيَّةً وَلَا مَرَرٌ بَلْ كُلُّهُ فِي شُغْلِهِ وَعَمَلِهِ  
 نَفْعُهُ وَالْحَرِيصُ الظَّامِعُ الْغَيْرُ الْقَائِمُ  
 يَتَطَلَّبُ لِرِزْقِهِ مِنْ كُلِّ طَرَفٍ وَيَعْمَلُ  
 الْحِيلَةَ لَا يَسْتَحْصِلُ لِرِزْقِهِ بِكُلِّ وَجْهٍ لَا  
 يَرْفُقُ فِي ذَلِكَ سِوَا الْإِلَهِيَّةِ وَلَا يَسْتَقِي  
 مِنَ النَّاسِ بَلْ رُبَّمَا سَاقَهُ حِرْصُهُ لِحُلْ  
 شَرِّهِمْ وَلِحَصُولِ غَرَضِهِمْ فَيَجْعَلُ عَلَيْهِمُ الْإِلَاحَ  
 النَّفُوسِ وَهَذِهِ النَّوَامِيسُ الشَّرْعِيَّةُ  
 وَتَحْوَصُّ بِأَضْرَارِ الْخَلْقِ يَرِيدُ بِذَلِكَ  
 عَلَى مَا يَرْغَبُ نَفْعَ نَفْسِهِ فَيُشْكِلُ ذَلِكَ لِجُلْ  
 مَعْلُ الْحَيَوَانِ الْمُفْتَزِيسِ وَلَا فَرْقَ بَيْنَهُ  
 وَبَيْنَ الْكَلْبِ لَا كَلْبُ الَّذِي يَجِبُ  
 إِرَاتُهُ فَإِنَّهُ كُلُّهُ فِي شُغْلِهِ وَعَمَلِهِ مَرَرٌ  
 لِلنَّاسِ خَصْصٌ وَكَمَرِي بَيْنَ ظَهْرَانِي  
 الْأُمَمِ مِنْ هَذَا النَّوْعِ أَنَا سَا حَقَّقَهُمْ  
 شَرَّهُمْ وَحَرَصَهُمْ فَأَصْرُو بِأَخْلَقِ وَ  
 هَذِهِ أَرْكَانُ مَنَافِعِ النَّاسِ لَا غَوَاصِيَهُمْ  
 وَلِصْنِدِ أَطْمَاعِهِمْ حَتَّى ضَاقَتْ بِالنَّاسِ  
 سُبُلُ الْمَعِيشَةِ وَكُلُّ يَوْمٍ هُمْ عَلَى تَسْقِ  
 قَيْنِ الظُّهَارِ الْبَدْعِ وَبَيْنَ الْفَتَنِ وَالْحَيْنِ  
 فِي الْأُمَمَةِ وَابْنِ الْقُلُوبِ يَرْفَعُ شَكْوَى

آخرت پر ترجیح دیتا ہے سو خدا کے دیے اور اپنے مقصود پر  
 قناعت کر لیا سو اسے حلال کے کسی چیز کا ارادہ  
 نہیں کرتا اور سو اسے رزق طیب کے اور چیز کا شوق  
 مند نہیں ہوتا اس سے نوع انسانی کے کسی فرد کو ضرر  
 اور دکھ نہیں پہنچتا بلکہ وہ اپنے کاروبار میں رہ کر  
 خلق اللہ کے لیے تمام نفع ہی نفع ہے اور حرص  
 طمع غیر قانع ہر طرف سے زیادتی کا طالب ہوتا  
 اور حصول زیادتی کے لیے ہر قسم کے حیلے کام میں  
 لاتا ہے نہ خدا تعالیٰ کی باز پرس سے ڈرتا ہے نہ  
 لوگوں سے شرم کرتا ہے بسا اوقات حرص اسکو موثر  
 بازی اور حصول مطلب کی خاطر کٹاں کٹاں میں  
 تک پہنچاتی ہے کہ لوگوں کے نفوس اور شریعتوں  
 کے تلف و برباد کرنے پر جرات کر بیٹھتا ہے اور خلق  
 آزادی کے خطرناک سمندر میں گھس پڑتا ہے اور اس  
 کارروائی سے اپنے زعم فاسد میں اپنے نفع کا ارادہ  
 کرتا ہے سو اس شخص کی مثال دندہ حیوان کی طرح  
 ہے اس شخص میں اور سرک والے کتے میں کچھ فرق  
 نہیں جبکہ نیست و نابود کرنا واجب ہے کیونکہ وہ اپنے  
 اپنے تمام کاروبار کے لوگوں کے حق میں محض ضرری  
 ضرر ہے ہم اس امت کے درمیان بہتیرے لوگ دیکھتے  
 ہیں کہ حرص و آرزو نے انہیں بدحواس بنا رکھا ہے  
 سو انہوں نے اپنی ابدوں کے شکار کرنے اور انفرادی  
 کے حاصل کرنے کے لیے خلق اللہ کو شایا اور بیلک کے  
 منافع کے ارکان کو سمار کر دیا یہاں تک لوگوں پر طلب  
 معاش کے رستے تنگ ہو گئے اور وہ ہر دن ایک تنگ

وہ لوگ جو حرص و طمع میں مبتلا ہیں ان کے دل میں اللہ کی تعریف اور اس کی حمد و ثناء کم ہوتی ہے اور ان کی نظر صرف دنیا کی طرف مرکوز رہتی ہے اور ان کو اللہ کی نعمتوں کا شعور کم ہوتا ہے اور ان کی ہمتیں کم ہوتی ہیں اور ان کی دلچسپی صرف دنیا کی طرف مرکوز رہتی ہے اور ان کی ہمتیں کم ہوتی ہیں اور ان کی دلچسپی صرف دنیا کی طرف مرکوز رہتی ہے

السَّوْعِ الْأَدِيمِ مِنْهُمْ إِلَى حَظِيرَةِ قُدْرَةِ  
اللَّهِ تَعَالَى وَهُمْ فِي بَحْوَاحَةِ الْأَمْهَالِ  
يَتَعَمَّوْنَ الْأَمْهَالِ أَهْمَالًا وَأَنْهَمُ لَفْتُونًا  
رَوْسِعُهُمُ الَّذِينَ نَظَمُوا أَيْ مَنَعَلِبِ  
يَتَقَلَّبُونَ) -

وَالشَّعْبَةُ الْكَلْبِيَّةُ وَالتَّلَثُّونُ  
تَضْدِيقُ الْقَلْبِ بِمَا أَفْرَدَ بِهِ اللِّسَانُ  
مِنَ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَسِرُّ ذَلِكَ أَنْ تَسْتَعْرِقَ  
الْإِيمَانُ بِاللَّهِ الْقَلْبَ خَاصَّةً لِجَلَالِ اللَّهِ  
خَاصَّةً لِعَظَمَتِهِ ذَلِيلًا لِسُلْطَانِهِ وَنَدَى  
عَرَفْنَا ذَلِكَ سَيِّئًا أَمَامَ الْأَوْلِيَاءِ  
وَحَكِيمًا مِمَّنْ السَّيِّدُ أَحْمَدُ لِرَفَاعِي الْحُسَيْنِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْبَاءِهِ فَقَالَ لِلتَّوْحِيدِ  
وَجَدَانِ تَعْظِيمِي الْقَلْبَ عِنْدَ عِزِّ الْعَظِيمِ  
وَالْمُسْتَبْنَةِ وَقَالَ يَتَخَنُّ الْقَطْبُ الْجَلِيلُ  
السَّيِّدُ بَهَاءُ الدِّينِ مُحَمَّدٌ مَهْدِي الْأَحْزَمِ  
الصِّيَادِي الرَّفَاعِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحَكْمِ  
الْمَهْدِ وَبِهِ مَا نَصَّهُ التَّوْحِيدُ ظَاهِرًا  
الْبُرْهَانِ رَبِّكَ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ  
وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ  
الْخَبِيرُ احْبَبْ عَنْكَ لَطْفُهُ فَلَا تَكُفْ  
وَتَشْبَهْ مَا لَمْ تَكُنْ تُدْرِكُ فَتَكُنْ بِ  
وَهَذَا لَكَ تَعَبٌ مَا شَبَهْتَ فَاجْعَلْ هَيْبَتَكَ  
فِيكَ قَائِمَةً وَهَمَّتْكَ مِنَ الْوَهْمِ سَائِلَةً  
قَوَايِدَ ذِكْرِهِ بِلسَانِكَ دَائِمَةً وَأَنْتَ

شکایت کا مرفوعہ خطیرۃ القدوس میں پیش کر رہا ہے  
حالانکہ وہ میدانِ مہلت کے بچوں کی طرح دیکھ کر رہے ہیں  
ہیں وہ تو اس مہلت کو فرو گذاشت سمجھے ہوئے ہیں  
اور حقیقت میں وہ آستان و آذر لائش کے شکنجے میں کسے  
جار ہے ہیں (اور ابھی غرقِ غیبِ امن کو معلوم ہو جاوے گا کہ کونسی  
اکتیسویں شاخ اسہ تھالے پر ایمان لانے کا قطر  
جوز باں نے کیا ہے دل سے گرویدہ ہو کر اسے مان  
لینا اور اسکا سر یہ ہے کہ ایمان باللہ تمام دل کو گھیر  
لے درآئیں کہ اللہ جلّال کے سامنے فروتنی کر نیوالا  
ہے اسکی عظمت کے کسے بھٹکنے والا ہے اسکے غلبہ  
وسلطان کے روبرو ذلیل ہونے والا ہے چنانچہ ہر  
اسکا پتہ ہمارے شیخ امام لایا حکیم لاصفیاء رسیدہ حد  
رفاعی حسینی نے دیا اللہ تعالیٰ اُنسے خوشنود ہو اور  
برکت اُنکے ہمسے راضی ہو یسوا انہوں نے فرمایا توحید  
ہے کہ دل میں ایسی تعظیم پائی جائے جو تعظیم اور تشبیہ  
سے نفع ہو ہمارے شیخ قطبِ جلیل سید بہاء الدین  
محمد مہدی آل خرام صیادی رفاعی نے جو حکم مہدی  
میں فرمایا اسکا مضمون یہ ہے کہ توحید کی دلیل نہایت  
کھلی اور روشن ہے خدا تعالیٰ کا ادراک آنکھیں نہیں  
کر سکتیں وہ آنکھوں کا ادراک کرتا ہے اور وہ باریک  
بین ہے باخبر وہ اپنی لطف کے باعث تجھ سے حجاب  
میں ہے سو جبچہ کہ تو ادراک نہیں کر سکتا اسکے لیے  
کوئی کیفیت نہ ثابت کرنے لے کسی چیز سے تشبیہ  
ورنہ تو جھوٹا ہوگا اور اس صورت میں تیری عبادت  
ابخیر کے لیے واقع ہوگی جسکے ساتھ تو اسے تشبیہ کر

نہیں

وقت

جَنَّتَيْنِ مِنَ الْأَمِينِ اسْتَوْدَعَكَ  
 لَطَائِفَ تَعْرِفٍ وَجُودَهَا فَيْكَ وَلَا  
 يُدْرِكُهَا بَصَرُكَ لِتَعْرِفَ سِرَّ لَطِيفِهِ وَتَعْرِفَ  
 ظَلَمَةَ طَبَعَاتٍ وَصَنَعَ حَدَّكَ ذَلَالَةَ لَدُنْكَ  
 عَلَى الثُّرَابِ وَابْتَعَرُ سَيِّدُكَ مِنْ آثَابِ لَدُنْكَ  
 وَقَدْ جَمَعَ كُلُّ قَوْلٍ الْعَارِفِينَ وَالْحَكَمَاءِ  
 وَالصِّدِّيقِينَ وَالْبَلَّغَاءِ الْمُحَقِّقِينَ قَوْلُ  
 سَيِّدِ الْعَالَمِينَ جَنِّبَ اللَّهُ صَادِقِ  
 الْوَعْدِ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَنْصَحُ (تَفَكَّرُوا فِي خَلْقِ اللَّهِ وَلَا تَتَفَكَّرُوا  
 فِي ذَاتِ اللَّهِ) فَهَذَا الْحَدِيثُ الشَّرِيفُ  
 يَأْمُرُ بِالتَّفَكُّرِ فِي آيَاتِهِ وَمَصْنُوعَاتِهِ وَ  
 خَائِفِهِ سُبْحَانَهُ وَيَنْهَى عَنِ التَّفَكُّرِ فِي ذَاتِهِ  
 لَا سَبِيلَ لِمَنْ رَاحَ طَاعَةَ الْحَادِثِ بِالْقَدِيرِ  
 أَلَيْسَتْ بِالْحَيِّ وَالْمُعَدِّ وَمِنْ أَلْوَابِ الْعُجُودِ  
 وَكُلُّ مَا سَوَى اللَّهِ فَخَلْقٌ لَطِيفٌ وَكُشْفٌ  
 كَبِيرٌ أَوْ صَغِيرٌ مَا تَرَى سِرَّ اللَّهِ فِي خَلْقِ الْأَشْيَاءِ  
 فَخَلَقَهَا أَغْرَبَ وَأَعْظَمَ مِنْ غَيْرِهَا مِنْ  
 الْأَجْسَامِ وَالنَّفُوسِ لَا تَهَابُ سَيِّطَةَ لَطِيفِهِ  
 جِدًّا أَوْ هِيَ صَادِرَةٌ عَنْ أَمْرِ سُبْحَانَهُ فَإِذَا  
 تَدَبَّرْتَهَا وَفَهِمْتَهَا لَطِيفًا عَلِمْتَ مَا عَلَيْهَا  
 مِنَ الثَّأْرِ الْحَدِّ رِثَ قَسَمِي عَنِ الْخَالِقِ الْمَوْجِدِ  
 عَنْ سِمَاتِ الْكَادِتَاتِ أَنْ يَكُونَ مِنْ  
 قَبِيلِ الْأَرْوَاحِ وَالْعُقُولِ وَلَشَهْدَةِ عَلَى  
 كُلِّ شَيْءٍ سِوَى الْخَالِقِ بِالْحَدِّ رِثَ وَقَدْ

تو اس والوں میں ہو گا اسنے تیرے اندر بیت سے لطائف  
 جگا اپنے اندر پایا جانے تجھے خوب علوم ہے اور تیری آنکھ  
 انکو نہیں اور اک کر سکتی ایسے ودیعت کھے ہیں کہ تو  
 اسے لطف کے سر کو پہچانے پس تو اپنی طبیعت کی تاریکی  
 کو چھوڑ دے اور اپنے رخسارہ کو خداوند تعالیٰ کے آگے  
 خاکساری کی مٹی پر رکھ دے اور انابت والوں کے  
 طریقہ کی پیروی کر تمام شدہ اور دونوں جہانوں کے سرور  
 خدا کے دوست صادق الوعدانہ والہم کے قول ہے  
 جسکی عبارت یہ ہے وہ خدا کی خلقت میں غور و فکر کرو اور  
 اسکی ذات میں تفکر کرو تمام عارفین و مشہدانین  
 و صدیقین اور اہل بلاغت محققین اقوال کے مضمون  
 کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے یہ حدیث شریف نعمائے  
 ربانی و مصنوعات و مخلوقات سبحانی میں تفکر کرنے کا  
 حکم کرتی ہے اور اسکی ذات میں سوچنے سے منع کرتی  
 ہے کیونکہ حادث کا قدیم اور مردہ کا زندہ پر اور معدوم  
 کا واجب الوجود پر احاطہ کرنا محال ہے جو چیز خدا  
 کے سوا ہے سب مخلوق ہے لطیف یا کثیف بڑی  
 ہو یا چھوٹی کیا تو نے ارواح کی پیدائش کی سرشت بھی  
 غور نہیں کی انکی پیدائش اپنے غیر کی نسبت خواہ جسم  
 ہوں خواہ نفوس مجیبہ اور زیادہ شاندار ہے کیونکہ  
 وہ بسیط اور نہایت لطیف ہیں تاہم وہ اللہ تعالیٰ  
 کے امر سے صادر ہوئے ہیں سو جب تو انہیں غور کرے گا  
 اور ان کی لطافت کو سمجھ لے گا تو جو اپنے آثار حدود  
 میں وہ تجھے صاف معلوم ہو جائیگے اسوقت تو خالق  
 سبحانہ سے جو حادثات کے نشانات سے متاثر ہو پاکتے

جسے برکات الہی دیا ہے  
 کی انکی پیدائش اپنے غیر کی نسبت خواہ جسم ہوں خواہ نفوس مجیبہ اور زیادہ شاندار ہے کیونکہ وہ بسیط اور نہایت لطیف ہیں تاہم وہ اللہ تعالیٰ کے امر سے صادر ہوئے ہیں سو جب تو انہیں غور کرے گا اور ان کی لطافت کو سمجھ لے گا تو جو اپنے آثار حدود میں وہ تجھے صاف معلوم ہو جائیگے اسوقت تو خالق سبحانہ سے جو حادثات کے نشانات سے متاثر ہو پاکتے

صَلَّ خَلْقٌ كَثِيرٌ فِي الْأَرْوَاحِ وَالنَّفُوسِ  
فَقَالُوا بَقْدَمًا وَأُخْرُونَ قَالُوا بَقْدَمًا  
أَكُلْ جَسَدًا أَكَانَ أَوْ غَيْرَهُ حَتَّى عَصَل  
بَعْضُهُمْ وَالْعِبَادُ لِلَّهِ تَعَالَى وَقَالَ بَقْدَمًا  
الضَّالِّينَ وَكُلٌّ ذَلِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْبَحْلِ وَ  
عَدَمِ صَحَّةِ النَّظَرِ إِذَا الْوَاجِبُ الْوُجُودِ  
مَوْجُودٌ وَلَكِنْ لَيْسَ كَشَيْءٍ مِنَ الْمَوْجُودِ  
وَلَا ذَاتُهُ كَالذَّوَاتِ وَقَدْ مُمَّ سُبْحَانَهُ  
لَا يَحْتَاجُ إِلَى دَلِيلٍ وَمَعَ ذَلِكَ قَالَ دَلِيلُ  
قَوْلِهِ سُبْحَانَهُ (هُوَ الْأَوَّلُ) وَمِنْ الْعَقْلِ  
اسْتِحْصَالُ السُّسُلِ وَإِذَا بَطَلَ السُّسُلُ  
تَبَيَّنَ الْقَدَمُ لِلْوَحْدِ الْقَدِيمِ وَدَلِيلُ الْبَقْدَمِ  
قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ رَكْعٌ مِنْ عِلْمِهِمَا فَإِنْ وَبَقِيَ  
وَجْهٌ رَيْكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ) وَدَلِيلُهُ  
مِنْ الْعَقْلِ مَا تَبَيَّنَ قَدَمُهُ اسْتِحْصَالُ عَدَمِهِ  
وَدَلِيلُهُ هُنَا الْفَتْنَةُ جَلَّتْ قُدْرَتُهُ لِلْأَشْيَاءِ  
وَأَنَّهُ لَيْسَ بِجَوْهَرٍ وَلَا جَنِيمٍ وَلَا عَرَضٍ  
فِيهِ الْعَقْلُ قَوْلُهُ تَعَالَى (لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ)  
وَالْأَشْيَاءُ لَا تَخْلُقُ عَنْ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ  
أَشْيَاءَ أَعْنَى الْجِسْمِ وَالْجَوْهَرِ وَالْعَرَضِ  
وَالدَّلِيلُ مِنَ الْعَقْلِ أَنَّ الْجَوْهَرَ هُوَ  
الْمَوْضُوعُ فِي الْحَيْزِ الْمَخْصُورِ فِيهِ فَقَدْ  
ظَهَرَ أَنَّ فِيهِ صُورَةَ الْوَضْعِ فِي حَيْزِهِ  
يَسْكُونُهُ وَالسَّكُونُ عَرَضٌ حَالٌ مُعَا  
يَجْدُ فِيهِ فِي الْحَيْزِ بَعْدَ الْحَوَاكِي الَّتِي

ارواح اور عقول کی نسبت بہت ہی خلقت گمراہ ہو گئی  
ہے کہ انکو قدیم مان لیا اور دوسرے فریق تمام عالم کے  
قدم کے قائل ہو گئے خواہ جسم ہو یا غیر جسم یہاں تک کہ بعض  
(بجنت) معطل ہو کر نفی خالق تعالیٰ کے قائل ہو گئے اور یہ سب کچھ  
جہالت کی تیار کی اور نادستی نظر و فکر کا نتیجہ ہے ایسے  
کہ حقیقۃ الامر یہ ہے کہ واجب الوجود موجود ہے لیکن موجود  
میں سے کسی چیز کی شکل نہیں اور نہ اس کی ذات اور  
ذات تو کی طرح ہے اور اس پاک و منورہ کا قدیم ہونا کسی دلیل  
کا محتاج تو نہیں تاہم اس عالم کی نقلی، دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ  
قول ہے (وہ سب سے پہلا ہے) اور عقلی دلیل تسلسل کا  
محال ہونا ہے جس تسلسل ہل ہو گیا تو ایک ذات قدیم  
کے لیے قدم ثابت ہو گیا اور بقا کی نقلی، دلیل اللہ تعالیٰ  
کا یہ قول ہے (جو کچھ روئی زمین ہے سب فانی ہے  
اور میرے رب صاحب جلال و اکرام کی ذات باقی رہیگی)  
اور عقلی دلیل یہ ہے کہ جس چیز کی قدرت ثابت ہو  
جائے اس کا عدم محال ہوتا ہے اور عقلی دلیل اس امر کا  
کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمام شیا سے مبائن و مخالف ہے  
نہ وہ جو ہر ہے نہ جسم نہ عرض خدا تعالیٰ کا یہ فرمان ہے  
(کوئی چیز اس کی شکل نہیں ہے) اور تمام شیا ان تین  
قسم سے خالی نہیں ہوتیں یعنی جسم جو ہر عرض اور اس  
مدعا کی عقلی دلیل یہ ہے کہ جو ہر موضوع یعنی قائم بالذات  
چیز کا نام ہے جو چیز کے اندر اس میں محصور ہے  
پس موضوع ہونے کی صورت اس میں چیز کے اندر سے  
سکون کی وجہ سے ظاہر ہوئی ہے اور سکون عرض ہے  
جو چیز میں اس کے حادث ہونے پر اس میں حلول کر گئی ہے اگر بعد







مُنْزَعَةً عَنْ كُلِّ ذَلِكِ رَقْلٌ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ  
اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ  
لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ -

وَالشَّعْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْغَلَاظُونَ الْإِيمَانُ  
بِالصِّفَاتِ وَالْأَسْمَاءِ وَهِيَ شَعْبَةُ الْأَبَدِ  
مِنَ التَّصْدِيقِ بِهَا فَإِنَّ عِلْمَ التَّصْدِيقِ  
بِهَا يُؤَدِّي إِلَى تَكُونِ يَبِ الْكِتَابِ الْغَرِيزِ  
وَأَخْبَارِ الصَّادِقِ الْمُصَدِّقِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَثَبَتَ لِنَفْسِهِ  
فِي كِتَابِهِ الْكَرِيمِ صِفَةَ الْكَلَامِ وَالْعِلْمِ  
وَالرَّحْمَةِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْقُرْآنِ وَ  
الْحُدُوثِ وَأَهْلُ السُّنَّةِ وَعُلَمَاءُ الصَّحَابَةِ  
وَأَيُّمَةُ الْمَذَاهِبِ وَالتَّكَلِّمُونَ كُلُّهُمْ  
أَثَبُوا لَنَا ذَلِكِ وَتَقَوُّوا إِلَيْنَا أَخْبَارَ الصِّفَةِ  
وَنَطَقُوا بِهَا فَتَكُنْ يَهُوَ يَسْتَكْرِمُ هَذَا  
الشَّرِيعَةَ وَالْعِبَادُ بِاللَّهِ وَهُنَا سِرُّهُ  
أَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ أَحْسَنَ لِلْمُخَلَّوْفِ بِالسَّعَةِ  
الْمُقَيَّدِ وَالْحَيَاةِ الْمُقَيَّدَةِ وَالْبَصَرِ الْمُقَيَّدِ  
وَالْكَلَامِ الْمُقَيَّدِ وَأَمْثَالُ ذَلِكَ مِنَ الصِّفَةِ  
الْمُقَيَّدَةِ يُسْتَكِلُ بِهَا عَلَى سَمْعِ بَارِيهِ  
الْمَطْلُوقِ وَبَصَرِهِ الْمُطْلَقِ وَكَلَامِهِ الْمُطْلَقِ  
وَحَيَاتِهِ الْمُطْلَقَةِ وَسَائِرِ صِفَاتِهِ الْمُقَدَّسَةِ  
الْمُطْلَقَةِ قَا سَمَاءَ وَشَيْخَانَهُ وَصِفَاتُهُ كُلُّهَا  
قَدْ نِيَمَةُ بِقَدَمِهِ تَعَالَى لَا يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ  
شَيْءٌ مِنْهَا مُحَدَّثٌ وَمِنْ هَذَا الْأَنْزِمِ

ان سب باتوں سے پاک اور برتر ہے کہ وہ اس کے  
سب سے نیاز سے نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ ہی وہ  
کسی سے جنا گیا ہے اور نہ کوئی اس کے میل جوڑ کا

بتیسویں شاخ خدا تعالیٰ کی صفتوں اور  
ناموں پر ایمان لانا ہے یہ ایک ایسی شاخ ہے جسکی  
تصدیق نہایت ضروری ہے کیونکہ اسکی تصدیق  
ذکرنا کتاب الہی اور احادیث رسالت پناہی کی  
تکذیب کا موجب ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن  
کریم میں اپنے لیے صفت کلام و علم و رحمت و  
صفت سمع و بصر ثابت کی ہے اور قرآن وحدیث  
اور اہلسنت اور علماء صحابہ اور ائمہ مذاہب اور  
علمائے کلین سب نے ان صفات کو ثابت کیا ہے  
اور احادیث صفات کو ہمارے پاس نقل کیا ہے  
اور انہیں بیان کیا ہے تو ان کے جملانے سے معاذ اللہ  
شریعت کا ہدم اور سمار کرنا لازم آتا ہے یہاں  
ایک راز ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے سمع  
بصر حیاۃ کلام وغیرہ مقیدہ صفات عطا کر کے مخلوق  
پر احسان کیا ہے تو ان مقیدہ صفات سے خالق  
سبحانہ کی سمع بصر کلام حیات وغیرہ مطلقہ صفات  
مقدسہ کا پتہ چلتا ہے خداوند جل جلالہ کے تمام

اسما اور صفات بھی قدیم اس  
کی ذات کے ساتھ ہمیشہ قدم پر  
جائز نہیں کہ انہیں سے کسی کو  
محدث و نوید کہا جاسکے اور  
اس تعدد و قدم کا قائل ہونا

الْقَوْلُ يَتَعَدُّ الْقَدَمَ بِكُلِّ صِفَاتِهِ وَ  
 أَسْمَائِهِ بِحُجَّتِهِ قَائِمَةٍ بِهِ قَدِيمَةٍ يُقَدِّمُ  
 وَالْيَتَدَبَّرُ فَإِنَّ أَسْمَاءَهُ بِحُجَّتِهِ تَقْسِمُهُ إِلَى  
 ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ قَسَمٌ يَدُلُّ عَلَى لَذَاتِ الشَّيْءِ  
 وَمَوْجُودٍ وَمَنْ كَوْنٍ وَمَا كَانَ مِثْلَ هَذَا  
 فَهُوَ يَدُلُّ عَلَى الْمُسَمَّى لِنَفْسِهِ وَقَسَمٌ يَدُلُّ  
 عَلَى ذَاتٍ وَصِفَاتِ ذَاتِ كَالْحَيِّ وَالْعَالِمِ  
 وَالْقَادِرِ وَالسَّمِيعِ وَالْبَصِيرِ فَهَذَا يَدُلُّ  
 عَلَى ذَاتٍ وَصِفَةِ ذَاتٍ وَهِيَ الْحَيَوَةُ  
 وَالْعِلْمُ وَالْقُدْرَةُ وَغَيْرُ ذَلِكَ وَقَسَمٌ  
 يَدُلُّ عَلَى ذَاتٍ وَصِفَةِ فِعْلٍ كَالْمَبِيتِ  
 وَالْحَالِقِ وَالرَّازِقِ فَالْمَبِيتُ هُوَ اللَّهُ  
 بِحُجَّتِهِ وَالصِّفَةُ هِيَ الْمَوْتُ وَالْإِمَاتَةُ  
 وَهِيَ فِعْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي صِفَةٍ  
 فِعْلٍ لَا يَرْجِعُ إِلَى لَذَاتٍ مِنْهَا شَيْءٌ وَلَوْ  
 جَا زَ ذَلِكَ لَكَ عَلَى أَنَّ الْخَلْقَ وَالْمَوْتَ  
 وَكُلَّ صِفَةٍ فِعْلٍ قَائِمٌ كُلُّهَا بِذَاتِ الْبَاءِ  
 بِسُجْدَةِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مُلَوَّحَةً عَنْ  
 كُلِّ ذَلِكَ فَعَلَى هَذَا وَجِبَ عَلَيْنَا الْإِيمَانُ  
 بِصِفَاتِهِ وَأَسْمَائِهِ الَّتِي أَنْتَبَهَ لِنَفْسِهِ  
 وَشَهِدَ بِهَا الْعَقْلُ وَالذِّلِيلُ وَحَسَبْنَا  
 اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ -

وَالشَّعْبَةُ الثَّلَاثَةُ وَالثَّلَاثُونَ  
 الْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ وَالْقَضَايَا الْجَارِيَةِ  
 عَلَى الْخَلْقِ فَإِنَّ الْقَدَرَ فِعْلُ اللَّهِ يَتَصَوَّرُ

لازم نہیں آتا بلکہ اس پاک ذات کے تمام اسم و صفات  
 اسکے قدم کے ساتھ قدیم ہیں اسکو خوب پہچ لینا  
 چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اسمائین قسموں  
 میں منقسم ہیں ایک قسم وہ جو ذات پر دلالت کرتے ہیں  
 جیسے شی موجودہ کو اور جو نام اس قسم کے ہوں  
 وہ خود ذات ہی پر دلالت کریں گے دوسری قسم وہ  
 جو ذات اور صفات ذات پر دلالت کرتے ہیں جیسے  
 زندہ عالم قادر سمیع بصیر تفسیری قسم وہ ہے جو  
 ذات اور صفت فعل پر دلالت کرتے ہیں جیسے رہنے  
 والا پیدا کرنے والا رزق دینے والا سوار کرنے  
 والا وہ خدا سبحانہ و تعالیٰ ہے اور صفت موت  
 اور مارتا ہے اور یہ خداوند تعالیٰ کا کام ہے سو  
 وہ ایک فعل کی صفت ہے ذات کی طرف اسکا رجوع  
 نہیں اگر یہ جائز ہو جاتا تو اس بات پر دلالت کرتا  
 کہ خلق اور موت اور ہر صفت فعلیہ سب کے سب خداوند  
 تعالیٰ کی ذات سے قائم ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ  
 ان سب سے پاک اور منزہ ہے تو بنا پر اسکے ہمسر  
 ..... اللہ تعالیٰ کی ان تمام صفات اور اسماء پر ایمان

واجب ہے جنہیں خداوند تعالیٰ نے اپنی ہیے ثابت  
 کیا ہے اور عقل اور دلیل نے انکی شہادت دی ہے  
 اور کافی ہے ہم کو اللہ  
 اور وہ اچھا کارساز ہے

تینتیسویں شاخ تقدیر اور قضا جو خلق اللہ  
 جاری ہو رہی ہیں انکے ساتھ ایمان لانا کیونکہ تقدیر  
 اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جسکے ساتھ وہ اپنی

بِهِ فِي خَلْقِهِ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ  
 وَفِي حَبِيبٍ حَدِيثُ النَّبِيِّ قَرِيبٌ  
 يُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ حَيْرَةً وَتَحِيرَةً  
 قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَالَّذِي  
 يُخْلَعُ بِهِ ابْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ مِثْلُ  
 أَحَدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا  
 قَبِلَ اللَّهُ مِنْهُ مَعْنَى يُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ قَرِيبٌ  
 حَدِيثُ بَيْتِ لَيْلٍ أَمْرٌ عَجُوبٌ وَنَحْوُهُ هَذَا أَمْرٌ  
 الَّذِي يَقُولُونَ لَا قَدَرٌ وَذَلِكَ لَا يَكُونُ  
 يُحْكَمُ فِيهِ قُدْرَةُ الْخَالِقِ وَقُوَّةُ سُلْطَانِهِ  
 فِي الْخَلْقِ وَمَا ذَلِكَ إِلَّا مِنْ غَفْلَتِهِمْ  
 فِي الْوَقْتِ وَالْأَلَا تَتَفَكَّرُونَ أَرَأَيْتُمْ  
 مِنْ عَالَمِ الْغَيْبِ إِلَى عَالَمِ الشَّهَادَةِ  
 عَلَيْهِمْ مِنْهُمْ وَلَا رَأْيَ وَلَا كِبْرَ لَهُمْ وَلَا غِنًى  
 وَأَصْعَادُهُمْ مِنْ قُرْبَتِهِ الطُّفُولُ لَيْسَ إِلَى قُرْبَتِهِ  
 الشَّيْءُ خَلَقَهُ ثُمَّ أَرْجَعَهُمْ مِنْ مَّزِيدٍ  
 الْوُجُودِ إِلَى مَازِلَةٍ الْعَدَمِ وَلِقَامَةٍ  
 أَسْرَارِ الْقَدَرِ حَالِ حَيَاتِهِمْ فِيهِمْ فِي  
 كُلِّ حَالٍ مِنْ أَمْوَالِهِمْ حَتَّى فِي خَوَاطِرِهِمْ  
 وَفِي أَمْرِهِمْ وَفِعْوِهِمْ وَتَوَكُّلِهِمْ وَفِي قَلْبِهِمْ  
 وَأَذْرُكَوْا سِرَّ ذَلِكَ وَسَرَّيَا لَهُ فِيهِمْ  
 لَا مَسْأَلَةَ الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ جَلَالًا  
 لِعَظَمَةِ سُلْطَانِ الْمُقَدَّرِ الَّذِي هُوَ عَلَى  
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَإِنَّ الْأَسْتَطَاعَةَ وَالْ  
 الْقُوَّةَ الْمَنْسُوبَةَ إِلَى النَّفْسِ وَالْ

مخلوق میں تصرف کرتا ہے اور اسی کی لیے حکم اور اسی کی طرف  
 مذکور ہو چکی ہے صفت ایمان میں وارد ہے اور دیکھو تو  
 ایمان لاوے تمام بھلائی اور برائی کے مقدر ہونیکا  
 ابن عمرؓ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کی ابن عمرؓ  
 قسم کھاتا ہے تم میں سے کسی کے پاس احد پہاڑ کے برابر  
 سونا ہو اور وہ اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دے  
 تو جتنا کہہ قدر پر ایمان نہ رکھتا ہو خدا تعالیٰ اس سے  
 کبھی قبول نہیں کرے گا ایک اور حدیث میں ہے ہر امت  
 کے لیے محسوس ہوتے ہیں اور اس امت کے محسوس وہ  
 لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور اگر  
 یہ ہے کہ وہ خالق سبحانہ کی قدرت اور خلق پر مکی  
 قوت اور غلبہ کا انکار کرتے ہیں اور اس کا منشا کوئی اور  
 چیز نہیں مگر ان کی غفلت اور وقت میں انکا تہہ نہ ہونا  
 ورنہ اگر وہ عالم غیب سے اپنے علم و رای اور عزم و  
 ارادہ کے سوا عالم شہود میں آنے کو سوچتے اور درجہ  
 طفولیت سے مرتبہ شجاعت کی طرف ترقی کرنے میں  
 اور پھر منزل وجود سے سرے عدم کی طرف پھیر کے  
 جانے میں اور اپنی زندگی کے حالات میں سے ہر  
 حال پہانک کہ اپنے دل کے خیالات نشست برستا  
 خواب و بیداری کی حالت میں اپنے اندر اس قدر  
 کے قائم رہنے میں غور و تفکر کرتے اور اپنے اس  
 راز کا اور اپنے اندر اس کے سرایت کرنے کا اور ان کے  
 تو تقدیر کرنے والے جو ہر چیز پر قادر ہے اس کے سلطان  
 کی عظمت و جلال کو دیکھ کر تقدیر پر پورا پورا ایمان  
 لے آتے کیونکہ اکتساب حرکات و سکنات پر طاقت

الْأَوَّاحِ عَلَى كُنُشَابِ الْحَرَكَاتِ الشَّكَنَاءِ  
 لَمْ تَمَّا صَافَتْهَا إِلَى الْخَلْقِ حَازُوا الدِّنَى  
 أَعْطَاهَا فِي الْحَقِيقَةِ هُوَ اللَّهُ يُعْطِي الْقُوَّةَ  
 وَلَا سَيْطَاعَةً وَلَا خَلْقَهَا وَيَخْلُقُ الْمَقْدُورَ  
 بِاللَّيْلِ تَعْرِ عَلَيْهِ الْقُدْرَةُ وَالْقُوَّةُ فِي  
 الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ سَوَاءٌ كَانَ الْمَقْدُورُ  
 ضَلَالًا لِلَّهِ أَوْ نَظَرًا لِلْعُقُولِ أَوْ غَيْرَ  
 ذَلِكَ وَفِي كَلَامِ الْأَمَامِ الرَّقَا عَنِ رَضِيِّ اللَّهِ  
 عَنْهُ قَالَ قَوْمٌ صَادَفَتْ الْأَسْبَابُ فَظَنُّوا  
 الْحَوَادِثُ فَقُلْ لَهُمْ هَذَا هُوَ الْقَدَرُ لَوْ  
 كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ وَأَعْمَالُ الْعِبَادِ اخْتِيَارِيَّةٌ  
 وَأَصْطِرَارِيَّةٌ فَلَا اخْتِيَارِيَّةَ تَحْتَ نَفْوِ  
 الْإِرَادَةِ الْجُزْئِيَّةِ الَّتِي وَهَبَهَا لِلْخَلْقِ  
 خَالِقُهُمْ فَهُمْ عَنْهَا مَسْئُولُونَ وَمُتَابِعُونَ  
 أَوْ مُعَاقِبُونَ وَعَنِ الْأَصْطِرَارِيَّاتِ غَيْرُ  
 مَسْئُولِينَ وَأَحْكَمُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -  
 وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالشَّلَاكُوتُ  
 الْإِيمَانُ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ بِالْقَلْبِ  
 جَزْمًا وَاعْتِقَادًا حَيْثُ مَا نَاخَلَ صَاحِبًا  
 فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ الْإِيمَانَ بِه  
 إِلَّا مَقَرُّوْنَا بِالْإِيمَانِ بِالرُّسُلِ وَالْخَالِفِ  
 فِي هَذَا يَكْفُرُ وَالْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَلَوْلَا الرُّسُلُ  
 لَبَقِيَّتِ الْعُقُولُ فِي غَمٍّ وَكُلُّ عَقْلٍ لَمْ يَسْمَعْ  
 الرُّسُلَ فَكَوْنِي غَمٍّ الشُّكُوكُ وَالْأَوْهَامُ حَاوِ  
 يَهُومٌ وَيَقَعُ فِي هَمٍّ أَوْ خَطَاةٍ وَشُرْكٍ

اور قوت رکھنا جو نفوس وارواح کی طرف منسوب  
 ہے اس کی نسبت خلقت کی طرف مجازی ہے حقیقت  
 میں دینے والا انکا خدا ہے جو قوت اور طاقت عطا  
 کرتا ہے اور اس قوت کو پیدا کرتا ہے اور مقدر کو بھی  
 ملکوت اور جبروت میں جس کیفیت سے اس قدر  
 کا وقوع ہوتا ہے پیدا کرتا ہے خواہ مقدر نفوس کا  
 کام ہو خواہ عقول کا خیال ہو یا اسکے سوا تمام فاعلی  
 کلام میں ہے ایک قوم دشمنیں قدر کا خیال ہے کہ اسباب  
 کے توسط سے حوادث و کائنات کا ظہور ہوا تو ان  
 سے کہہ دیں تو قدر ہے بشرطیکہ ہم میں عقل ہو دیکھو  
 سوچو اور بندہ کے افعال بعض اختیاری ہیں  
 بعض اضطراری۔ پھر اختیاری اس ارادہ جزئی  
 کے نفوذ کے تحت میں ہیں جو خالق نے خلقت کو عطا  
 کیا ہے ہندو ایسے کاموں کی بابت سوال کیے جائے  
 گے اور نیکی کی صورت میں، ثواب اور بدی کی صورت  
 میں عذاب دیے جائیں گے اور اضطراری کاموں  
 جو تیسکوں شاخ انبیاء اور مرسلین کو دل سے  
 پختہ یقین اور صحیح عقیدہ تندی۔ اور خالص کان  
 کے ساتھ ماننا ہے ایسے کہ اللہ تعالیٰ ایمان باللہ کو  
 اسی صورت میں قبول کرتا ہے جب ایمان بالارسل  
 کے ساتھ ملتا ہوا اور اس میں خلل نہ ہو تو  
 معاذ اللہ کا فر ہو جاتا ہے اگر رسول نہ ہو تو  
 تمام عقول نایمانی میں رہتے اور جس عقل پر رسول کی  
 اتباع نہیں کی وہ شکوک اور اوہام کی تالیفی میں  
 حیران دم واپس آتا ہے خطا اور شک کے بیانوں پر

نہی اور انکار کے لیے جو تمام جانوں کا درکار ہے

نہی اور انکار کے لیے جو تمام جانوں کا درکار ہے

يُؤْتِي وَحْيَهُ كَمْ يَكُنْ عَنِ الْمُرْسَلِينَ  
عَنِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ غَنَى وَجَبَ  
فَتَبَيَّنَ عَنْ غَيْرِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ حَقُّ الْمَعْرِفَةِ  
وَهُمْ سَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ مَنْ  
بَشَّرَ عَرَفُوا بِالْمُعْجَزَاتِ الَّتِي آعْجَزُوا بِهَا  
الْخَلْقَ وَكُنَّا أَنْوَإِ مَا لَيْسَ فِي طَاقَةِ  
الْبَشَرِ الْإِثْنَانِ بِمِثْلِهِ وَهُمْ مِنَ الْبَشَرِ  
عَلِمَ أَنَّ ذَلِكَ الْمُعْجَزَةُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَهُمْ  
رُئِيَ اللَّهُ إِلَى خَلْقِ اللَّهِ فَوَجَبَ الْإِيمَانُ  
بِهِمْ وَمَعْرِفَةُ الْمُعْجَزَةِ لِعَتَبَرٍ بِأَكْرَمِ  
الْأَوَّلِ صَلَاحِ الرَّسُولِ فِي نَفْسِهِ وَفَضْلِهِ  
عَلَى غَيْرِهِ وَعَمَمَتُهُ مِنَ الْكِبَرِ بِمَا لَمْ يَكُنْ  
وَالثَّانِي الْخُذِّي بِالْمُعْجَزَةِ وَإِعَاوَةُ أَدَّ  
الْخَلْقَ عَلَى كَثَرَتِهِمْ وَمَعَارِفَتِهِمْ وَعُلُومِهِمْ  
الَّتِي أَتَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ يَأْتُوا بِمِثْلِ مَا هُوَ  
يَأْتِي بِهِ وَذَلِكَ يُؤَقِّفُ الْخَلْقَ الْخُذِّي الْخُذِّي  
عَنِ الْإِثْنَانِ بِمِثْلِ مُعْجَزَةِ الرَّسُولِ  
فَلَوْلَاكَ وَجَبَ إِتِّبَاعُهُ وَحَرَمَتْ  
مَعْصِيَتُهُ وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْمُعْجَزَةِ وَ  
السَّحَرِ أَفْرَاقُ الْأَوَّلِ أَنَّ السَّحَرَ لَا يَنْظُرُ  
إِلَّا عَلَى يَدِ رَجُلٍ فَاسِدٍ وَالثَّانِي أَنَّهُ  
يَتَوَصَّلُ إِلَيْهِ بِالْعِلْمِ وَيَبْطُلُ عَنْهُ  
ظُهُورُ الْحَقِّ عَلَيْهِ وَلَا يَنْفَعُ لَأَنَّهُ يَحْمِلُ  
وَالْخِيَالُ يَبْطُلُ إِذَا تَظَهَّرَ عَلَيْهِ الْحَقِيقَةُ  
وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْكِرَامَةِ وَالسَّحَرِ وَبَيْنَهُمَا

رہتا ہے اور اب چونکہ رسولوں کے بغیر چارہ نہیں ہے  
یہ انکا انکے غیر سے امتیاز کرنا اور انہیں پورے  
طور پر پہچاننا واجب ہے اور رسول انہیں کیطرن  
سے درود اور سلام ہو انسان ہی ہوتے ہیں معجزہ  
کیوجہ سے پہچانے جاتے ہیں جنگی بدولت اور خلقت  
کو انہوں نے عاجز کر دیا اور جب رسولوں نے ایسے کام  
کروکھائے بن کی شل کا کرنا طاقت بشری سے باہر  
ہے حالانکہ وہ خود بشر ہیں معلوم ہو گیا کہ پیغمبر  
کام خدا تعالیٰ کیطرن سے ہے اور وہ خلقت کیطرن  
الہی کے لیے کیجھے ہوئے ہیں سو انہیں ایمان لانا  
واجب ہے اور معجزہ کی معرفت دوام پذیر ہے  
اول نبی کا ذاتہ صالح ہونا نیکی میں اپنے سوا اور  
لوگوں سے بڑھا ہوا ہونا بھٹا اور دوسرے گناہوں  
سے پاک اور معصوم ہونا دوسرے معجزے کے ساتھ رہنا  
مخالفین کو چیلنج دینا اور دعویٰ کے ساتھ اعلان کرنا  
کہ تمام خلقت باوجود اپنی کثرت اور وسعت معلوم  
اور قابلیت علمی کے خیرہ حادی ہیں اس کام کی  
شل جو انہوں نے کر دیکھا یا کر گز نہیں کر سکتے اور نبی  
رسول کے معجزہ کی شل کے لانے سے خلق اللہ معجزہ  
ہو کہ کتنی ہے ایسے پیغمبر کی اتباع واجب اور  
اسی نافرمانی حرام ہے معجزہ اور جادو میں دلچ  
سے فرق ہے پہلے یہ کہ جادو ہمیشہ کے تیرکار  
انسان کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے دوسرے یہ کہ کھینے  
اور مہارت پیدا کر کے جادو پر دسترس حاصل ہوتی  
ہے اور حتیٰ کے غلبہ کے وقت باطل اور ناپدید ہو جاتا

ہے کہ وہ نہ نظر بند ہوتا ہے اور حقیقت کے ظہور کے وقت خیال کا قیامت و نابود ہو جاتا لازمی اور ضروری امر ہے لیکن فرق کرنا است اور سحر اور سحر کی طرز

وَبَيْنَ الْمُحْزَنَةِ الْأُولَىٰ أَنْ الْكَرَامَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا عَلَىٰ يَدِ وَلِيٍّ وَلَا تَظْهَرُ عَلَىٰ يَدِ عَدُوٍّ وَالثَّانِي أَنَّ الْوَلِيَّ مَقْرَّبٌ بَانَ كَرَامَتُهُ بَرَكَةٌ مِّنْ بَعْضِ الْيَتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الَّذِي اتَّبَعَهُ وَاسْتَنْ يَسْتَنِيهِ وَآمَنَ بِهِ وَلَوْ ادَّعَىٰ لِاسْتِقْلَالِ الْكَرَامَةِ يَكْدَبُ وَتَبْطُلُ كَرَامَتُهُ وَلَوْ ادَّعَىٰ الشُّوْهُ يَرُدُّ فَاسْقَا تَعَضُّوْا عَلَيْهِ وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ مَرَايَا الْأَنْبِيَاءِ وَفَضَّلَهُمْ بِخَاتَمِهِ الْمُصْطَفَى الْأَعْظَمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُبُّ لَا يَمَانُ بِخَاتَمِيهِ لِلْأَنْبِيَاءِ وَأَنَّهُ أَفْضَلُهُمْ وَكَلَّمَ أَحْوَاؤَهُمْ فَجَعَلَهُمْ هَاجِرًا لَهُمْ جَمِيعًا أَيْمَانًا وَنَعَصَهُمْ وَانْتَقَا صَدَمَهُمْ كُفْرًا وَلَمَّا كَانَتْ الْحَيْبَةُ الْأَعْظَمُ بَيْنَنَا الْأَكْرَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفَرَهُمْ حِكْمَةً وَأَرْحَحَهُمْ عَقْلًا وَأَنْفَعَهُمْ مَّتَمَّاجًا وَأَكْمَلَهُمْ حُجَّةً وَأَوْضَحَهُمْ حُجَّةً وَشَرَعَهُ الشَّرْعَ الْحَقَّ بِجَمِيعِ شَرَائِعِهِمْ وَطَرِيقَهُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ عَلَىٰ كُلِّ مَقَاصِدِهِمُ الظَّاهِرَةِ وَمَنَافِعِهِمْ وَقَدْ أَتَىٰ بِخَيْرِي الْمَعَاشِ وَالْمَعَادِ وَلَمْ يُعَادِرْ مِنْ مُنْفَعَةِ الْمَخْلُوقِينَ إِلَّا صَغِيرَةً وَلَا كَيْفَ تَرَىٰ إِلَّا وَاسْتَلَّ عَلَيْهَا شَرْعُهُ الظَّاهِرُ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرُ فَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُبَارَكُ تَارِيخًا

معجزہ میں سوا اول تو اس طرح ہے کہ کرامت ہمیشہ ولی خدا کے دوست کے ہاتھ پر ظہور پذیر ہوتی ہے کسی خدا کے دشمن کے ہاتھ پر ظاہر نہیں ہوتی دوسرے یہ کہ ولی اس بات کا مقرر ہوتا ہے کہ اسکی کرامت کسی ہی صلہ کی برکت سے ہے جس کا وہ تابع ہے اور ہر کے طریقے کا پیرو ہے اور جس پر ایمان لایا ہے اور اگر باستقلال رہا تو سب ٹہری کرامت کا دعویٰ کرے تو خدا کی طرف سے جھٹلایا جاوے اور اگر کی کرامت باطل ہو جاوے اور اگر خدا انجو استہ خود نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے تو کہاں کا ولی الٹا فاسق اور مورد غضب الہی ہو جائے خدا نے تمام نبیوں خویاں اور فضیلتیں خاتم الانبیاء ہمارے ہی و سر اور حضرت محمد مصطفیٰ صلعم میں جمع کر دی ہیں لہذا آپ کے خاتم الانبیاء افضل الکرل ہونے پر ایمان لانا واجب ہے سب انبیاء نبوت میں آپ کے بجائی ہیں ان سب کی محبت اور ادب اور تعظیم یا ان ہے اور انکا بغض اور شان گھٹانا کفر ہے چونکہ حبیب اعظم ہمارے رسول اکرم صلعم تمام نبیوں سے حکمت میں بڑھے ہوئے عقل کے رو سے سب پر فوقیت رکھنے والے منہاج کردہ سب سے مفید کاملترین حجت والے سب سے روشن واضح طریقہ والے اور آپ کی شرع شریف تمام انبیاء کی شریعتوں کی جامع ہے اور آپ کا طریقہ ان کے تمام پاکیزہ مقاصد و منافع پر حاوی ہے معاش اور معاد دونوں عالم کی خوبونکو سمیٹ لیا ہے اور مخلوق کی مفید چیزوں وغیرہ سے کوئی چھوٹی بڑی منفعت نہیں چھوڑی مگر آپ کی شریعت



لَا دِيَانَ وَشَرُّهُ الشَّرِيفُ هُوَ الْمُتَعَرِّفُ  
 بِأَمْرِ الْمَلِكِ الدِّيَانِ لَا يَجِدُ هَذَا الْأَمْرَ  
 غَلَبَتَهُ نَحْوَهُ نَفْسُهُ فَأَخَذَ بِزِمَامِ النَّصِيبِ  
 عَلَى الْعَبِيدِ أَوْ مِنْ أَسَدٍ لَمْ يَجْعَلِ الْجَمُودَ  
 عَلَى بَصِيرَةٍ قَلْبِهِ وَعَلَى عَيْنٍ عَقْلِهِ فَأَمَّا  
 عَنِ الصُّبْيَانِ وَمَنْ جُمِلَ هَذِهِ الرِّسَالَةِ  
 الْوَحِيدَةِ بِرُكْنِ اللَّيْلِ أَسْرَارَ الْأَحْكَامِ  
 الَّتِي جَاءَتْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي عَمَادِ الدِّينِ الَّتِي أَفَاضَهُ  
 فِي الْعَالَمِينَ وَلَا يَسْتَرِيبُ ذُو عَقْلٍ  
 بِأَنَّ الْمُمْتَسِكَ بِهَا يَكُونُ فِي أَمْرِ الدِّينِ  
 وَالْدُّنْيَا رَجُلًا كَامِلًا يُعَوَّلُ عَلَيْهِ وَ  
 يَرْجَى إِلَيْهِ وَكَلِمَاتُ الرَّتْقِ بِقَهْمِ أَسْرَارِ هَذَا  
 الدِّينِ الْمُحْتَمِدِ فِي الشَّعْرِ فَجَالُ عَقْلِهِ وَ  
 عَمَادَتُهُ فَضِيلُهُ وَأَصْبَحَ نَفْعًا عَامًّا  
 لِلْمُخَلَّوْقِينَ وَبَرَكَتُهُ خَاصَّةٌ لِلْمُؤَقِنِينَ  
 وَلَا عُدَّ وَأَنَّ الْأَعْلَى الظَّالِمِينَ وَقَدْ آيَدَ  
 اللَّهُ مَفَاجِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِينَ بِخَاتَمِهِ  
 النَّبِيِّ الْأَمِينِ عَلَيْهِمْ هَمِيمٌ صَلَوَاتُ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَدْ أَعْطَاهُ مَنَازِلَهُمْ وَ  
 أَعْلَى فَخْرِهِمْ وَبَنَى الْقُلُوبَ وَالْعُقُولَ  
 عَلَى مَا أَفَانَتِ اللَّهُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَهُوَ لَهُمْ  
 فِي أَمْنِهِ إِمَامٌ وَفِي النُّظْمِ خَاتَمٌ عَلَيْهِ  
 وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى أَلِهِمْ وَصَحْبِهِمُ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ

ناسخ ہے اور آپ کی شرح شریف خدا کے جزا دہندہ کے  
 حکم سے واجب الاتباع ہے کوئی اسکا انکار نہیں  
 کر سکتا مگر وہی شخص جس پر خوف نفس غالب ہو کر تعصب  
 کی باگ بکڑ کر اندھا دھندہ لیجائے یا جو اپنے قلب کی  
 بصیرت اور عقل کی آنکھ پر جالت کا پردہ ڈال دے  
 پھر وہ اسے روشنی سے اندھا کر دے اور اس مختصر  
 رسالہ کے جملوں سے عقلمند آدمی اُن احکام کے اسرار  
 کو معلوم کر سکتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یہ اسرار دین کا ستون ہیں جس کا اپنے عالم پر فاضل  
 فرمایا اور کسی عقلمند لو اس میں شبہ نہیں ہو سکتا کہ پھر کا  
 بند ہو نیوالا دین اور دنیا کے معاملات میں انسان  
 کامل ہو جاتا ہے جس پر اعتماد کیا جاتا ہے وہ جسے  
 مرجع بنایا جا سکتا ہے اور جوں جوں اس دین  
 محمدی کے اسرار کے سمجھنے میں ترقی کرتا جاتا ہے  
 توں توں اسکی عقل کی جولانگاہ وسیع تر اور اسکی  
 فضیلت کا منار بلند تر ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ شخص  
 خلق اللہ کے لیے سرسرفع عام اور اہل یقین کے لیے  
 برکت خاص ہو جاتا ہے اور اس دین میں زیادتی  
 اور دست درازی نہیں مگر ظالمو پسر بیشک خداوند  
 تعالیٰ نے تمام انبیاء اور رسولین کی مفاخر کی تائید  
 کی ہے انکے خاتم بنی امین کے ساتھ ان سب پر رب  
 العلین کی طرف درود اور رحمتیں جو ان کے مناکو عظیم شان  
 بنا دیا اور انکو فخر کو بلند کر دیا اور دلوں اور عقول کو آگاہ  
 کر دیا اپنے ان احسانات پر جو خاتم الانبیاء کی بدولت  
 اپنی کہے سو آپ منہاج و طریق میں سب کے پیشتر ہیں

نظام عالم کے خالق و خالق عالمی آل و احباب پر صلوات و سلام نازل ہو



وَالشُّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْثَلَاثُونَ  
 الْإِيمَانُ بِالْكِتَابِ الْإِلَهِيِّ الْمُنَزَّلِ مِنْ  
 عِنْدِ اللَّهِ عَلَى أَنْبِيَائِهِ اللَّهُ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتُ  
 اللَّهِ وَسَلَامُهُ فَإِنَّ كِتَابَ الْمُنَزَّلَةِ فِي النَّبِيِّ  
 وَالْوَحْيِ وَالْأَخْصَاصِ الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِمْ هُمْ  
 الْأَنْبِيَاءُ وَجَمَلُهُ الْكِتَابُ الْمُنَزَّلُ مِائَةً  
 كِتَابٍ وَأَرْبَعَةٌ يُجِبُّ الْإِيمَانُ بِهَا فَعَلًا  
 شِدْثًا عَلَيْهِ السَّلَامُ حَسَنُونَ صَحِيفَةً  
 وَعَلَى أَخُوهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثُونَ صَحِيفَةً  
 وَعَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَشْرَ صَحَافٍ  
 وَعَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ التَّوْرَةِ  
 عَشْرَ صَحَافٍ وَأُنْزِلَ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ  
 وَالزَّبُورُ وَالْفُرْقَانُ فَالْإِيمَانُ بِجَمِيعِ مَا  
 أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَاجِبٌ لِأَنَّهُ  
 وَحْيٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَيَخْزِي مِنْ ذَلِكَ  
 كَلِمَةُ الْإِيمَانِ بِالْفُرْقَانِ الْعَظِيمِ بِإِيمَانِهِ  
 بِهِ الْإِيمَانُ بِكُلِّ الْكِتَابِ الْمُنَزَّلِ وَهَذَا  
 الْإِيمَانُ بِسِرِّ عَظِيمٍ وَهُوَ تَبَاءُ أَوَامِرِ  
 اللَّهِ وَالْعَمَلُ بِمَا جَاءَ بِهِ أَنْبِيَاءُ اللَّهِ وَ  
 حَاتِبُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ صَلَوَاتُ  
 اللَّهِ أَجْمَعِينَ وَاسْتِيعَ لِكِتَابِ اللَّهِ لَا يَدَّ  
 وَأَنْ يَكُونَ حُجَّتَيْنِ لِلْأَرَاءِ الْفَاسِدَةِ وَ  
 الْأَقْوَالِ الْكَاذِبَةِ وَيَعْلَمَنَّ الْمَفْسِرُ لِكَلِمَةِ  
 اللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 فَلَا يَفْسِرُ كِتَابَ اللَّهِ بِرَأْيِهِ فَيَحْتَمِلُ عَنْ

پیشکشیں شاخ خدا کی کتابوں پر ایمان لانا ہے  
 جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبیوں صلعم پر نازل ہوتی ہیں  
 سو کتابیں جو نازل ہوئی ہیں وہ تو نبوت اور وحی  
 ہیں اور وہ اشخاص جن پر کتابیں نازل ہوئی ہیں وہ  
 انبیاء ہیں تمام کتابیں جو آسمان سے نازل ہوئی ہیں  
 ایک سو چار ہیں ان سب پر ایمان لانا واجب ہے  
 حضرت شعیب علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل ہوئے  
 حضرت اخوخ پر تیس صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 دس حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے دس  
 اور تورات اور انجیل اور زبور اور قرآن شریف  
 غرض جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمام نبیاء علیہم الصلوٰۃ  
 والسلام پر نازل کیا ہے سب پر ایمان لانا  
 واجب ہے کیونکہ وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے وحی  
 ہے اور قرآن شریف پر ایمان لانا ان سب پر ایمان  
 لانے سے کافی ہو سکتا ہے کیونکہ اس پر ایمان لانے  
 کے ضمن میں سب کتب منسلکہ پر ایمان لانا آجاتا ہے  
 اور اس ایمان لانے میں ایک بڑا عہد ہے وہ کیا  
 احکام الہی کی اتباع اور جو کچھ تمام نبیاء خصوصاً خاتم  
 الانبیاء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لائے ہیں  
 اُس پر عمل کرنا اور جو شخص کتاب اللہ کا تتبع ہو اُس سے  
 لازم ہے کہ قاسد آراء عقائد اور جھوٹے اقوال  
 سے پرہیز کرنے والا ہو اور یہ سمجھ کر کہ کتاب اللہ کا  
 مطلب بیان کرنے والے اور اس کے مفسر رسول خدا  
 صلعم ہیں اپنی رائے سے اس کی تفسیر نہ کرے  
 ورنہ گمراہ ہو جائے گا اور راہ راست

الصَّوَابَ يَزِيلُ وَمَنْ آمَنَ بِالْكِتَابِ الَّذِي  
 بَارَأَهُ اللَّهُ وَاللَّهُ قَائِمٌ بَدَلَهُ وَصِفَةُ  
 مَنْ صِفَاتِهِ يَتَكَلَّمُ بِهِ أَرْكَلًا وَابَدًا وَأَنَّهُ  
 تَبَيَّنَ بِكُلِّ شَيْءٍ اِخْتَوَى عَلَى عُلُومِ الْأَوَّلِينَ  
 وَالْآخِرِينَ وَمَا يَعْلَمُ تَرْوِيكَ إِلَّا اللَّهُ وَ  
 الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَهُمْ الْأَنْبِيَاءُ الَّذِينَ  
 آمَنُوا بِاللَّهِ وَاجْتَدَبُوا الْخَلْقَ إِلَى الْإِيمَانِ  
 بِاللَّهِ فَهُمْ أَحَدٌ وَأَنَا وَبَلَّ كَلَامِ اللَّهِ عَنِ  
 اللَّهِ وَسَنَزَعُ أَنَّهُ يَصِلُ إِلَى مَعْرِفَةِ  
 الْحَقَائِقِ الْقُدْسِيَّةِ وَالذَّاقَاتِ الْغَيْبِيَّةِ  
 بِعَقْلِهِ وَيَسْتَعْنِي عَنِ الْكِتَابِ بِالْمُتَيْنِ  
 وَالنَّبِيِّ الْأَمِينِ فَهُوَ سَقِيمُ الْعَقْلِ فَاسِدُ  
 الرَأْيِ خَبِلَ لَا يَعْتَمِدُ لَهُ عَلَى قَوْلٍ مَا هُوَ  
 إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ أَصْلٌ وَمِنْ أَوْلِيكَ  
 قَوْمٌ حَزَفُوا الْكِتَابَ الَّتِي نَزَّلَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ  
 وَمِنْ تَمَّ فَقَدْ نَزَى الْإِخْلَافَ وَكَيْفَهُمْ  
 وَشَرَّكَهُمْ وَلِهَذَا إِنَّا نَقْبَلُ مَا وَاقَفَ  
 الْحَقُّ مِنْ كَلَامِهِمْ وَرَدُّ مَا لَمْ يُوَافِقِ الْحَقَّ  
 وَاللَّهُ الْهَادِي إِلَى سَوَاءِ السَّبِيلِ -  
 وَالشُّعْبَةُ السَّادِسَةُ وَالْثَلَاثُونَ  
 الْإِيمَانُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالِ الْإِيمَانُ بِالْمَلَائِكَةِ  
 وَاجِبٌ كَالْإِيمَانِ بِالرُّسُلِ وَالْجَاهِدُ  
 لَهُمْ يَكْفُرُوا الْعِبَادُ بِاللَّهِ لَا أَنَّهُ يُصِيرُ  
 مَكِينًا بِالْكِتَابِ لِلَّهِ وَرُسُلِهِ وَعَدَدُهُمْ  
 لَا حَصِيدُهُ إِلَّا اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ عُلُوبُهُ

سے لغزش کھا جائے گا اور جب کتاب پر ایمان لایا  
 تو اس پر بھی ایمان لادیکھا کہ وہ اللہ کا کلام ہے اس  
 کی ذات قائم ہے اور اسکی صفات میں سے ایک صفت ہے  
 جسکے ساتھ ازل سے اب تک جب چاہے کلام کرتا ہے  
 اور اس پر ایمان لادیکھا کہ کتاب اللہ ہر چیز کا بیان ہے  
 تمام پہلوں اور پچھلوں کے علوم پر حاوی ہے اور جو  
 اس میں متشابہات ہیں ان کی تادیل اور مزاد کوئی  
 نہیں جانتا مگر اللہ اور جن کا قدم علم میں اسخ ہے اور  
 وہ انبیاء میں جو اللہ ایمان لائے اور خلق اللہ کو خدا  
 پر ایمان لائیں کی طرف کھینچ لائے اور انہوں نے اللہ  
 کی کتاب کے معانی اللہ ہی سے حاصل کیے ہیں جس بخیر  
 گمان کیا کہ انہی عقل کے ذریعے حقائق قدسیہ و روحانیہ  
 غیبیہ کی معرفت حاصل کیوگا اور کتاب میں اور رسول  
 امین کی اسے حاجت نہیں وہ خفیف العقل فاسد الرای  
 دیوانہ ہے کسی کوئی بات قابل اعتبار نہیں سکی تو ایسی  
 مثال ہے جیسے دھور بلکا لسنے بھی گیا گرا رہے اور اس  
 زمرے بعض ایسے لوگ ہیں جنہوں نے آسمانی کتابوں پر  
 جو انبیاء پر نازل ہوئیں تحریف کر ڈالی اور یہی وجہ ہے  
 ہم انکی کتابوں اور احکام شرعیہ میں بڑا اختلاف  
 چھتیسویں شاخ فرشتوں پر ایمان لانا  
 بھی پیغمبر پر ایمان لانے کی طرح واجب  
 ہے جو فرشتوں کے وجود کا انکار کرے معاذ اللہ وہ  
 کافر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ کی کتابوں اور اس کے  
 رسولوں کا جھٹلانے والا ٹھہرتا ہے فرشتوں کی تعداد  
 سوائی خدا کے اور کسی کو معلوم نہیں اور تمام ملکات کا رب

دیکھتے ہیں اور ایسی ہے ہم انکی کلام سے وہی بات قبول کرتے ہیں جو حق ہو اور جو بات حق کے موافق نہ ہو اسے دور کر دیتے ہیں اور اس ہی سبب سے اسے کی طرف ہدایت کرتے ہیں

وَسُقِّلِيْهِ مَعْمُوْرِيْهِمْ لَا يَخْلُوْنَ مِنْهُمْ مَّكَادُ  
فِيْهِمْ مُّوَكَّلُوْنَ بِالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ  
وَمِنْهُمْ مُّوَكَّلُوْنَ بِالْبَحْرِ وَالْهَوَاءِ  
وَمَا بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَمِنْهُمْ سَكَّانُ  
السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمِنْهُمْ مُّوَكَّلُوْنَ بِالْمَطَرِ  
وَمِنْهُمْ مُّوَكَّلُوْنَ بِنَفْخِ الْأَرْوَاحِ فِي الْأَجْسَادِ  
وَمِنْهُمْ مُّوَكَّلُوْنَ بِخَلْقَةِ النَّبَاتِ وَتَرْفِيفِ  
الرِّيَاحِ وَمِنْهُمْ حَفَظَةُ عِلْمِ الْعِبَادِ  
وَمِنْهُمْ مُّوَكَّلُوْنَ بِحِفْظِ الْخَلْقِ قَبْلَ حَرَامَتِهِمْ  
إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ  
وَلْيَعْمَلُونَ مَا يَأْمُرُونَ وَأَوْصَا فِيْهِمْ  
الْحَمِيدُ شَرِيفَةُ جَامِعَةِ كُلِّ قَضِيْكَ  
وَهِيَ سِتَّةُ أَوْصَافٍ الْأَوَّلُ لِعِلْمِ وَالثَّانِي  
الْعِفَّةُ الْكَامِلَةُ عَنِ السَّمَوَاتِ وَالْثَّلَاثُ  
الِاجْتِنَابُ عَنِ الْمَعَاصِي وَالرَّابِعُ الطَّاعَةُ  
الْكَامِلَةُ لِلَّهِ تَعَالَى وَالْخَامِسُ الَّذِي  
الذَّائِمُ وَالسَّادِسُ الْأَخْلَاقُ الْحَمِيدَةُ  
الْحَسَنَةُ الْخَامِسُ بَيْنَهُمْ وَلَا يَتَخَنَّأُ  
وَلَا اسْتِطَالَةً مِنْ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ  
لَا شَيْءٌ يَسْتَقْبِلُهُ رَحْمَةً نَّافِعُونَ لِلْخَلْقِ  
مُحْسِنُونَ لَهُمْ بِصُرُوبِ الْمَنَافِعِ الْكَامِلَةِ  
وَقَدْ وَهَبَ اللَّهُ لَهُمُ الْأَعْمَارَ الطُّوْلِيَّةَ  
وَالذَّوَاتِ الْقِيُوْمِيَّةَ عَلَى الْخِدْمَةِ  
لِوَرَايَتِهِمْ لَا يُوصَفُونَ بِالذُّكُوْرَةِ وَلَا  
بِالْأُنُوْثَةِ كُلُّهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَتَقِيَاءُ

کیا سفلی فرشتوں سے سمورا اور پھر پور ہے کوئی کان  
ان سے خالی نہیں پھر ان سے بعضے تو زمین اور بار  
پر ہو گئے ہیں اور بعضے دریا اور پہاڑ اور زمین آسمان کے  
مابین جو پیر تعینات ہیں بعض سات آسمانوں میں رہتے  
ہیں بعضے بارش پر مسلط ہیں اور بعضے  
جسموں میں روح پھونکنے پر ہو گئے ہیں کئی تباہات کے  
اگانے براور ہو اؤں کے چلانے پھینکے پتر میں ہیں  
بعضے بند و مکے اعمال کے محافظ ہیں اور بعضے خلق  
اللہ کی حرمت اور پاسبانی پر اور اسکے سوا اور خدا  
پر مامور ہیں جو حکم خدا تعالیٰ نے اُنکو دیا ہے شکی نہ  
فرمانی نہیں کرتے اور جس کا حکم کئے جاتے ہیں اسے بجا  
لاتے ہیں انکی پسندیدہ اوصاف شریفانہ اور فضیلت  
کی جامع ہیں اور وہ چھ صفیں ہیں پہلی علم دوسری  
شہوان سے کمال عفت تیسری معیشت سے پرہیز  
کرنا چوتھی اللہ تعالیٰ کی پوری پوری فرمانبرداری  
کرنا۔ پانچویں دائمی ذکر میں مصروف رہنا چھٹی عمدہ  
اور پسندیدہ اخلاق نہ اُنکے درمیان آپس میں حسد  
نہ کینہ اور نہ ایک دوسرے پر تعدی اور دوست  
درازی ہے اور نہ کوئی قبیح اور نا پسندیدہ بات و عمل  
ہیں اور خلق اللہ کے حق میں نافع رائے کے ساتھ  
طرح طرح کے منافع اور احسان کرتے ہیں انہیں خدا  
تعالیٰ نے بڑی لمبی عمریں دیں ہیں اور خدا تعالیٰ  
بجالاتے کے لیے مضبوط وجود بخشے ہیں وہ نورانی  
ہیں صفت نر مادگی سے منزہ ہیں وہ سب کے سب  
ان پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو پرستار گاراوہ

ایم جیم  
اور اللہ کی طرف سے

پاک ہیں اور بیشک ایک فضیلت ہے ظاہر جو شخص  
انکے وجود کا اعتقاد رکھتا ہے اسے چاہیے ان کی  
صفتوں سے مشابہت پیدا کرے آدمی صورت فرشتہ پیر بجا  
سینتیسویں شاخ جنوں اور شیطانوں کے وجود  
پر ایمان لانا ہے کیونکہ اسمانی کتابوں اور پیغمبروں  
اور رسولوں نے صاف صاف لفظوں میں انکے وجود  
سے خبر دی ہے پس اس بات پر ایمان لانا واجب ہے  
کہ وہ ہمیشہ راشخا ص اور ان گنت جماعتیں ہیں جن  
تعداد و سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا بڑ  
خلدان اشخاص کے جو اپنی رائی کے سقم کے سبب اس  
کا قائل ہے کہ جنوں وغیرہ کا اعتقاد کرنا خلط سودا  
کے اثر سے ہے جس شخص کا یہ گمان ہے اسے قرآن کو  
جھٹلایا اور چشم دید واقعہ کا انکار کیا کیونکہ صحابہ و تابعین  
اور اکابر صدیقین میں سے بہتوں نے انہیں دیکھا ہے  
بلکہ عام لوگوں میں سے آبادی اور جنگل میں ہمیشہ  
خلقت نے انکو دیکھا ہے اور جنات میں سے جو مسلمان  
نہیں انکی صفیں شیطانوں کی ہی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ  
دھوکا دہ فریب جھوٹ قبیح کام کو اچھا کر  
دکھانا بڑے کام کو نیکی کی صورت میں ظاہر کرنا  
حسد کینہ غصہ ٹکڑے کجوسی ہٹل پر ضرر لوگوں  
سنا نا خلق اللہ کو ایذا دینا تو جو شخص انکے وجود کا  
اعتقاد رکھے اسے لائق ہے کہ انکی بد اخلاقیوں کے  
ساتھ متصف ہونے سے اپنے آپ کو پاک رکھے یہ جان کہ  
کہ اللہ تعالیٰ پر غضبناک ہے بسبب ان نام پاک خلاق  
کے جو انکے اندر جاگزین ہیں اور جو انسان انکے خلاق کے

أَفِيضًا إِنَّ هَذَا هُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ قَالُوا مَن  
بِهِمْ يَتَشَبَّهُ بَأَوْصَافِهِمْ لِيَكُونَ أَدْرَجِي  
الْحَقِيقَةُ مَلَائِكَةُ الْخَلْقِ وَالتَّوْفِيقُونَ اللَّهُ  
وَالشَّعْبَةُ السَّابِغَةُ وَالتَّلَاوُونَ  
الْإِيمَانُ يُوْجِدُ الْحَيَّ وَالشَّيَاطِينَ فَقَدْ  
نَصَّتْ عَلَى وُجُودِهِمُ الْكِتَابُ الْإِلَهِيَّةُ  
وَأَخْبَرَ عَنْ ذَلِكَ الْبَيِّنُونَ وَالْمُرْسَلُونَ  
فَيُحِبُّ الْإِيمَانُ بِأَنَّهُمْ أَشْخَاصٌ وَأُمَمٌ لَا  
يَعْلَمُ عَنْهُمْ إِلَّا اللَّهُ خَلَا قَالِينَ يَقُولُ  
لِسُقْمِ رَأْيِهِ أَنَّ الْقَوْلَ بِذَلِكَ مِنْ أَخْلَاطِ  
السُّودَاءِ وَمَنْ رَعَى ذَلِكَ فَقَدْ لَدَّبَ  
الْقُرْآنَ وَتَحَدَّ الْعِيَانَ فَكَمْ رَأَاهُمْ مِنَ  
الضَّحَاكَةِ وَالتَّابِعِينَ أَكْبَارِ الصِّدِّيقِينَ  
رَأَوْا بَلْ وَرَأَاهُمْ مِنْ عَامَّةِ النَّاسِ فِي  
الْحَضَرِ وَالْبَادِيَةِ قَوْمٌ لَا يَحْصِي عَنْدهُمْ  
وَصِفَةُ غَيْرِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْجِنِّ كَصِفَةِ  
الشَّيَاطِينِ وَتِلْكَ الْمَكْرُ وَالْعَدْرُ  
الْحَدِيدَةُ وَالْكَذِبُ وَتَرْبِيعُ الْفَقِيرِ  
تَحْسِينُ السَّيِّئِ وَالْحَسَدُ وَالْحَقَّةُ وَالْعِظَةُ  
وَالْكِبْرُ وَالْبُخْلُ وَالْإِصْرَارُ عَلَى الْبَاطِلِ  
وَالْإِصْرَارُ عَلَى النَّاسِ فِي الْآذِيَةِ لَهُمْ  
فَيُحِبُّ عَلَى مَنْ لَمْ يُوْجِدْهُمْ أَنْ يُطَهَّرَ  
نَفْسُهُ مِنَ الْخَلْقِ بِأَخْلَاقِهِمْ لَعَلَّهُ أَنْ  
اللَّهُ تَعَالَى غَضِبَ عَلَيْهِمْ لِمَا قَامَ فِيهِمْ  
مِنَ الْأَخْلَاقِ الدَّائِمَةِ وَالْمُتَخَلِّقِ

يَا خَلْقَهُمْ مِنَ النَّاسِ يَكُونُ آدَمِيًّا لِيَخْلُقَهُ  
 شَيْطَانِي الْأَخْلَاقِ وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ فَيَكْشُرُ  
 إِلَى عَالِمِ الشَّيَاطِينِ وَيُصَيِّرُكَ أَنْتَ الْبَاطِنُ  
 فِي أَفْقِهِمْ فَلَا يَسْمَعُ بَاطِنُهُ إِلَّا كَلَامَهُمْ  
 وَخُفَّتِ الْقَوْلُ مِنْ وَجْهِهِمْ وَتَفَكَّيْكُمْ  
 وَأَمْرُهُمْ لَهُ بِالْمَكْرِ وَالْفُتُوَّةِ وَطَوْلُ الْأَمَلِ  
 وَالْوَسْوَسَةِ وَالْخَوَاطِرِ الرَّيْبَةِ وَسُوءِ  
 الْبَيْتَةِ وَفِي هَذَا الْمَقْدَارِ كَيْفَايَةُ وَاللَّهُ الْمُبْدِي  
 وَالشَّعْبَةُ الثَّامِنَةُ وَاللَّاتُونَ  
 الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَدَمُ  
 الشُّكْفِيرِ بِاللَّاتُوبِ قَالَ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ  
 لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ  
 لِمَنْ يَشَاءُ وَالْكَفَرُ عَلَى طَبَقَاتٍ أَقْبَسُهَا  
 وَأَشَدُّهَا الْكُفْرُ بِاللَّهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ  
 اللَّهِ وَدُونَهُ كُفْرَانُ الْبُعْثَةِ وَقَدْ جَاءَ فِي  
 الْحَبَرِ الشَّرِيفِ كُفْرَانُ الْبُعْثَةِ كُفْرًا  
 قَالَ أَيْضًا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي  
 الْبُتَاءِ يَكْفُرُونَ وَيُكْفَرُونَ بِاللَّهِ قَالَ  
 يَكْفُرُونَ الْإِحْسَانَ وَيَكْفُرُونَ الْعَشِيرَ  
 فَهَذَا الْكُفْرُ دُونَ كُفْرٍ وَالَّذِي يُطْلَقُ  
 عَلَيْهِ الشُّكْفِيرُ الْغَلِيظُ إِنَّهَا هِيَ الْإِنِّي  
 كُفْرًا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَذِبَ رَسُولِ اللَّهِ وَ  
 بَحْدَ كُتُبِ اللَّهِ وَحَرَمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ وَ  
 أَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَكَوَانَ كُلِّ مَنْ قَفَرَتْ  
 ذَنْبُ يَكْفُرُ الشُّكْفِيرُ الْغَلِيظُ مَا دَخَلَ

متعلق ہو وہ معاذ اللہ شیطان بشکل انسان ہے کہ  
 انسانیت کے مرتبہ سے گر کر شیطانی سرحد میں داخل  
 ہوا اور اسکی باطنی لذتیں اسی عالم شیطانی میں سے  
 ہونگی سو اسکا باطن نہیں سنیکر گا انہیں کلام اور  
 منہ خرف باتیں جو از جنس ہی شیطانی کے ہیں اور  
 شیطانی شکوک ہی اسکے دل کے کانوں میں پڑھیں گے  
 اور جو کچھ وہ بُرے کاموں اور بھیمائی کا حکم کرتے ہیں  
 ایسی امیدیں دلاتے ہیں۔ بدیہی، ردی خیالات اور وسوسے  
 اڑھستہ پیش آئیں گے کہ جسے کلمہ توحید دلا اللہ اللہ  
 کہہ لیا اس سے رکنا اور گناہوں کی وجہ سے اسے کافر  
 نہ کہنا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ہمیشہ اللہ شریک  
 نہیں بخشا اور اس سے نیچے درجے کے جتنے گناہ ہیں  
 چاہے بخشیدتا ہے اور کفر کے کی طرح ہیں سب سے  
 زیادہ قبیح اور سخت تر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا ہے اور  
 جو کچھ اسکی طرف سے نازل ہوا اسکا انکار اور نہ ماننا  
 اور اس سے نیچے ہے کفران نعمت (نکاحی عہدین شریعت  
 میں وارد ہے کہ نکاحی بھی ایک درجہ کا کفر ہے نیز نکاح  
 مسلم نے عورتوں کے متعلق فرمایا کہ زیادہ عورتوں کے  
 دوزخ میں جائز کا سبب یہ ہے کہ وہ کفر کرتی ہیں اور  
 کیا گیا کہ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ خدا تعالیٰ کی کافر ہیں آپ نے  
 فرمایا نہیں احسان فراموشی کرتی ہیں خداوند کا کفر  
 نعمت کرتی ہیں سو یہ تو کُفْرُ دُونَ کُفْرٍ ہیں داخل ہے  
 لیکن وہ شخص جسے کفر غلیظ کا اطلاق کیا جاتا ہے  
 وہ وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرے خدا  
 کے رسولوں کو جھٹلائے اللہ کی کتاب کو منکر ہو خدا کے

صراط میں غل جانا تو جہنم کا دروازہ ہے  
 صراط میں غل جانا تو جہنم کا دروازہ ہے

الْجَنَّةِ أَحَدٌ وَالْجَبَّارِ مِنَ الْفِرْقَةِ الَّتِي  
تَكْفُرُ بِالذَّنْبِ وَهِيَ الْكُفْرُ الْخَلْقُ وَنُوبًا  
فَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالْإِيمَانِ وَيَبْرُونَ الْخُرُوجَ  
عَلَيْهِمْ وَيَقْتُلُونَ عِبَادَ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ  
يَكُونُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا يَرُونَ كُلَّ ذَلِكَ  
مِنَ الذَّنْبِ وَالْحَالِ أَنْ ذَلِكَ مِنَ الْكُفْرِ  
وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ يَشْهَدُ لِدَلِيلِ قَوْلِهِ تَعَالَى  
رَبِّكُمْ مَا حَرَّمَ اللَّهُ زَيْنَ كَلِمٍ سَوَاءٌ أَعْمَلُوا  
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ وَأَكَا الْكَفْرِ  
عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَدَّ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ  
وَالْمُؤْمِنُ مُكْرَمٌ بِإِسْتِثْنَاءِ أَوْلِيَاءِ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

وَالشَّعْبَةُ الثَّاسِعَةُ وَالْثَلَاثُونَ  
وَالْأَرْبَعُونَ النَّبِيَّةُ وَالْإِخْلَاصُ لِلنَّبِيِّ  
فَكُلُّ أَعْمَالٍ لَا إِيْمَانٍ وَالْإِيمَانُ وَالْخَيْرُ وَمَا  
يُؤْتِي إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَيَنْتَوِي بِهَا فِي الْحَيَاةِ  
الشَّرِيفَةِ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنَّبِيَّاتِ وَإِنَّمَا  
لِكُلِّ أُمَّةٍ مَا نَوَى وَقَدْ جَعَلَ قَوْمُ النَّبِيَّةِ  
وَالْإِخْلَاصَ شَيْئًا وَاحِدًا وَفَرَّقَ الْآخَرُونَ  
بَيْنَهُمَا وَهُوَ الْعَقِيمُ فَإِنَّ الْعَمَلَ يَخْتَلِفُ إِلَى  
النَّبِيَّةِ وَالنَّبِيَّةِ يَخْتَلِفُ إِلَى الْإِخْلَاصِ لِيَتَوَدَّ  
صِحَّةً صَادِقَةً وَالْإِخْلَاصُ رُوحُ النَّبِيَّةِ  
وَالنَّبِيَّةُ رُوحُ الْعَمَلِ وَمِنْ هَذَا وَقَمِ الرَّسْمُ  
عَلَى النَّبِيَّاتِ كُلِّهَا بِلَفْظٍ وَاحِدٍ فِي حَقِّ

کوئی بھی نہ داخل نہوتا اور تعجب اس فرقہ سے ہے جو کفر  
کے سبب سزاؤں کے کا فرماتے ہیں حالانکہ خود تمام خلق  
اللہ سے زیادہ گناہوں میں نہ ہک ہیں یہی لوگ تو انہیں  
کو کا فرماتے ہیں انکی بغاوت کو جائز جانتے ہیں خدا کے  
بند و مومنان قتل کرتے ہیں جن چیزوں کو خدا تعالیٰ نے  
حرام کیا وہ انکو مباح ٹھہرتے ہیں اور ان سب کبار کو کفر  
سے گناہ ہی نہیں سمجھتے حالانکہ یہ سب تیس کفر میں داخل  
ہیں خدا ہی دے اس امر کی شہادت دیتا رہا تعالیٰ کا یہ قول  
اسو وہ خدا کی حرام کردہ چیزوں میں حلال مگر ان لینے  
ہیں انکے برے اعمال انہیں بھلے دکھائے گئے بیشک  
اللہ تعالیٰ کا فرقہ کورہ راست کی ہدایت نہیں کرتا جس  
نے کلمہ توحید پڑھ لیا اس سے کف لسان کرنے کو بھی ہم  
نے اصول دین سے شمار کیا ہے اور مومن کا فرض ہے کہ اپنے

بیچارے بیچارے کو اس کی طاقت کے

انتالیسویں اور چالیسویں شاخ نیت اور اخلاص  
ہے بہر حال نیت تو ایسی شاخ ہے کہ ایمان اور خیر اور بھلائی  
کے تمام اعمال اور جتنے حقوق اللہ میں سیاسی سے  
وابستہ ہیں حدیث شریف میں ہے تمام اعمال نیتوں کے  
ساتھ مقیم ہوتے ہیں اور ہر ایک کے نہیں کہ ایک آدمی کو  
وہی اجر ملتا ہے جسکی نیت کی اور بعض لوگوں نے  
نیت اور اخلاص کو ایک ہی چیز بنا دیا ہے دوسری قسم  
نے ان دونوں میں فرق کیا ہے اور یہی مذہب صحیح ہے  
کیونکہ عمل نیت کا محتاج ہے اور نیت میں اخلاص کی  
ضرورت ہے تاکہ نیت صحیح اور سچی ہو اور اخلاص  
نیت کی روح ہے اور نیت عمل کی روح اسی لیے نیت  
کے تمام اقسام پر مومن کا فرض امری مخلص کے حق میں



الْمُؤْمِنِينَ وَالْكَافِرِينَ وَالْمُرَائِيَّ وَالْمُخْلِصَ وَ  
 اخْتَلَفَ لَفْظُ الْإِخْلَاصِ وَالرِّيَا وَالشَّرْكَ  
 وَالسَّمْعَةَ وَهَذِهِ أَسْمَاءُ تَقْصِيهِ النَّبِيَّةِ  
 وَتَقْصِيدُهَا وَسُمِّيَ مَنْ صَحَّحَ النَّبِيَّةَ بِالْإِخْلَاصِ  
 مُخْلِصًا وَمَنْ أَهْدَىٰ هَا بِالرِّيَا مُرَائِيًّا وَمَنْ  
 رَكَّبَهَا بِالطَّعَةِ طَامِعًا وَمَنْ دَسَّهَا  
 بِالشَّرِّ مُشْرِكًا وَالنَّبِيَّةَ مِنْ أَعْمَالِ السَّيِّئِ  
 تَدْرِكُهَا الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالْإِخْلَاصُ  
 مِنْ مَسْنُودَاتِ سِرِّ السَّيِّئِ لَا يَدْرِكُ أَحَدٌ  
 إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي الْفَرْقِ بَيْنَ النَّبِيَّةِ  
 وَالْإِخْلَاصِ قَالَ سَيِّدُ الْقُطُبِ الْكَبِيرُ الْعَلَّامُ  
 الْحَاشِي السَّيِّدُ مُحَمَّدٌ مَهْدِيٌّ بِهَاءِ الدِّيْنِ  
 أَلْ خَزَامَةُ الصَّيَادِي الرَّقَاعِي الشَّهِيرُ  
 بِالرَّوَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيَّةَ تُصَوِّفُ  
 لِلْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلِلْمَبَالِغِ وَلِلْوَاجِبِ لِلْإِلَاحِ  
 وَلِفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ وَتُجَارِي صَاحِبَ  
 النَّبِيَّةِ بِذِيَّتِهِ وَالْإِخْلَاصُ لَا يَصْرِفُ إِلَّا  
 لِلَّهِ تَعَالَى قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ سَأَلْتُ حَنْدَلَةَ عَنْ الْإِخْلَاصِ مَا  
 هُوَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَنِ الْإِخْلَاصِ  
 مَا هُوَ قَالَ سَأَلْتُ جَبْرِئِيلَ عَنِ الْإِخْلَاصِ  
 مَا هُوَ سَأَلْتُ رَبِّي لِعَزَّةٍ عَنِ الْإِخْلَاصِ  
 مَا هُوَ قَالَ رَهْوَ سِرُّ مَنْ سَرَى اسْمُودَعْتُهُ  
 قَلْبٌ مَنْ أَجَبْتُهُ مِنْ عِمَادِي قَالَ النَّبِيَّةُ  
 الصَّيِّحَةُ بِالْإِخْلَاصِ قُلْ أَفَرَقْتَ مَعَهُ

ایک ہی نام بولا گیا ہے لیکن اخلاص، ریاء، شرک  
 سمعہ کے الفاظ مختلف ہیں یہ ایسے نام ہیں جو  
 نیت کو صحیح اور فاسد کر دیتے ہیں۔ جس شخص  
 نے اخلاص کی نیت کو درست کر دیا اسکا نام محمد  
 رکھتے ہیں جس نے ریاء کی نیت کو تباہ کر دیا اس  
 کا نام مرئی رکھا جاتا ہے اور جس نے نیت کو طمع  
 ساتھ مربوط کر دیا اسے طامع کہتے ہیں اور جس  
 شرک کی نیت کو ناپاک کر دیا اسے مشرک کہتے ہیں  
 اور نیت لطیفہ سر کے اعمال سے ہے جسے فرشتے  
 اور الکرہتے ہیں اور اخلاص سر السیر میں نیت  
 رکھی ہوئی چیز نہیں ہے اسے ملے خدا نے عزوجل  
 کے کوئی نہیں جان سکتا ہمارے شیخ قطب کبیر  
 علامہ خضر سید محمد ہمدانی بہا والدین آل خرم  
 صیادی رفاعی عرف رؤاس نیت اور اخلاص  
 کے درمیان فرق کرتے ہیں یوں فرماتے ہیں کہ  
 نیت نیکی، برائی، مباح، سوا جب حلال اور فضائل  
 اعمال سب میں صرف ہوتی ہے اور صاحب نیت  
 کو اپنی نیت کا عوض ملتا ہے اور اخلاص محض اللہ  
 ہی کے لیے صرف ہوتا ہے امام حسن بصری نے  
 فرمایا کہ میں نے حذیفہ سے اخلاص کی بابت سوال  
 کیا کہ وہ کیا چیز ہے انہوں نے کہا میں رسول  
 اللہ صلی علیہ وسلم سے اخلاص کے متعلق دریافت کیا کہ وہ  
 کیا چیز ہے آپ نے فرمایا میں جبریل سے اسکی  
 نسبت پوچھا کہ وہ کیا ہے انہوں نے کہا میں رب  
 العزت سے اخلاص کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیا چیز ہے





لشرك اَوْ بَدْعًا اَوْ مَعْصِيَةً اَوْ عَقْلًا  
وَأَقْبَحُهَا الشِّرْكُ وَالْعِبَادَةُ بِاللَّهِ وَدُونَهُ  
الْبَدْعُ ثُمَّ الْمَعْصِيَةُ ثُمَّ الْعَقْلُ عَنِ  
اللَّهِ تَعَالَى وَهُمْ مَذْمُومٌ يَنْقَسِمُ إِلَى ثَوَعَيْنِ  
الْأَوَّلُ فِي حَقِّ الْخَالِقِ وَهُوَ عَلَى قِسْمَيْنِ  
كُفْرٌ وَمَعْصِيَةٌ وَالثَّانِي فِي حَقِّ الْخَالِقِ  
وَهِيَ الْمَظَالِمُ فَمَا كَانَ فِي حَقِّ الْخَالِقِ  
يُعْطَرُ بِجُرْمِ التَّوْبَةِ الْخَالِصَةِ وَالْإِثْبَانِ  
بِالْفَرَائِضِ كَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ  
وَبِالْإِفْلَاحِ عَنِ الْمَعَاصِي بِالْكَلْبَةِ وَأَمَّا  
الْمَظَالِمُ الَّتِي تَعْلُقُ بِالْمَخْلُوقِينَ فَلَا رَدَّ  
مِنْ رَدِّهَا إِلَى آدِبِهَا وَهِيَ أَمَامُ اللَّهِ  
أَوْ عِزِّهِ أَوْ بَدْنِيَّةً قَالَمًا يُرَدُّ إِلَى  
صَاحِبِهِ إِنْ كَانَ حَيًّا وَإِلَى وَرَثَتِهِ إِنْ  
كَانَ مَيِّتًا وَأَمَّا الْعِرْضُ فَيُسْتَحَلُّ مِنْهُ  
وَأَمَّا الْقَتْلُ وَالضَّرْبُ وَتَطْعُ الْأَطْرَافِ  
وَعَبْرُ ذَلِكَ فَيُعْطَى الْقِصَاصُ مِنْ نَفْسِهِ  
لَهُ إِنْ كَانَ حَيًّا وَإِنْ لَمْ يَفِدْ حُلَّةً شَيْءٍ  
مِنْ ذَلِكَ فَلَيْسَتْ غُفْرٌ لِلْمَظْلُومِ مُكَذَّرًا  
مِنْ الْأَسْتِغْفَارِ لَهُ فَلَعَلَّهُ يَكُونُ إِنْ شَاءَ  
اللَّهُ سَبَبًا لِلْعُفْرِانِ وَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ  
مَشَائِخِنَا وَمِنْهُمْ سَيِّدِي الْوَالِدِ قَدِيرٍ  
اللَّهُ رُوحَهُ يَأْمُرُ بِحُبِّهِ وَفُرْيَانِهِ بِالْكَفَّارِ  
مِنْ قَوْلِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمُ لِي قَوْلِ اللَّهِ  
وَلَا صَحَابَ الْحَقُّوقِ الْوَاجِبَاتِ عَلَى وَ

شرك یا بدعت یا نافرانی یا غفلت ان سب سے فصیح  
شرك ہے خدا اس سے بچا و سے اس سے نیچے بدعت ہے  
بھڑنا فرانی پھر اللہ تعالیٰ سے غافل ہونا درجہ اولیٰ  
دو قسموں میں تقسیم ہیں پہلی قسم حقوق اللہ میں سے ہے  
اور انکی بھڑ دو قسمیں ہیں کفر اور نافرانی اور دوسری  
حقوق العباد میں اور انہیں کو مظالم کہتے ہیں سو  
جو گناہ حقوق اللہ میں سے ہو وہ صرف خالص ہے  
سے اور نازہ زکوٰۃ روزہ وغیرہ فرائض  
میں بعد توبہ کے انکے بحال رہنے سے اور باقی ہذا فرائض  
میں دایمہ افسہ ہٹا رہنے کے (پختہ غم کے) ساتھ ہونا  
لیکن نظام جو مخلوق سے تعلق رکھتے ہیں انہیں یہ بھی  
سے کہ انکے مالکوں کی طرف سے ایسے کیے میں اور یہ حق  
العبادہ ان سے تعلق رکھتے ہیں یا آبرو سے یا بدن سے یا  
توبہ حکم ہے اس کے صاحب کی طرف سے ایسے کیا جائے اگر  
وہ زندہ ہو اور اس کے وارثوں کی طرف اگر وہ انتقال  
کر گیا ہو اور آبرو میں یہ حکم ہے کہ اس کے صاحب سے  
معافی مانگی جائے اور بدنی کیس جیسے قتل یا تھپاؤ  
وغیرہ کا ڈالنا تو اس میں اپنی جان سے قصاص کا  
اگر صاحب حق زندہ ہو اور اگر ان امور میں سے کسی  
پر قادر نہ ہو تو مظلوم کے لیے کثرت سے استغفار کرے  
اگر اللہ نے چاہا تو امید ہے کہ یہ اس تائب کی مغفرت  
کا سبب بنجاوے گا مینے اپنے ہرت سے مشائخ کو دیکھا  
ہے کہ جن میں سے میرے والد میرے گواہ بھی ہیں خدا  
انکے روح کو مقدس کر دے اور وہ متواتر اور راز مندوں کو کثرت  
سے استغفار پر جھنے کی تاکید کرتے تھے (جسکے سننے میں)

اور اس کے بعد کہ حقوق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے کسی کو بھی

لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ  
وَالْمُؤْمِنَاتِ الْأَخْيَارِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ  
وَمَنْ تَدَّ بَرِيصَ النَّوْبَةِ وَمَا جَاءَ بِشَأْنِهِ  
فِي هَذِهِ الشَّرِيعَةِ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَعْلَمُ  
عِنَايَةَ هَذَا الدِّينِ الْمُبَارَكِ بِسُفْعِ  
الْحُلُوفَيْنِ وَارَادَةَ الْخَيْرِ لَهُمْ وَيَعْرِفُ  
عِظَمَ أَحْكَامِهِ الْكَرِيمَةِ وَلَا يَحْصِي لَهُ  
عَيْنُ الْإِقْدَارِ بِعُلُوِّ شَأْنِهِ وَسُوءِ تَبَرُّكِهِ  
وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ -

وَالشَّعْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْأَرْبَعُونَ  
الصَّبْرُ وَالصَّبْرُ مَعْنَاهُ الثَّبَاتُ الْكَوْنُ  
فِي مَوَاقِفِ الْإِحْتِبَارِ وَالْإِمْتِحَانِ قَالَ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَا الصَّبْرُ يُصْفُ  
الْإِيمَانَ وَقَالَ رَوَاهُ الْفَدَاؤُ  
رَا الصَّبْرُ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ وَقَدْ  
سُئِلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ  
فَقَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاةُ وَعَلَى الْعَبْدِ  
أَنْ يَصْبِرَ وَيَتَّقِيَ الصَّبْرُ مِنْ إِحْسَانِ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِي يُفِيضُهُ لَهُ يَدٌ  
عَلَى ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (وَاصْبِرْ وَمَا  
صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ) وَقَدْ أَنْبَأَنَا الْقَوْمُ  
أَهْلُ اللَّهِ الْعُلَمَاءُ يَا اللَّهُ أَنَّ الصَّبْرَ مَسْلُومٌ  
حُكْمُ الْمُعْتَبَةِ الْخَاصَّةِ الْإِلَهِيَّةِ بِشَاهِدِ  
(إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ) وَفِي كَلَامِ  
سَيِّدِنَا الْأَمَامِ السَّيِّدِ أَحْمَدَ الرَّافِعِيِّ

مسلمان مردوں اور عورتوں اور ایماندار مردوں اور  
عورتوں کے لیے جو انہیں سے زندہ ہیں اور جو مر چکے ہیں  
اور جو جنسِ توبہ کے سر میں اور جو کچھ اس کے متعلق اس شریعت  
محمدیہ میں وارد ہے اس میں غور کرے تو اسے معلوم ہو جائے  
کہ اس میں مبارک نے کس قدر مخلوق کے فائدہ رسائی  
کی خیر خواہی ملحوظ رکھی ہے اور اسلام کے بزرگ حکام  
کی عظمت پورے طور پر اس کے ذہن نشین ہو جائیگی  
اسلام کے علو شان اور بلندی رتبہ کا اقرار کیے بغیر  
سے رہنا جاوید کا اور اللہ تعالیٰ کا کار ساز ہے  
بیابانیوں میں شاخِ صبر ہے صبر کا معنی ہے استقامت  
اور آزمائش کے مواقع میں استقامت اور ثابت قدم  
رہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر نصفِ ایمان ہے  
نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ پر ہماری جائیں قربان  
صبر ہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور  
آپ سے ایمان کی نسبت سوال کیا گیا آپ نے فرمایا  
ایمان صبر اور جو فردی کا نام ہے پتہ نشان پر لازم  
کہ صبر کرے اور اس کو اپنے اوپر اس کا ایک  
احسان سمجھے اللہ تعالیٰ صبر کا فیضان کرتا ہے  
چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول صبر کرو تیرا صبر نہیں  
کئی بار دہرا سپردِ اللہ کرتا ہے ہم خدا رسید الی اللہ نے خبر  
دی ہے کہ صبر خدا تعالیٰ کی خاص محبت کو مستلزم  
بدلیل اس آیت کے اور بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے

والوں کے ساتھ ہے

ہمارے سردار امام سید احمد

رفاعی کی کلام میں ہے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ أَبِيهِ الْمُؤْمِنُونَ لَا يَزَالُ  
وَهُوَ فِي حُجَّتِهِ لَصَبَ عَيْنِهِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
(وَأَصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا)   
وَإِذَا تَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ الْكَرِيمَةَ صَابِرًا رَافِعًا  
مُحْتَسِبًا كَانَ فِي عَيْنِ اللَّهِ أَحَى فِي حِفْظِهِ  
وَرِوَايَتِهِ وَحَرِّزِهِ وَأَمَانِهِ وَضَمَانَتِهِ قُلْتُ  
وَعَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يَصْبِرَ نَفْسَهُ فِي وَقَاتِ  
الرَّخَاءِ وَكَثْرَةِ السَّعَةِ وَازْدِيَادِ النِّعَمِ  
الَّتِي بِنُورِهَا فَلَا يَسْتَوِيَنَّ عَلَى الْمَعَاصِي  
بِالنِّعَمِ يَدٌ عَلَى هَذَا قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
لِيَسْبِيحَهُ صَلَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (وَأَصْبِرْ  
نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ  
وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ  
الدُّنْيَا) وَلَا يَدْخُلْ فِقْوًا زَيْلُ الصَّبْرِ كَثِيرَةٌ  
تُكْتَمَلُ عَلَى مَنَافِعَ وَفِيهِ تَجَمُّدٌ إِلَى  
الدِّينِ وَاللَّهُ نَبِيًّا يُؤَيِّدُ هَذَا قَوْلُ اللَّهِ  
سُبْحَانَهُ إِنَّهَا يُؤَيِّدُ الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ  
بِغَيْرِ حِسَابٍ) وَفِي الْخَبَرِ الشَّرِيفِ (الصَّبْرُ  
نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالْيَقِينُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ)  
وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ  
بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ) وَقَالَ عَلَيْهِ  
إِلَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ (إِنْظَرِ الْقَرَجَ  
بِالصَّبْرِ عِبَادَ اللَّهِ) وَمِنْ كَلَامِ سَيِّدِنَا الْغَوْثِ  
الْأَكْبَرِ الرَّفَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ أَدْرَعِ

اللہ تعالیٰ نے راضی ہوا اور ان کے طفیل ہم سے بھی راضی  
ہو کہ مومن ہمیشہ تبتلا اور استحسان کی حالت میں خدا  
کے اس قول کو مد نظر رکھتا ہے خدا کے حکم کے لیے ثابت  
قدم رہے کیونکہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے سو جب  
ثابت قدم رہ کر رہی بقضا ہو کر طلب ثواب کی تیرے  
اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتا ہے تو وہ خدا کی نظر میں  
یعنی اسکی حفاظت کہانی اور اس کے صحر و مان میں تبتلا  
ہے میں کہتا ہوں یہ بھی عاقل دینی کا فرض ہے کہ  
کہ کشائش و فراخ دستی دنیاوی نعمتوں کی کثرت کا وقت  
میں بھی اپنے نفس کو ثابت قدم اور ضبط میں رکھے  
ان خدا داد نعمتوں سے گناہوں پر مدد نہ لے اسپرالات  
کرتا ہے خدا تعالیٰ کا اپنے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے  
یہ فرمانا اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ رکھو جو اپنے بکا  
منہ چاہ کر صبح شام اس کو بکارتے ہیں اور دنیاوی نیت  
کے ارادہ سے تیری آنکھیں اُن سے نہ بڑھ جائیں اور یہ  
کوئی اوپری بات نہیں کیونکہ صبر کے بے انتہا فائدے ہیں  
جو ہمیشہ رشتہ پر مشتمل ہیں جن کا مال دین اور دنیا دونوں  
کی طرف ہے اس مدعا کی تائید کرتا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
کا قول در صبر کریمو النکو انکا اجر بغیر گنتی اور حساب کے  
پورا پورا دیا جاوے گا حدیث شریف میں ہے صبر نصف  
ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے ایک اور حدیث  
میں ہے صبر کی ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کی  
باقی جسم سے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کی بدولت  
کشاوی کا منتظر رہنا عبادت ہے اور ہمارے سر وارث  
الکبر سید فاطمی کی کلام کا فقرہ ہے جو صبر کی زرہ بہن

ہمارے پاس بھی تھا اس رسالہ میں اس صبر اور اس کے فوائد کی جست و خیز

نیز دیگر اور دشمنوں کو اس رسالہ کا مطالعہ کرنا سب سے بہتر ہے اور اس کی طرف توجہ دینا

يَذَرُ الصَّبْرَ سَلَمًا مِنْ سِهَامِ الْعِلَّةِ وَكَوْنِ  
الَّتِ تَأْتِي الْمَطْوِيَّةَ فِي الْآيَاتِ الْفَرْقَانِيَّةِ  
وَفِي كَلَامِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ  
وَالسَّلَامِ وَالْيَقِينَةِ فِي هَذَا الْمَقَامِ مَا يُنْبِئُ  
مَنْ رَاكَ عَارِفٌ وَقَدْ قُلْتُ مِنْ هَذَا  
الْأَسْلُوبِ الْمَرْغُوبِ -

تَذَرُ يَذَرُ الصَّبْرَ بِأَقْلَبِ أَتَيْدُ  
فَكَمْ نَجْنَةٍ دَهَاءُ تَكْشَفُ بِالصَّبْرِ  
وَحَلَاكَ صَبْرًا فَلَكَ مَرِيَّةٌ  
بِهَاضِمَةِ عَظْمٍ تَقَابُلُ بِالشُّكْرِ

وَلَا تَكُ طَبَا سَيِّئًا عَجْوَلًا فَكَمْ وَكَمْ  
دَهَى لَمْ يَسْتَمِ الْطَبِيُّ مِنْ حَبِثَةِ الْبَرِيَّةِ  
وَقَدْ قَالَ تَعَالَى وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ  
(إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ)  
وَصَبَّارٌ عَلَى وَزْنِ مُعَالٍ وَتَذَرُ فَقَدْ أَضَانَ  
تَعَالَى لِفَعْلٍ لِكُنْزٍ إِلَى الْعَبَادِ لِتَفْعُلَاءِ  
الصَّبْرِ وَطَبِئَهُ آيَاهُ وَفِي هَذَا بَلَاغٌ وَقَدْ  
كُنْتُ كُنْتُ رِسَالَةً خَاطَبْتُ بِهَا بَعْضَ  
الْحَمِيمِينَ جَعَلْتُهُ لَهُ حَقِيقَةً سُلْوَانٍ لَا يُرَى  
صَدَمَةً مِنْ وَقَائِعِ الْأَكْوَانِ وَالْفِعْلُ  
الْمِلَالِ الدِّيَانِ وَتَمِيمُهُ لَمَعَةُ الصَّبْرِ  
فِي لُزُومِ الصَّبْرِ اسْتَوْفَتْ الْكُنْزَ  
مِنْ سُبُوحِ الصَّبْرِ وَمَنَافِعِهِ فَلَمْ تَرَ أَحَدًا  
وَمَا الصَّبْرُ إِلَّا بِاللهِ وَعَلَى كُلِّ حَالٍ لِحَمْدِهِ  
وَالشُّعْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالْأَرْبَعُونَ  
الشُّكْرُ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَهُوَ بَابُ

لینا ہے وہ جلد بازی کے تیر و تیسے ہیج رہتا ہے اور  
اس مقام میں آیات فرقانیہ اور کلام خیر البریہ علیہ  
افضل الصلوٰۃ والسلام والتحمیہ کے اندر اس قدر دقائق  
سطوی ہیں جن سے عارف کے سینے میں ٹھنڈک  
پہنچتی ہے اور اسی اسلوب مرغوب میں نے  
یہ قطعہ کہا ہے -

اے دل رنجین، صبر کی رزہ پہن لے اور حوصلہ کر  
کیونکہ بہت سی سیلہ (خطرناک مصیبتیں) کی برکت مشکست ہوئی ہیں  
اور نہایت بالاستقلال ہو کر اپنے آپ کو کھلا چھوڑ دے کیونکہ  
جسکے بدلے میں قدر دانی کے ساتھ بڑی نعمت عطا کی جاتی ہے

اور بیکسار جلد باز ترین کیونکہ بسا اوقات سبکساری  
کے تیر انسان کو ایسی جگہ سے پہنچتا ہے جہاں سے اس کو  
جنہی نہیں ہوتی خدا پاک نے فرمایا اور وہ سب کئے  
والو تیسے زیادہ سچا ہے بیشک اس میں ہر شکر گزار کے  
بہت سی نشانیاں ہیں اور صبار فعال کے وزن پر  
رب الغد کا صبر ہے غور سے دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس  
فعل کثیر کو بندے کی طرف منسوب کیا اسلئے کہ بندہ تکلف  
اور کوشش سے اسکو کر لے اور یہ جو مذکور ہو چکا ہے اس میں  
کفایت ہے (عرصہ ہوا) یعنی اس ضمنوں میں بعض  
دوستوں کو مخاطب کر کے ایک رسالہ موسومہ بہ لعلہ  
النصر فی لزوم الصبر لکھا تھا بحکم مشیت بادشاہ دو  
جہاں جل جلالہ حوادث زمان میں سے ایک صدہ  
جو اس دوست کو پہنچا تھا اسکے متعلق تسلی دینے کا حقیقہ  
تینتالیسویں شاخ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا  
شکر کرنا ہے اور یہ توحید کا معنی

التَّوْحِيدَ فَإِنَّ الشُّكْرَ عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ وَالْإِقْرَارَ  
بِنِعْمَتِهِ وَرُؤْيَا النِّعْمَةِ مِنْهُ لَا مِنْ غَيْرِهِ  
هُوَ التَّوْحِيدُ يَعْنِيهِ وَمِنْ لَطَائِفِ أَحْكَامِ  
الشُّكْرِ أَنْ تَشْكُرَهُ جَلَّتْ قُدْرَتُهُ عَلَى النِّعْمَةِ  
وَعَلَى دَفْعِ النِّقْمَةِ وَعَلَى تَرْكِيبِكَ وَمُصَفِّغَةِ  
هَيْبَتِكَ وَمَا أَحْسَنَ لَكَ فِي صُورَتِكَ  
مِنَ الْمَنَافِعِ وَدَفْعِ يَازِكِيهِمَا عَنْكَ مِنْ  
الْمَصَارِفِ وَأَفَاضَ فِيكَ نُورِي الرُّوحِ  
وَالْعَقْلِ وَالْهَمَمِ الْقَوِيَّ وَجَعَلَكَ  
مَذْنِبًا لَا وَارِدَ مُتَّبِعًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ الْحَقُّ كَارِهًا لِلْبَاطِلِ  
تُرِيدُ لِقَاءَ النَّاسِ وَتُكَرُّ أَمْرَآهُمْ وَأَقْلَ  
مَعَ كُلِّ حَظَّةٍ وَطَرَفَةِ عَيْنٍ بِأَنْوَاعٍ لَثِيَّةٍ  
مِنَ النِّعَمِ الْبَاطِنَةِ وَالظَّاهِرَةِ الْأَرْضِيَّةِ  
وَالسَّمَاءِيَّةِ وَفِي كُلِّهَا سَخَّرَكَ  
لِشُّكْرِهِ وَلَمَعْرِفَةِ قُلِّ نِعْمَتِهِ عَلَيْكَ وَ  
مِنْ لَطَائِفِ الشُّكْرِ أَنْ تُحْسِنَ إِلَى مَنْ  
اسْتَأْذَنَكَ وَتَعْفُو عَنْ ظُلْمِكَ وَأَنْ  
تُجِيرَ مَنْ اسْتَجَارَكَ وَأَنْ تُؤَيِّلَ الذَّرَّاتِ  
عَلَى اخْتِلَافِ أَجْنَاسِهَا بِرُحْمَةٍ وَاحْسَانَةٍ  
بِمَا يَصِلُ إِلَى أَمْكَانِكَ وَتَبْلُغُهُ قُدْرَتُكَ  
وَأَنْ تَشْكُرَ لِأَجْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يُسَدِّدُنِي  
إِلَيْكَ بِرَأْفَتِهِ أَفَنِي الْخَبَرِ الشَّرِيفِ  
لَمْ تَشْكُرْ اللَّهَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ وَمَنْ  
عَنَاءَ اللَّهِ بِالشَّاكِرِينَ أَنَّ اللَّهَ يَجْعَلُهُ

ہے کیونکہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ کی شاکرنا اسکی نعمتوں کا  
اقرار کرنا اور ہر شے نعمت اسکی طرف سے دیکھنا کسی  
اور کی طرف سے توجید بعینہ سہی کا نام ہے اور شکر  
کے لطائف سے یہ بات ہے کہ تجھے اس اجل جلالہ  
کا شکر نعمت دینے پر بھی لازم ہے اور کرواہات  
مصائب کے ٹانے پر بھی اور ترکیب اعضا اور حرکت  
و صورت پر بھی اور جو احسان تیری شکل کی تصویر  
میں تجھے کلمہ کہ تیری پہنات کی وضع میں بہت سے  
منافع رکھے ہیں تیرے اعضا کے بند و بست میں  
کتنی آفتیں مالدی ہیں اور تیرے اندر روح او  
عقل کے دونوں ذکا فیضوں کیا اور تیرے لہ  
تقویٰ کا الہام کیا اور تجھے اپنے اوامر کا مطیع  
اور اپنے رسول صلعم کا متبع بنایا اور تیری ایسی شکر  
بنائی کہ توفیق کو دوست رکھتا ہے ہاں و ناحی سے  
نفرت تو گو نہ کو فائدہ پہنچانے کی خواہش گماہ و غفلت کرنا  
کو ناپسند رکھتا ہے اور باوجود اسکے لمحہ لمحہ غفلت  
لحظہ میں ظاہری بطنی ارضی سماوی ان گنت نعمتوں  
سے تیری امداد کی ہے اور ان سب انعامات میں  
اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تجھے شکر گزاری کے لیے  
اور جو نعمت تجھے عنایت کی ہے اسکی قدر شناسی  
یہ مسخر کیا اور یہ بھی شکر کے لطائف سے ہے کہ یہ  
کرنیوالے سے احسان کرے اور ظلم کرنیوالے سے دیکھنا  
کرے اور جو تجھ سے پناہ چاہے اُسے پناہ دے اور  
حق المقتدر و جہان تک ممکن ہو مختلف جناس عالم کے  
ذرہ ذرہ سے نیکی اور احسان کرے اور یہ بھی لطائف

بہشت کی طرف میں سے جاؤ گا کہ ستر ہزار ہیں لانا وہ خدا تعالیٰ کے کیا شکر کا حال

نہ سے ہے کہ جو تیرے ساتھ بنی اہلستان کہے خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اس کا کیا



يَزِيدُكُمْ نِعْمًا وَحَسَنَاتٍ لِّأَشْهَدَ قَوْلَهُ تَعَالَى  
(وَلَكُمْ شُكْرُنَا الَّذِي لَكُمْ وَلَكُمْ كَانَتْ  
مَرْيَتُهُ الشُّكْرُ عَزِيزَةٌ جَدًّا قَالَ تَعَالَى  
(وَقِيلَ لِمَنْ عِبَادِي الشُّكْرُ) وَأَمَّا  
بِشُكْرِ الْمُنْعَمِ مِنَ الْخُلُقِيِّينَ قَالَ تَعَالَى  
(أَشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ) وَتَحَدُّ لِنِعْمِ  
الْجَزِيَّةِ الْوَاصِلَةِ إِلَى الْعَبْدِ مِنْ أَشْهَادِهِ  
وَأَمْثَالِهِ مِنَ الْخُلُقِيِّينَ دَلِيلٌ عَلَى إِجْحَادِ  
النِّعَمِ الْكَلِيَّةِ الْوَاصِلَةِ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ وَعَدَمُ الشُّكْرِ غِلْظٌ فِي الطَّبْعِ  
تَنَشَأُ عَنْ قَسْوَةِ قَلْبِيَّةٍ صَارِفَةٍ عَنْ  
الْإِعْزَازِ بِالْحَقِّ وَالْمُؤْمِنِ الْمُتَوَرَّبِ  
الْإِيمَانِ لَا يَصْرِفُ عَنْ الْحَقِّ بَلْ  
يَدُورُ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ دَارَ وَقَدْ قُلْتُ  
فِي مَا يَنْسَبُ هَذَا الْأَسْلُوبَ -

قَالُوا عَيْدٌ عَلَى زَيْدٍ لَهُ مَنٌّ  
وَلَا حَزَنٌ بِمَجْدِ الْبَرِّ خَنَاسًا  
فَقُلْتُ خَلْوَةٌ لَا رَاجَتْ بِضْعًا  
لَمْ يَشْكُرْ اللَّهُ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ  
وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْأَرْبَعُونَ  
الرَّهْدُ وَهُوَ صَدُّ الْحَرِّ وَالطَّبْعِ وَ  
مَعْنَاهُ أَنْ يُلْقِيَ الرَّجُلُ الْأَلْمَاءَ عَنْ  
قَلْبِهِ فَلَا تَكُونُ هَذِهِ الدُّنْيَا الدَّرِيَّةُ  
الْفَانِيَّةُ غَايَةً هِيَ وَمَبْلَغٌ عَلَيْهِ إِذِ  
الْحَرِّ بِبَابِ الْمَضَرَّاتِ وَمَقَامِ النَّيَّاتِ

کہ ان کو اور زیادہ نعمتیں دیتا ہے جسے احسان کرتا ہے  
بدلیل اس آیت کے را اور اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں  
اور زیادہ نعمت دوں گا، اور چونکہ شکر کا درجہ نہایت  
شامد تھا اس لیے خداوند تعالیٰ نے فرمایا اور میرے  
بندوں میں سے بہت تھوڑے ہیں جو شکر گزار ہیں،  
اور اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے نعم کی شکر کا حکم کرتے  
ہوئے فرمایا یہ سزاوارنے والدین کا شکر بجالاؤ  
اور اپنے جیسے مخلوق کی طرف سے پہنچی ہوئی چھوٹی  
چھوٹی مختصر نعمتوں کا انکار بالعالین کی طرف سے  
پہنچی ہوئی بڑی بڑی بشمار نعمتوں کے کفران کی  
دلیل ہے اور کفران نعمت گندگی طبع قسوة قلبی  
کا نتیجہ ہے جو کافق کا آثار کرنے سے منع آتی ہے  
اور مومن جس کا دل نورایان سے منور ہوتا ہے حق  
کے کبھی نہیں بلکہ مدح حق کا دورہ ہوا سکے ساتھ ساتھ  
کرتا ہے اسی اسلوب کے مناسب مینے دو شعر کہے ہیں -  
کہتے ہیں زید پر عبید کے بہت سے احسانات ہیں -  
اور زید نیکی کا انکار کر کے سرکش ہو گیا -  
تو مینے کہا جاے دو واسکا ستیا ناس -  
لوگوں کا تحوڑا م خدا کی کیا شکر گزاری کریگا -

چوالیسویں شاخ زہد ہے اور یہ حرص اور طمع  
کی ضد ہے اور زہد کا معنی یہ ہے کہ انسان اپنے  
دل سے شہم کے لالچ کال دے تو کہ اسکا نہایت  
مقصود اور مبلغ علم ہی ناکاری دینا کافی نہ ہوگا  
کیونکہ حرص تمام ضرورتوں کا دروازہ تمام برائیوں  
کی جانی ہے



وَالْخَوْرُصُ الْمُنْتَكِلُ بِالظَّهْرِ يَبْلُغُهُ طَمَعُهُ  
وَحِرْصُهُ عَلَى الْحَطَامِ لِكُلِّ قَيْصَةٍ  
فِيَكُنْ بَبٌّ وَيَقْتَرِي وَيَخْوَضُ بِالنَّاسِ  
وَيَحْلِفُ كَاذِبًا وَيَخْتَلِقُ الزُّورَ وَيُخْرِجُ  
الْحَقُّوقَ وَيَزَيِّبُ إِصْرَ الْخَلْقِ وَلَا  
يَكُونُ صَدِيقَ أَحَدٍ بَلْ هُوَ عَيْنُ طَامِعٍ  
أَعْرَضَ يَخْطُرُ فِي عَيْنِهِ بَيْنَ الْحَلَالِ  
وَالْحَرَامِ وَمِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ لَا تُؤْمِنُ  
بِوَأَيْقَةٍ وَلَا تَرْضَى لِلَّهِ وَلَا الْعِبَادِ خَلْقَةً  
وَالزَّاهِدُ لَقَدْ لَا يَتَكَبَّرُ وَلَا يَخْدَعُ وَلَا  
يَكْذِبُ لَا جِلَّ هَذِهِ الدُّنْيَا الرَّائِلَةِ  
وَيَقِفُ مَعَ الْحَقِّ وَهَذَا سِرُّ لَطِيفٍ تَقَدَّمَ  
الْكَلَامَ عَلَى شَيْءٍ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّ الزَّاهِدَ  
مِنْ أَكْبَرِ هَذِهِ الدُّنْيَا عَلَى قَسَمَيْنِ قَسَمٌ  
مِنْهُمْ وَهُمْ أَنْكَمَلُ زَهْدٍ وَالدُّنْيَا  
يَحْدِثُ إِفْرَاقًا فَيَأْتِي بَيِّنَاتٌ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْمَلُوا  
فَيَأْتِي بَيِّنَاتٌ إِلَى بَيْتِهِمْ عَمَلٌ مِنْ يَتَرَقَّبُ الْمَوْتَ  
فِي كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَأَنْتُمْ صَوِّ الْمَصْلَحَةِ  
الْأَمَّةِ فَعْمَلُوا فَيَأْتِي بَيِّنَاتٌ إِلَى الْأَمَّةِ  
عَمَلٌ مِنْ يَجْزِمُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ وَمِنْ هَؤُلَاءِ  
أَمَّةٌ مِنَ السَّادَةِ الْأَكْبَرِ أَلِ النَّبِيِّ الطَّاهِرِ  
وَأَصْحَابِهِ شُمُوسِ الْمَفَاحِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
وَمِنْهُمْ مَنْ زَهَدَ فِي نَفْسِهِ وَتَرَكَ الدُّنْيَا  
وَأَهْلَهَا وَقَصَرَ زَهْدَهُ عَلَى حَوَائِصِ  
نَفْسِهِ وَتَرَكَ الْكُلَّ لِلَّهِ قَمَرِ تَبَةِ وَمِثْلُ هَذَا

اور خیریں آدمی جو مرض طمع میں مبتلا ہے کسی لالچ  
مال دنیاوی کی حرص ہر شاہیستہ حرکت تک پہنچا دیتی  
ہے جھوٹ وہ بولتا ہے بہتان وہ باندھتا ہے لوگوں  
کی پردہ دہری میں دھنسنے لگتا ہے جھوٹی قمیص وہ کھاتا  
ہے۔ دل سے طوفان وہ جوڑ لیتا ہے حقوق کو ادھر  
ادھر بے محل کر دیتا ہے خلق آزاری کا ارتکاب وہ کر  
گذا ہے کسی کا سچا دوست نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنی  
خواہشات و اغراض کا غلام ہوتا ہے اپنی عیش میں  
حلال و حرام کے درمیان یکساں ہاتھ پاؤں مارتا  
ہے اس قسم کے شخص کی شرارت تو نئے امن نہیں ہوتا  
اسکی خصلتوں سے نہ خدا راضی ہوتا ہے نہ بندے خوش  
ہوتے ہیں اور زاهد صاحب دل نہ تو اس دنیا کا پایدا  
کے لیے جھوٹ بولتا ہے نہ مکر کرتا ہے نہ فحش حق کے  
ساتھ ثابت قدم ہوتا ہے۔ یہاں ایک سر لطیف ترجمہ  
کے بعض حصہ پر گفتگو ہو چکی ہے وہ یہ کہ اکابر دین پر  
سے دو قسم کے زاہر ہوئے ہیں بعضے کا لہر میں  
انہوں نے اپنے حقوق نفس کے متعلق تو سرسراہٹ  
کو چھوڑ دیا ہے اپنے ذاتی معاملات میں تو انکا طرز  
عمل اس شخص کا سا ہے جسے لمحہ بھر چنے کی امید نہیں  
ہر شیم زدن میں موت کا منظر ہے اور صلح امت  
کے لیے یہ دونوں پاؤں پر کھڑا ہو کر کام کر رہے  
ہیں جو امور فلاح قوم کے متعلق ہیں انہیں انکا  
طرز عمل اس شخص کی طرح ہے جسے یقین ہے کہ کبھی  
مرنے کا ہی نہیں اسی زمرہ میں سے ہے بزرگ اسرار  
نبی صلم کی آل پاک اور اصحاب نبی کی ایک بڑی جماعت

اور انہوں نے کہا کہ وہ عالم کا مقام

جو فخر و ستائش کے آثار سے انکار کرتا ہے

دُونَ مَرْتَبَةِ الْكَمَالِ إِذْ مَرْتَبَةُ الْكَمَالِ  
 هِيَ مَنْ شَرُوقِ نُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا كَمِيلَ إِلَيْهِ وَأَصْحَابُهُ إِفَاضَةً  
 وَتَعْلِيمًا وَقَدْ تَنَفَّاهُ مَرَاتِبُ الْإِهْتِمِ  
 وَالْعُقُولِ فَالْأَكْمَلُ سَتُوْنِي مَرْتَبَةِ  
 الرَّهْدِ كَفَّ بِالرَّهْدِ عَنِ النَّاسِ شَرُّهُ  
 وَأَقَامَ بِالْهَيْدَةِ لِلنَّاسِ خَيْرُهُ وَالَّذِي  
 دُونَهُ أَبْلَغَتْهُ هَيْمَتُهُ تَرَكَ الدُّنْيَا رَهْداً  
 يُبِيدُ إِلَهُ خِدْمَةِ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ فَكَلَّمَ  
 شَرِيهَ عَنِ النَّاسِ وَالتَّقَى بِاللَّهِ وَقَدْ أُنْثَرَ  
 إِلَى الرُّهْدِ بِهَذِهِ الْحَقِيقَةِ الرَّائِلَةِ سَيِّدُ  
 الْكَمَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ (كَفَى فِي الدُّنْيَا كَانَتْ عَرِيَّةً  
 أَوْ عَائِرَةً سَيِّئِلٍ وَعَدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ  
 الْقُبُورِ) وَقَالَ تَعَالَى (وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا  
 إِلَّا مَتَاعُ الْعُرُوفِ) وَحَيْثُ أَبْهَدَ أَرْذَلُ  
 وَخُطَامُهَا وَمَا فِيهَا ضَرْبٌ مِنْ الْخِيَالِ  
 فَالْخَرَصُ عَلَيْهِمَا مِنْ أَكْبَرِ الْجَبَابِ الدُّنْيَا  
 اشْتَقَاقُهَا مِنَ الدَّائِمَةِ وَيَمِيلُ إِلَى كُلِّ  
 دَنِيٍّ وَيَمِيلُ عَنْ كُلِّ نَقِيٍّ نَقِيٍّ وَلَا عِبْرَةَ  
 بِوُجُودِهَا بَعْضُ الْأَحْيَانِ بِأَيْدِ الْأَكْبَرِ  
 مِنَ الصَّالِحِينَ وَالصِّدِّيقِينَ الْمُرْسَلِينَ  
 فَأُولَئِكَ عَرَفُوهَا وَأَعْطَوْهَا مِنَ الْإِهْلَادِ  
 بِالْقُلُوبِ حَقَّهَا وَأَفَاضُوا مَنَاسِكَهَا عَلَى  
 الْمُسْتَحَقِّينَ وَجَعَلُوا هَاغِيَةً لِلْمَخْلُوقِينَ

مرتبہ اعلیٰ کمال کے درجہ سونچے ہے اس لیے کہ مرتبہ کمال  
 وہی ہے جو کمال ترین آل و اصحاب کے لیے نبی صلیم  
 کے نور کے طلوع سے فیضان اور تعلیم ہوا ہے اور سنا  
 اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہمتوں اور عقول کے مراتب  
 مختلف واقع ہوئے ہیں سو جو کمال سے اس نے زندہ کا  
 مرتبہ پورا حاصل کر لیا زندہ کے سبب لوگوں سے اپنی ہی  
 روک رکھی اور ہمت مردانہ کی بدولت لوگوں کو اپنی بھلائی کا  
 فیض پہنچایا اور جس کا درجہ اس سے کم ہے اس کی ہمت  
 نے زندہ کے ذریعہ سے ترک دنیا کے مقام تک پہنچا دیا اس  
 اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ لوگوں سے اپنے شر کو روک کر  
 خلق خدا کے بارہ میں اللہ کی خدمت بجا لائے اور خود  
 محض اللہ کے ساتھ انکسار کرے اور اللہ سے باقی ہوں،  
 اور اس مقررہ پائندار سے بغیرت ہونے کی طرف سید  
 الحکما رسول محمد صلیم نے یوں فرما کر اشارہ کیا ہے کہ تو  
 دنیا میں اس طرح بسر کر گیا تو نا آشنا ہے یا راہ کا مسافر  
 اور اپنے آپ کو اہل قبور و مردوں میں شمار کر اور خدا  
 تعالیٰ نے فرمایا ہے زندگان دنیا کی کوئی چیز نہیں  
 مگر دھوکے کی پونجی ہو چونکہ دنیا زوال کا گھر ہے اور  
 اس کا مال وغیرہ جو اس میں ہے ایک قسم کا خیال ہے  
 تو اس پر حس کرنا ایک بھاری جنون اور دیوانگی ہے  
 دنیا کا اشتقاق دھار سے ہے لہذا وہ ہر کمینگی  
 طرف مائل ہوتی ہے اور ہر ہر ہیر گار پاک سیرت سے  
 ہٹ جاتی ہے اور اس کا کچھ اعتبار نہیں کہ بعض مقامات  
 دنیا میں صلیم و صدیقین و صالحین وغیرہ اکابر دین  
 کے ہاتھ میں موجود ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے اس کی

حقیقت بیان کر دیوں میں بلکہ نہ مانجواس کا حق ہے اسے پورا کرنا  
 تحقیق پر اس کے فائدہ کا فیضان کیا اور مخلوقات کے لیے اس سے غفلت نہ آدما۔

فَمَا عَزَّزْنَاهُمْ وَلَوْلَا لَكَ مَا أَضْرَرْتَهُمْ إِذِ  
الرُّهُدُ لَمْ يَكُنْ يَلْبِسُ الرُّقَعَاتِ وَ  
التَّقْنِيفُ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ إِنَّمَا  
هُوَ يَهْرَأُ الْقَلْبَ مِنَ الدُّنْيَا وَعَلَى هَذَا  
فَوْجُودُهَا فِي يَدِ الْكَامِلِ لَا يَضُرُّ أَبَدًا  
وَكُونَ الْأَيَّامِ فِيهَا قَصِيرَةٌ وَالْهُمُومُ بِهَا  
كَثِيرَةٌ وَمَا هِيَ إِلَّا كَمَا قَالَ سَيِّدُنَا الْأَمَامُ  
الرِّقَاعِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ أَقْبَلَكَ كَانَتْ  
مَشْغَلَةٌ وَإِنْ أَدْبَرَتْ كَانَتْ حَسْرَةً فَلِذَا لَكَ  
كُلُّ الرَّاحَةِ يَجْرِي بِكَ الْقَلْبُ مِنْهَا وَتَنْجِيهِ  
عَنْهَا وَرَحِمَ اللَّهُ سَيِّدَنَا الْقُطْبَ السَّيِّدَ  
سِرَاحَ الدِّينِ الصِّيَادِي الرِّقَاعِي الْمَعْرُوفَ  
بِالْمُخَذَّوْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ قَالَ  
إِذَا نَالِ النَّاسُ حِينَ الطُّفْلِ يَأْتِي  
وَتَأْخِذُ الصَّلَاةُ إِلَى الْوَقَاةِ  
يُثِيرُ بِأَنْ عَمَرَ الْمَرْءُ شَيْئًا  
كَمَا بَيَّنَّ الْأَذَانُ إِلَى الصَّلَاةِ  
وَالشَّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْأَرْبَعُونَ  
الْمُتَوَكِّلُ وَتَوَكَّلْ أَهْلُ الْكَمَالِ مِنَ الْأَعْمَالِ  
الرَّجُوعُ إِلَى الْأَسْبَابِ فِي الظَّاهِرِ وَالْخَوْفِ  
مِنْهَا فِي الْبَاطِنِ فَيَسْتَوِي حَالُهُمَا مَعَ  
اللَّهِ فِي أَخْذِ السَّيِّئِ وَتَرْكِهِ وَلَا يَتَأَهَّدُ  
فِي الْحَالَيْنِ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى وَيَقْطَعُونَ  
الرُّكُونَ يَقُولُ يَوْمَ إِلَى الْأَشْخَاصِ الْأَسْبَابِ  
وَإِنْ تَشَبَّهُوا بِهَا فِي الظَّاهِرِ حَفَظَ اللَّيْظَامُ

سو دنیا انکو دھوکا نہ دے سکی اور یہی وجہ ہے کہ اگر  
مے موجود ہو جیسے انیس کچھ نقصان نہیں پہنچا کیونکہ  
زہد چھٹیڑے پیوند کر کے پہنچنا اور حرکات و سکنات میں  
خشک زہدی دکھانے کا نام نہیں بلکہ دنیا سے دل کے  
فارغ ہونے کا نام نہ ہر ہے اس صورت میں کمال شخص  
کے ماتھے میں اسکا موجود ہونا اور اس کا ناپائیدار اور کثیر  
الافکا ہونا اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا دنیا کی  
حقیقت تو وہی ہے جو ہمارے سرور امام قاضی نے  
فرمائی ہے کہ اسکا اقبال بدانا مشغله اور بفرغی ہے  
اور اسکا ادبار دجلا جانا حسرت ہے ہند پوری پوری  
راحت اس میں ہے کہ دل کو اس سے خالی کر دیا جاوے  
اور اپنے قلب کو اسکی محبت سے اس طرح ادھیڑ لیا جاوے  
جیسے بکری کا چمڑا تار لیا جاتا ہے خدا رحم کرے ہمارے  
چچو لوگ بچے کے پیدا ہونے کے وقت اسلے کان میں اذان پڑھتے  
اور نماز اخیر میں اسوقت چاڑھتے ہیں جب اسکی وفات ہوتی  
یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کی عمر اتنی قلیل ہے  
جیسے اذان سے نماز پڑھنے تک زبان میں تھوڑا سا وقت ہوتا  
پیتا لیسویں شاخ توکل ہے جو صاحب ہل کمال  
ہیں انکی توکل بظاہر اسباب کی طرف میلان کہنا بدو ربان  
میں اسے بالکل علیحدہ رہنا سوا انکا حال خداوند تعالیٰ کے  
ساتھ ارتکاب اسباب اور انکی ترک دونوں صورتوں میں  
یکساں ہوتا ہے دونوں حالوں میں وہ اللہ تعالیٰ کے  
سوا اور کسی چیز کو نہیں دیکھتے اگرچہ نظام کوئی کی حقیقت  
اور تفاوت و مجہم کی رعایت سے بظاہر اسباب کی  
ملاست کر لیتے ہیں لیکن اسباب اور اشخاص کی طرف

الْكُوفِيِّ وَتَفَادَتْ إِلَيْهِمْ عُلَمَاءُ مَدِينَتِهِمْ  
بِأَنَّ الْأَشْيَابَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَالْمَوْتُ  
فِي الْحَالَيْنِ هُوَ اللَّهُ لَا غَيْرُ - وَفَدَّ  
وَدَّجُوا عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَ هَذَيْنِ الْأَدْبَائَيْنِ  
فَاعْطَوْا الظُّوَاهِرَ حَقَّهَا وَالْبُيُوتَ  
حَقَّهَا فَكَانُوا يَكْسِبُونَ وَيَنْطَلِبُونَ وَ  
يَعْلَقُونَ بِيَوْمِهِمْ وَيَعْمَلُونَ مَا تَعْمَلُ مِنَ  
الْأَشْيَاءِ يَدُكَ عَلَى ذَلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ الَّذِي سَأَلَهُ  
فِي نَاقَتِهِ أَغْضَاهَا وَكُلُّهَا أَمَّا أَهْلُ  
الْقُوَّةِ الَّذِينَ قَطَعُوا بَرَّازِخَ الظُّوَاهِرِ  
مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَعَظَمَاءِ الصِّدِّيقِينَ فَلَهُمْ  
الْوُقُوفُ مَعَ حَالِهِمُ الْبَاطِنِيِّ بِطَرِيقِ الْحَالِ  
الظَّاهِرِيِّ بِالْجَنَّةِ وَكَفَى بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ وَقَفَ عَلَى رَأْسِهِ الشَّرِيفِ  
كَافِرٍ وَالسَّيْفِ فِي يَدِهِ وَالنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ نَائِمَةً تَحْتَ شَجَرَةٍ فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ  
فَقَالَ لَهُ الْكَافِرُ أَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ  
مَنْ يَمْنَعُكَ مَعِيَ قَالَ اللَّهُ فَإِنَّكَ تَدَّعَى  
يَدِي بِالسَّيْفِ وَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا وَسَيِّدًا  
الْخَلِيلَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
أَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ فِي كَفَّةِ الْمَجْنُونِ فَقَالَ  
لَهُ أَلَيْكَ حَاجَةٌ فَقَالَ أَمَّا إِلَيْكَ فَلَا  
فَكَفَّاهُ اللَّهُ وَجَعَلَ النَّارَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَ  
سَلَامًا وَمِنْ آيِنٍ لِلصَّعْقَاءِ السَّلْقُ

دلی توجہ کو نہج و بنیاد سے کار رکھتے ہیں ایسے وہ مسلمان  
ہیں کہ ایسا ہی ضرر پہنچا سکتے ہیں نفع و دونوں حالتوں  
مؤثر اللہ ہی اللہ ہے اسکے سوا کوئی مؤثر نہیں ان  
دونوں ادبوں کے جمع کرنے پر انکی روش یہی ہے  
انہوں نے ظاہر کو ظاہر کا حق اور باطن کو باطن  
کا حق دیا ہے بظاہر وہ کسب کرتے تھے طب طب کرتے  
تھے کھونکے دروازے بند کرتے تھے اور جن ایسا کام  
لوگ ارتکاب کرتے ہیں وہ بھی انکو عمل میں لاتے تھے اس پر  
دلیل انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قول ہے جو آپ نے ایک شخص سے  
اوٹنی کے بارہ میں سوال کر نیکی کے جواب میں فرمایا تھا  
کہ اسکا پاؤں باندھ دے اور توکل کر لیکن قوی ہمت  
لوگ جیسے حضرت انبیاء و عظامہ صدیقین علیہم السلام  
جنہوں نے طواغیت و سلاطین کو ہلکے قطع کر دیا ہے انکو جو  
ظاہری حال کو ہلکے چھوڑ چکا کر باطنی حال کے حق  
ٹھہرے رہیں اس طریق کی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فی  
مثال ہیں کیونکہ ایک بار آپ کے منبر ایک مخالف نے  
تلمار مارتے میں بیکر کھڑا ہو گیا آپ اسوقت ایک رخسار  
کے تلے سترحت فرماتے تھے جوں ہی آپ اٹھ کھڑے  
تو اس دشمن نے آپ سے کہا کہ تم مجھے ڈرتے ہو فرمایا  
نہیں کہ مجھے نہیں کہیں یہی ویسا فرمایا اللہ اسکا ماتھ  
کا بپ کر لیا اچھوٹا کئی اور اس سے کچھ نہ ہو سکا۔ دوسری  
مثال خلیل الرحمن حضرت ابراہیم ہیں جب آپ خنجر کے  
پڑے کے اندر چھائے ہوئے تھے اسوقت جبریل نے  
اگر التماس کیا کوئی کار خد مت ہو تو میں حاضر ہوں  
آپ نے فرمایا تمہارے متعلق تو کوئی کام نہیں تو اللہ تعالیٰ

کہ اسکا سنا اور اسکا کلام

إِلَىٰ قَرَاتَيْبِ الْأَقْوِيَاءِ وَمَعَ ذَلِكَ فَالْجَمْعُ  
بَيْنَ أَدَبِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ دَاخِلٌ  
تَحْتَ أَفْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ الَّذِي يَجِبُ بِهِ الْعَمَلُ اللَّهُ وَلِيُّ الْكَافِرِ  
وَالشُّعْبَةُ السَّادِسَةُ وَالْأَرْبَعُونَ  
الرِّضَا مِنْ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْحَدِيثِ الْقَدِيمِ  
مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَائِي فَلْيَتَّخِذْ رَبًّا  
سِوَايَ ، وَفِي الْحَبَرِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا  
فَقَدْ وَجَّهَ لِلْإِيمَانِ طَعْمًا وَمَعْنَى الرِّضَا  
كَوْنُ الْقَلْبِ بِخَالِصِ التَّسْلِيمِ لِلَّهِ بَعْدَ  
وَتَعَالَى فَمَا يُقَضِّبُهُ عَلَى الْعَبْدِ فِي  
هَذِهِ الدُّرُوسِ مُجْزِئٌ وَمَكْرُومٌ أَعْمَادُ  
عَلَى اخْتِيَارِ اللَّهِ تَعَالَى لَهُ وَالرِّضَا أَسْرَارٌ  
يَجِبُ التَّنَبُّهُ إِلَيْهَا فَمَنْ أَهْمَهَا أَنْ يَرْضَى  
بِمَا يَكُونُ مُوجِبًا لِرِضَا اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَ  
الْأَفَادَةُ وَفِي الْمَعَارِفِ وَرَعْمَ بِهَا الرِّضَا  
فَهُوَ جَاهِلٌ مُؤَاخَذٌ وَالْعِبَادُ بِاللَّهِ وَمِنْ  
أَسْرَارِ الرِّضَا فَسَاحُ الْخَاطِرِ فِي التَّوَازِلِ  
وَالْحَوَادِثِ الَّتِي تَبْرُزُهَا الْأَفَادَةُ كَذَلِكَ  
مَالٍ وَنَقِصٌ أَنْفُسٍ وَأَمْتَالٌ ذَلِكَ وَ  
يَلْحَقُ أَفْسَاحُ الْخَاطِرِ التَّسْلِيمُ لِلَّهِ بِخَالِصِ  
الرِّضَا مِنْهُ سُبْحَانَهُ أَعْتَادَ عَلَيْهِ وَجُوعًا  
إِلَيْهِ وَفِي هَذَا الشَّانِ رَاحَةٌ لِلْقَلْبِ وَ  
سَلَامَةٌ لِلدِّينِ وَطُمَأْنِينَةٌ لِلْخَاطِرِ وَ  
رِيَاضَةٌ لِلْعَقْلِ غَلَبَةٌ عَلَى الشَّيْطَانِ

قوی بہت لوگوں کے مرتبے میں جا پہنچیں علاوہ اسکے  
ظاہر اور باطن دونوں کے آداب کے درمیان جمع کرنا  
نبی صلیم کے امر کے نیچے داخل ہے جس پر عمل واجب ہے  
اور کام سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ۔  
چھیا یسویں شاخ اللہ تعالیٰ سے راضی رہنا  
ہے حدیث قدسی میں وارد ہے جو میری قضا پر  
راضی نہو اسے چاہیے میرے سوا کوئی اور رب نہ  
لے، ایک اور حدیث شریف میں ہے جو اللہ کے رب  
ہونے پر راضی ہو اس نے ایمان کا لطف اٹھایا، اور  
رضا کا معنی یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ اس دار دنیا میں  
بندے پر قضا کرے خواہ وہ اس کو پسند ہو یا ناپسند  
اللہ تعالیٰ کے اختیار کو عمدہ اور مقصود بنا کر فیوض کے  
ساتھ تسلیم خم کر کے دلوں کی طرف متوجہ کر دے  
رضا کے لیے اس پر جس پر تنبیہ کرنا ضروری معلوم ہوتا  
ہے سب زیادہ ہم بالشان یہ ہے کہ انسان اس امر  
پر راضی رہے جو خداوند تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے ورنہ  
اگر گنا ہو گئے وقوع ہو گیا اور اس کو رضا بالقضا تصور  
کر لیا تو وہ جاہل ہے اس پر مواخذہ کیا جائیگا خدا کی پناہ  
اور رضا کے اسرار میں سے بھی ہے کہ انسان نزول  
حوادث کے وقت جیسے مالوں کا تلف ہو جائے جانوں کا  
نقصان وغیرہ جو حکم قضا ظہور پذیر ہوتے ہیں کشتہ  
خاطر و فرخ حوصلہ رہے اور اس فراخ ولی کے بعد اللہ  
سبحانہ و تعالیٰ کی طرف رجوع اور اس پر قیام و کر کے ظہور  
رضا کے ساتھ اس کے گردن رکھنا حاصل ہوتا ہے  
اور اس شان (یعنی رضا بالقضا) میں راحت قلب

وران و سادس پر جو

سہارا دینا اور ایمان خاطر ہے اور دین کا سہارا دینا اور ایمان

وَسُلْطَانٌ عَلَى أَلْسَانٍ لَّيْسَ لَهَا  
خَدِيعَةُ الشَّيْطَانِ أَوْ شِمَاتُهُ أُولَى لَعْنَةٍ  
وَمِنْ أَسْرَارِ الرِّضَا الْفَتْاحُ دُرَّةُ الْفِكَرِ  
يَحْسُنُ التَّدْبِيرَ بِشَأْنِ مَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِرُ  
وَذَلِكَ الْإِنْفِتَاحُ مِنْ إِحْسَانِ الْفَتْحِ  
(الْإِلَى اللَّهِ تَضَيُّرُ الْأُمُورِ) -

وَالشَّجْعَةُ السَّابِعَةُ وَالْأَرْبَعُونَ  
الْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَهَذِهِ  
الشَّجْعَةُ مِنْ أَعْظَمِ شُعَبِ الْإِيمَانِ فِيهِ  
الْإِثَارُ رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللَّهِ وَ  
بِالْخَوْفِ تَكُونُ التَّقْوَى وَالْوَرَعُ وَالْهَدْيُ  
وَالْحُشُوعُ وَالذَّلُّ لِلَّهِ وَالْخُضُوعُ وَهُوَ  
أَصْلُ كُلِّ فَضِيلَةٍ فَإِنَّ مَنْ خَافَ اللَّهَ  
آمَنَ مِنْهُ النَّاسُ وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللَّهَ  
لَمْ يَأْمِنْ النَّاسُ بِوَأَقْفِهِ وَالْخَوْفُ مِنَ  
اللَّهِ يَكْفِي الْعَبْدَ مِنَ الْجَزَاءِ عَلَى كُلِّ قَوْلٍ  
أَوْ عَمَلٍ لَا يَرْضَى اللَّهُ وَقَدْ ظَهَرَ الْكِتَابُ  
الْعَزِيزُ بِالْأَمْرِ بِالتَّقْوَى وَهِيَ الْخَوْفُ وَ  
مَحَلُّهَا أَعْيُنُ التَّقْوَى الْقَلْبُ فَإِذَا حَلَّ  
الْقَلْبَ خَوْفُ اللَّهِ تَعَالَى انْتَشَرَ سِرُّ  
ذَلِكَ عَلَى الْجَوَارِحِ فَكَانَ لَهَا قَبْلًا عَنِ  
الْمُنِيبَاتِ وَجَازًا بِهَا إِلَى الْمُرُوءَاتِ وَ  
حَاجَةً أَعْيُنُ الْمُخْدُورَاتِ يَخَافُ لِلذَّلِكِ  
الْمُسْتَرِ الْخَائِفُ مِنَ اللَّهِ جَوَارِحَهُ كَمَا  
يَخَافُ الْمَرْءُ الْأَسَدَ يَخَافُ لِسَانَهُ وَ

جو شیطان کے کرا اور ظالموں کی بدخواہی سے پیدا ہوتے  
ہیں غلبہ حاصل ہوتا ہے اور رضا کے اسرار میں سے یہ  
بھی ہے کہ جہانِ مقادیر کے شان میں قادرِ مطلق نے  
جو حسن تدبیر ملحوظ رکھی ہے اس کی طرف فکر کی روڑا  
کھلجاتی ہے اور یہ کھلانا فلاحِ عظیم کے احسانِ عظیم  
سے ہے دُعا گاہ ہو جاوے تمام امور کا مرجع و مصلحت اللہ ہی کی طرف

سالیکن شاخ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے خوفناک  
ہے یہ شاخ بھی ایمان کی بڑی شاخوں میں سے ہے آثار  
میں وارد ہے خدا تعالیٰ سے خوف کرنا دانا کی کارِ سرور و  
اصول ہے اور خوف ہی کی وجہ سے یہ صفات جمیدہ  
حاصل ہوتی ہیں تقویٰ پر پیر نگاری زہد فروغی اور  
خدا کے سامنے نیاز مندی اور خضوع اور فروغی ہی ہر  
فضیلت کی بنیاد ہے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے  
لوگ اس سے امن میں ہوتے ہیں اور جس کے دل میں خدا  
کا خوف نہیں لوگ اس کی شرارتوں سے مامون نہیں ہوتے  
خدا کا خوف ہی انسان کو ہر ایسے قول و فعل پر حرج اُت  
کرنے سے باز رکھتا ہے جس میں خداوند تعالیٰ کی رضا نہ ہو  
تقویٰ کے حکم سے کتاب اللہ بھر پور ہے اور تقویٰ خدا  
کے خون ہی کا نام ہے اور اس کا یعنی تقویٰ کا محل دل  
ہے سو جب نازل میں خدا تعالیٰ کا خوف مقام کرتا  
ہے تو سب جوارح پر اس کا اثر پھیل جاتا ہے تو اعضا کے  
لیے نہایت سے بندش اور مہیاں الہی کی طرف رہبر  
اور محذورات سے پردہ اور حجاب ہو جاتا ہے پھر اللہ  
سے دُنیوال شخص اس سب کی بدولت اپنے اعضاء سے  
اس طرح ڈرتا ہے جیسے انسان شیر زندہ ڈرتا ہے اپنی



يَدَهُ وَرِجْلَهُ وَعَيْنَهُ وَسَمْعَهُ وَبَطْنَهُ  
وَمَا ظَهَر مِنْهُ وَمَا بَطَنَ أَنْ يُوقِعَهُ شَيْءٌ  
مِنْ كُلِّ ذَلِكَ فَيَمَّا لَا يَرْضَى اللَّهُ مِنْ قَوْلٍ  
أَوْ فِعْلٍ وَبِئْسَ كَيْدٌ يَخُوفُ مِنَ اللَّهِ يُجَاهِدُ  
يَكُونُ مَصُونُ الْجَوَارِحِ فَلَا يُؤْذِي  
بِحَارِ حَرٍّ مِنْ جَوَارِحِهِ ذَرَّةً كَوْنِيَّةً مِنْ  
خَلْقِ اللَّهِ وَيَصْرِفُ قُدْرَتَهَا كُلَّهَا فِي  
مَنْفَعَةِ ذَاتِهِ وَفِي مَنَافِعِ خَلْقِ اللَّهِ امْتِلَا  
لَا وَامْرَأَتُ اللَّهِ وَهَذَا أَشَانُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي  
يَخَافُ اللَّهَ وَيَقْتُلِي بِسَيْدِ الْخَلْقِ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَهُ عَلَيْهِ  
ذَلِكَ الْجَنَّةُ قَالَ تَعَالَى رَوَاهُ خُفَّاءُ  
مَقَامَ رَبِّهِ وَهِيَ النَّفْسُ عَنِ الْهَوَى فَإِنَّ  
الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى -

وَالشَّعْبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْأَدْبُورُ  
الرَّجَاءُ مِنَ اللَّهِ قَالَ تَعَالَى رَفَعْنَا  
بِرَجْوِ الْإِقْدَارِ بِهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا  
يُتَبَرِّكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا وَالرَّجَاءُ  
هُوَ حُسْنُ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى فِي الْحَدِيثِ  
الْقُدْسِيِّ رَأَيْنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيَّ أَنْ  
ظَنُّ بِي خَيْرٌ أَفْلَهُ وَإِنْ ظَنُّ بِي شَرٌّ أَفْلَهُ  
وَمِنْ مَسَاجِدِ الْأَمِيرِ الْمُتَضَيِّ سَيِّدِنَا  
عَلِيِّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَرَضِيَ عَنْهُ وَعَلَيْهِ  
الْحَمْدُ لَيْتَ عَدَا بَنِي آفَ حِجَّةٍ  
فَجَبَلُ رَجَائِي مِنْكَ لَا يَنْقَطِعُ

ہاتھ پاؤں آنکھ کان پیٹ وغیرہ ظاہری ہاتھ  
اعضا سے اس اندیشہ سے ڈرتا ہے کہ بسا ادا ان اعضا  
میں سے کوئی عضو اسے ایسے قول و فعل میں جا  
ڈلے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور اسی رازدخون  
خدا کی برکت سے اس شخص کے اعضا محفوظ رہتے  
ہیں سوہانے کسی عضو سے خلق اللہ میں سے کشتی نئی  
نیک کو ایند نہیں دیتا اور قیصل اور امرائی کی غرض  
سے اپنی تمام قدرت اپنی منفعت اور خلق اللہ کے فائدہ  
کے لیے صرف کرتا ہے اور ایسے مومن شخص کی شان ہے  
جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور سید الخلق رسول خدا صلی  
کی پیروی کرتا ہے اور اس خدمت کے صلہ میں اسے  
جنت ملتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر حال جو شخص  
نے اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوئی ہے ڈرا اور اس خوف  
نفس کو خواہش کی پیروی سے روکا تو بیشک جنت

اور تابشوں میں شام خدا تم سے امید رکھنا خدا  
تعالیٰ نے فرمایا جو شخص اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار  
ہے اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنی رب کی عبادت  
میں کسی کو شریک نہ کرے اور امید کا معنی ہے اللہ تعالیٰ  
کے ساتھ حسن ظن حدیث قدسی میں ہے میرا سلوک  
اپنے بندے سے اس طرح ہے جس طرح اُس نے میری نسبت  
کمان کر رکھا ہے اگر اس کا کمان تیک ہے تو نیک  
اگر بڑا ہے تو بُرا ایسے مومنین ہمارے سردار حضرت  
علی کرم اللہ وجہہ کی مناجات میں اللہ اُن سے اپنی ہوا اور ان کی  
اسے میرے خدا کو مجھے ہزار برس عذاب دے  
پھر بھی تجھ سے میری امید کی رسی منقطع نہیں ہوگی

دی راسکام

نہایت

نہایت



الْبَيْتِ لَيْتَ أَقْصَيْتَنِي أَوْ دَرَدْتَنِي  
فَمَنْ ذَا الَّذِي أَرْجُو وَفِيَّ أَيْشَقُّ  
وَأَدَابُ الرَّجَاءِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَالْإِحْلَاسُ  
بِالْعَمَلِ لِلَّهِ وَحَدُّ وَحُسْنُ الظَّنِّ بِاللَّهِ  
وَقَطْعُ الْعَمَلِ مِنْ غَيْرِهِ سُبْحَانَهُ وَفِي  
كَلَامِ الْأَمَامِ السَّيِّدِ أَحْمَدَ الرَّفَاعِيِّ الْحَسَنِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَحِيحُ الرَّجَاءِ بِالْخَالِقِ  
يُمْتَمُ عَنِ الرَّجَاءِ بِالْخَلْقِ وَمَنْ عَمِلَ  
انْقَطَعَ مِنْ سِوَى اللَّهِ أَمَلَهُ وَقَالَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ الرَّجُلُ الْمُمَكِّنُ لَوْ تَصَبَّبَ  
لَهُ سَنَانٌ عَلَى أَعْلَى جَبَلٍ شَاهِقٍ فِي  
لَا دُخَانٍ وَهَبَّتْ عَلَيْهِ رِيَا حُ الْكِبَارِي  
السَّمَانِ مَا غَيَّرَتْ مِنْهُ شَعْرَةً وَاحِدَةً  
يُرِيدُ أَنَّهُ لَا يَفْكَتُ بِكُلِّ تِلْكَ الْأَهْوَالِ  
عَنْ بَارئِهِ ذِي الْجَلَالِ الْإِلَهِيِّ  
تُصْبِرُ الْأُمُورَ وَهَذَا الشَّانُ مِنْ عُلُوِّ  
الْهَمَّةِ وَهِيَ مِنَ الْإِيمَانِ وَفِي هَذَا  
الْمَعْنَى سُرُّ طَيْفٍ فَإِنَّ الَّذِي يَرْجُو اللَّهَ  
يُعْظِمُ كُلَّ شَيْءٍ يُؤَلُّ إِلَى اللَّهِ فَيُحِبُّ اللَّهَ  
وَرَسُولَ اللَّهِ وَآلِيَاءَ اللَّهِ وَأَوْلِيَاءَ اللَّهِ  
وَمَنْ يَدْرُكُ اللَّهَ وَيَدْرُكُ بِاللَّهِ وَكَأَيُّ  
أَعْدَاءِ اللَّهِ وَمَنْ يَشْغَلْ عَنِ اللَّهِ وَ  
يَشْغَلْ بِغَيْرِ اللَّهِ وَيَتَصَرَّحْ وَأَمْرُ اللَّهِ  
وَيَكْفُ عَنْ كُلِّ مُغْضِبٍ لِلَّهِ وَيَقِفُ  
فِي تَحْوِجَةِ الْأَدَابِ الَّتِي تُلَقَّى بِاللَّهِ

خدا یا اگر تو مجھے دور بھیجتے ہے یا رکھ دے۔ تو کون ہے  
جس میں امید کروں اور کون ہے کہ جسکی سفارش کسی میں  
امید کے آداب یہ ہیں نیک عمل کرنا اور عمل میں محض اللہ  
وصدہ کے لیے اخلاص کرنا اور خدا کے ساتھ نیک  
ایمان رکھنا اور اس کے غیر سے طلق آس توڑ لینا امام  
سید احمد رفاعی حسینی کی کلام میں ہے کہ خداوند تعالیٰ  
سے سچی امید مخلوق کا امیدوار ہونے سے روکتی  
ہے جسکا عمل درست ہوتا ہے ماسوائی اللہ کے اس  
کی امید منقطع ہو جاتی ہے اور دین پر آپ نے فرمایا  
ہے جو شخص رجائیں ثابت قدم سے گزریں گے  
اوپر سے اونچے پائوں کی جوئی پر اس کے لیے نیر گھر  
کیا جائے اور اس پر قوم عادی کی اٹھ راتوں کی رہوا  
کی طرح آندھی چلے (تویہ حادثہ) اس کے ایک بال تک  
نہ تغیر کر سکے یعنی ان تمام ہوال میں اپنے خالق  
ذوالجلال سے جدا نہیں ہوتا (امید نہیں توڑتا)  
دستور اللہ ہی کی طرف امور لوٹتے ہیں) اور وقت بچا  
عالی ہستی کی شان ہے اور وہ (عالی ہستی) بھلائی  
ہے اور اس معنی میں ایک لطیف راز ہے وہ یہ کہ  
جو شخص اللہ سے امید کرتا ہے وہ جمیع شعائر اللہ کی  
تعظیم کرتا ہے سو وہ اللہ کو دوست رکھتا ہے  
کہ اللہ کے رسول کو اور اللہ کے نبیوں اور اس کے ولیوں کو  
اور ان لوگوں کو جو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اللہ کو یاد  
کرنے و نصیحت کرتے ہیں اور خدا کے دشمنوں اور اس سے  
اعراض کرنے والوں اور اس سے غافل  
کرنے والوں کو مکرہ اور سمجھتا ہے اور اوامر الہی کی

جو کچھ کہتا ہے  
کے لئے ہر ایک بات سے باز رہتا ہے اور جو آداب جناب الہی سے متعلق ہیں ان کے بیچوں بیچ کھڑا ہوتا ہے  
کہا ہے اور اللہ تعالیٰ کو غرض نہ کر کے والی ہر ایک بات سے باز رہتا ہے اور جو آداب جناب الہی سے متعلق ہیں ان کے بیچوں بیچ کھڑا ہوتا ہے

وَلَا يَسْتَعِينُ إِلَّا بِاللَّهِ وَيَجْعَلُ أَعْوَانَهُ  
أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَأَنْصَارَهُ أَنْصَارَ اللَّهِ وَيُسَبِّحُهُ  
الْفِعْلَ وَالْعَوْنَ وَالنَّصْرَ كُلَّهُ مِنَ اللَّهِ وَ  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

وَالشَّجْعَةَ التَّاسِعَةَ وَالْأَرْبَعُونَ  
الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَقَدْ رُهِلَ بِهِ الشَّجْعَةُ عَظِيمَةٌ  
فَإِنَّ الْحُبَّ فِي اللَّهِ يَقْطَعُ عُرْوَةَ الْأَعْرَافِ  
وَيُخَوِّقُ أَهْوِيَةَ النَّفْسِ وَمَطَامِعَهَا وَ  
هُوَ أَسْ عَظِيمَةُ الْأَخْلَاقِ الْحَمِيدَةِ وَ  
مَتَى تَحَقَّقَ الْعَبْدُ بِهَذَا الْخَلْقِ الْكَرِيمِ  
يَقِفَ فِي كُلِّ أَحْوَالِهِ عِنْدَ مَا يَرْضَى اللَّهُ  
وَلَا يَتَكَلَّمُ كَلِمَةً وَلَا يَطِيرُ ظَرْفَةً وَلَا  
يَرْفَعُ قَدَمًا وَلَا يَحْرُكُ عِزْمَةً إِلَّا  
لِلَّهِ لَا يَنْظُرُ إِلَى الْجَنَسِيَّةِ وَلَا إِلَى الْعَصِيَّةِ  
وَالْقَوْمِيَّةِ وَلَا لِسَمَائِلِهِ الْأَوْهَامِ وَلَا  
تَسْخِيفَةِ الْأَحْلَامِ وَلَا تَطْيِيشَةِ الْمَطَامِعِ  
وَلَا تَضَعُهُ وَتَرْفَعُهُ عَوَامِلُ الْحُلْمِ  
يُحِبُّ اللَّهُ وَيُحِبُّ مَنْ أَحَبَّ اللَّهُ وَيَغِيثُهُ  
رِضَا اللَّهِ قَالَ تَعَالَى (يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ  
اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ) وَفِي  
الْخَبَرِ أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَخْذُ وَكُم بِهِ مِنْ تَعَبِهِ  
وَمِنْ مَحَبَّةِ اللَّهِ تَعَالَى مَحَبَّةٌ مِنْ يُحِبُّهُ  
اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى الْأَرْضُ يُؤَيِّدُ ذَلِكَ مَا  
مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ (أَحَبُّ  
الْبِقَاعِ إِلَى اللَّهِ الْمَسْجِدُ وَابْعَضُ الْقَافِلِ

اور خدا کے بغیر کسی سے مدد نہیں مانگتا اور اللہ کے  
دوستوں اور مددگاروں کو اپنے یار و مددگار بناتا  
ہے اور تمام کام اور ہر طرح کی مدد اور اعانت خداوند  
تعالیٰ کی طرف سے دیکھتا ہے اور نہیں طاقت گاہے  
انچائیسویں شاخ خدا تعالیٰ کی راہ میں محبت کرنا  
اور اس شاخ کی بڑی شان ہے ایسے خدا کی راہ میں  
محبت تمام غرضوں کی جڑھو نکو کا دیتی اور نفس  
کی خواہشوں اور طمعوں کو مٹا دیتی ہے اور پسندیدہ  
اخلاق کی بڑی زبردست بنیاد ہے جب انسان کو  
شریف خلق سے متصف ہو جاتا ہے تو اپنے تمام  
حالات میں خدا کی رضا کے پاس کھڑا ہو جاتا ہے  
ہوتا ہے تو خدا کے لیے دیکھتا ہے تو اسکی ذات کے لیے  
کوئی قدم اٹھاتا ہے یا کوئی نعمت نیت کرتا ہے تو وہ  
اُسکے لیے نہ نصیحت کی پروا کرنا ہے نہ نشت اور  
قومیت کا خیال کرتا ہے نہ وہم سے مائل کر سکتے ہیں  
نہ خیالات سے بسکسا رہنا سکتے ہیں نہ لالچ سے طغیان  
میں لاسکتے ہیں اور نہ دنیاوی مال کے کاروبار  
اسے گھٹا بڑھا سکتے ہیں خدا کو اور دوستانہ خدا  
کو دوست رکھتا ہے اور اسکا مقصود اسکی صرف رضا  
تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا ار وہ  
انہیں راہ را کو ایسا دوست رکھتے ہیں جیسے اللہ  
کو دوست رکھنا چاہیے اور ایمان والے سب  
زیادہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں حدیث شریف میں  
ہے خدا تعالیٰ کو دوست رکھو کہ وہ اپنی نعمتوں سے  
تہیں پرورش کرتا ہے اور خدا کی محبت میں ان جبرئیل

سیرۃ النبیؐ، ج ۱، صفحہ ۱۱۱

إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهُمْ فَإِذَا كَانُوا لَكَ  
فِي الْأَوَّلَىٰ حَبِطَ كِتَابُ اللَّهِ وَأَنْبَيَاؤُ اللَّهِ  
وَسَيِّدُهُمْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَأَوْلِيَاءُ اللَّهِ  
وَأَصْوَارُ اللَّهِ الَّذِينَ هُمُ اللَّهُ وَهُمْ  
طَائِفَةٌ إِلَى اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَكَاهُ اللَّهُ  
فِيهِمْ أَتَمُّهُمْ أَتَمُّهُمْ وَكَبِيرُ إِشْدَادِهِمْ يَتَّقُ  
وَأَتَمُّهُمْ وَفِي الْخَبَرِ وَهَلِ الَّذِينَ إِلَّا الْخَبَرُ  
فِي اللَّهِ وَالْبَعْضُ فِي اللَّهِ عَلَى أَنْ الْحَبِطُ  
فِي اللَّهِ يُؤْتِي الْعَبْدَ مَعَهُ مَرْضَاتِ اللَّهِ  
وَالْبَعْضُ فِي اللَّهِ يُبْعِدُ عَنْهُ غَضَاةَ اللَّهِ  
وَجَنْدُكَ هُوَ فِي أَمَانِ اللَّهِ -

الشَّعْبَةُ الْحَسَنَةُ - الْبَعْضُ  
فِي اللَّهِ وَتِلْكَ سُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ الْقَرِيبُ  
وَالْغَرِيبُ فِي اللَّهِ سَوَاءً لَا يَحِبُّ وَلَا يَبْغِضُ  
إِلَّا لِلَّهِ - وَقَدْ قَالَ أَرَوَاهُ الْفِدَاءُ  
(مَنْ أَحَبَّنِي سُنِّي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي  
كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ) وَحُبُّهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ الْحَسَنَاتِ  
بَعْدَ حُبِّهِ اللَّهِ وَلَا يَكْمُلُ إِلَّا بِأَعْلَاهُ  
مَنَاسِدُهُ وَمِنْ أَعْظَمِ أَرْكَانِ سُنَّتِهِ  
السُّنَّةُ الْبَعْضُ فِي اللَّهِ وَقَدْ وَرَدَ أَنَّ  
أَوَّلَ عَمْرِي الْإِيمَانُ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَ  
الْبَعْضُ فِي اللَّهِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تَجِدُ  
قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ

بازار میں جب حالت ایسی ہے تو اللہ کی کتاب اس کے  
انبیاء خاصہ کے سرور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وہ وسلم کے دگر دگر ہو چکی محبت جن کا فکر اللہ ہی اللہ  
ہے اور ان کی ہمتیں خدا تعالیٰ کی طرف اٹنے والی  
ہیں بطریق اولیٰ خدا تعالیٰ کی محبت میں غل ہے  
خدا تعالیٰ نے فرمایا، وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں خدا  
نے دین کی موتوں کی خصلت کی پیری کر دیا ہے ان کے ارشاد  
کے راز سے بیدار ہوا اور تہذیب حاصل کر دین شریف  
ہے دین صرف اس امر کا نام ہے کہ اللہ کی راہ میں  
اور اللہ کی راہ میں دشمنی ہو فرید براں خدا کی راہ میں  
محبت انسان کو خدا کی رضا مندی پر قائم کر دیتی ہے

پچاسویں شاخ اللہ کے لیے دشمنی کرنی ہے اور یہ  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کیونکہ آپ کے نزدیک خویش  
بیگانہ اللہ کی راہ میں یکساں تھے آپ کی دوستی دشمنی  
محض اللہ کے لیے تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ پر ہماری  
جائیں قربان جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے  
مجھے دوست بنایا اور جس نے مجھے دوست بنایا تو وہ ہے  
میں میرے ساتھ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت خدا تعالیٰ کی  
محبت کو بعد تمام نیکیوں سے عمدہ تر ہے اور اس کی تمیز ملکہ  
سنت بلند کیے بغیر ممکن نہیں اور بغض فی اللہ حضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی روشن سنت کے عظیم الشان ارکان میں سے ہے  
حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ اللہ کے لیے دوستی اور  
دشمنی کرنا ایمان کی مضبوط ترین دستاویزوں میں سے  
خدا پاک نے فرمایا ہے تو ایسے لوگ نہیں پائے گا جو اللہ  
اور روز آخرت پر ایمان لاکر خدا اور رسول خدا کے مخالفوں

اور اللہ کی راہ میں دشمنی کرنا ایمان کی مضبوط ترین دستاویزوں میں سے

مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ  
 أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَمَلَهُمْ  
 إِخْوَانُهُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ يُبْغِضُ  
 الْفَاسِقِينَ وَالَّذِينَ آمَنُوا لَمْ يَلْحَقُوا  
 بِهِمْ بِأُمُورٍ مِّنَ الدُّنْيَا أَوْ الْآخِرَةِ  
 أَوْ كَانَ عَمَلُهُمْ مُّسْتَقِيمًا فَهُمْ يَنُصِرُهُمُ  
 وَاللَّهُ مَعَ الصَّادِقِينَ وَالَّذِينَ آمَنُوا  
 لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ بِأُمُورٍ مِّنَ الدُّنْيَا  
 أَوْ الْآخِرَةِ أَوْ كَانَ عَمَلُهُمْ مُّسْتَقِيمًا  
 فَهُمْ يَنُصِرُهُمُ وَاللَّهُ مَعَ الصَّادِقِينَ  
 وَالَّذِينَ آمَنُوا لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ بِأُمُورٍ  
 مِّنَ الدُّنْيَا أَوْ الْآخِرَةِ أَوْ كَانَ عَمَلُهُمْ  
 مُّسْتَقِيمًا فَهُمْ يَنُصِرُهُمُ وَاللَّهُ مَعَ  
 الصَّادِقِينَ وَالَّذِينَ آمَنُوا لَمْ يَلْحَقُوا  
 بِهِمْ بِأُمُورٍ مِّنَ الدُّنْيَا أَوْ الْآخِرَةِ  
 أَوْ كَانَ عَمَلُهُمْ مُّسْتَقِيمًا فَهُمْ يَنُصِرُهُمُ  
 وَاللَّهُ مَعَ الصَّادِقِينَ

سے دوستی رکھیں خواہ وہ انکے باپ یا بیٹے ہی کیوں  
 نہ ہوں دوسری جگہ خدا تعالیٰ نے فرمایا یا ایہذا  
 اور اپنے دوستوں کو دوست مت بنا کیونکہ خدا راہی  
 جو ادا بہ پسندیدہ آراستہ ہو واجب ہے کہ اہل نریغ و  
 ضلال و ارباب باطل و فساد و اہل بغی و عناد ہم  
 آزار نہ کرش موزیوں سے عداوت نہ کھڑے اور شیاطین  
 انس جن سے بغض نہ کرے دور رہے اور جب خدا  
 رسول خدا کے مخالفوں سے دوستی کریگا تو انکی سلک  
 میں منسلک ہو کر انیس کا ایک تصور ہو گا حدیث  
 شریف میں ہے جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ ہر  
 میں سے ہے ایک اور حدیث میں ہے آدمی اس شخص کا  
 ساتھ ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے اور جن لوگوں سے  
 اسی کی راہ دشمنی رکھنی واجب ہے بخدا انکے وہ بیوقوف  
 ہیں جنہوں نے کچھ نہ سمجھا کر احکام شریعی میں دست اندازی  
 شروع کی ہے اور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں ان  
 کی مراد شہرت ہے گو کف عسریات  
 سے ہو یا وجود اسکے ان کا گمان ہے  
 کہ وہ کسی کام کی چیر رہیں انیس لوگوں کی طرف سے  
 السلام نہ انتادہ فرمایا ہے اور آپ راہباز امین  
 میں استیاس قول میں راہبازانہ میں کچھ لوگ پیدا  
 ہونگے تو عمر کم عقل ہونگے خیر البر علیہ الصلوٰۃ و  
 التحیہ کے بہت سے اقوال انکی زبان پر ہونگے وہ سلام  
 سے یوں اچھوتے کل جائینگے جیسے تیر شکار سے  
 پار ہو جاتا ہے ایمان انکے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا  
 جب تم ان سے ملو تو انیس قتل کر ڈالو کیونکہ انکے قتل کرنے

عن شعراء ہند کے طالع میں ہر رنگ سے کام لیا۔ ہر نام کا ہر رنگ سے ٹکرا کر ہوا۔

قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) وَمِثْلُ ذَلِكَ أَهْلُ  
الْأَهْوَاءِ الَّذِينَ يَبْغِضُونَ آلَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُؤْذُونَهُمْ وَمِنْهُمْ لَأَن  
بَيْنَ ظَهْرَانِي الْأُمَّةِ قَوْمٌ كَاهَمَهُمْ عَلَى نَسَقٍ  
يَزِيدُ وَلَا تَزِيدُ لَهُمْ بِإِذْنِ الْأَلِ الْوَبَاطِيَةِ  
فَرَدَّ مِنْهُمْ مُؤْذُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مَلْعُونُونَ بِالنَّصُوصِ عَلَى  
الْعُمُومِ وَالْخُصُوصِ وَمِثْلَهُمُ الَّذِينَ  
يَتَقَصُّونَ الشَّيْخَيْنِ الْخَلِيفَتَيْنِ الْمَكْرُمَيْنِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَالَّذِينَ يَبْغِضُونَ  
أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
يَلْتَمِزُ أَهْلَ الْفَسَادِ وَالْعَصِيانِ وَالْمُجْرِمِينَ  
وَالظُّلْمَةَ وَالْبَغَاوَةَ وَالْمُفْسِدُونَ وَ  
الْعَصَاةَ الْمَجَاهِرُونَ وَتَطَاعُ الطَّيْرُوتِ  
وَالْخَارِجُونَ عَلَى إِمَامِ الْوَقْتِ أَيَّدَ اللَّهُ  
وَالْحَوَاصُونَ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ  
وَعَلَى عِبَادِهِ الْكَذِبَ وَالْمُحَرِّقُونَ لِلْحَقِّ  
وَالَّذِينَ يَصْرُونَ بِمَنَافِعِ الْخَلِيقَةِ وَ  
يُسَيِّئُونَ بِالْإِضَارَةِ الْخَلِيقَةِ وَأَهْلُ  
الْأَطْمَاعِ بِأَمْوَالِ الْأُمَّةِ وَأَنْبَاءُ لَيْمَةً  
وَالْغَيْبَةِ وَالْإِخْرَافِ عَنِ الطَّرِيقِ الشَّرِيعِ  
الْمُرْتَضَى الَّذِي أَفَرَّ اللَّهُ عِبَادَةَ بِسُلُوكِهِ  
الْمُرَآوُنَ وَالْكَذِبُونَ وَالْمُرْتَكِبُونَ لِلْكِبَايَةِ  
وَالْمُسْتَقْمُونَ بِأَهْلِ الدِّينِ وَالْمُحَرِّقُونَ  
لِلصَّالِحِينَ وَالَّذِينَ يَحْرِقُونَ الْكَلِمَةَ

قتل کرنے والوں کے لیے بڑا اجر ملے گا اور انہیں  
لوگوں کی طرح وہ اہل ہوا ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے دشمنی رکھتے ہیں اور انہیں ایذا دیتے ہیں اور انہیں  
سے اس وقت امت کے درمیان کئی لوگ موجود ہیں جو  
سب سے بڑے کے طریق پر ہیں اور خدا کا فضل  
ہے یہ کہ وہ بڑھتا نہیں وہ آل رسول انہیں کسی فرد کو  
ایذا دیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوزی بنے ہوئے ہیں  
وہ لوگ حکم نصوص علی العموم والخصوص ملعون  
اور بھٹکار سے ہوئے ہیں اور انہیں کی شل ہیں  
وہ لوگ جو شیخین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بزرگ فیوض  
کی تہنیت شان کرتے ہیں اور وہ لوگ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
سے بغض رکھتے ہیں اور انہیں کے لگ بھگ ہیں  
فسادی گنہگار۔ مجرم۔ ظالم۔ باغی۔ رہنما شریعت  
امام وقت سے بغاوت کرنے والے خدا اور بندگان  
خدا پر جھوٹا اقترا باندھتے والے حقوق کو بدل  
دینے والے بلکہ کے منافع کو نقصان پہنچا کر خلق  
اللہ کو ضرر دینے والے قوم کے مالوں میں ظلم  
کرنے والے جھگڑے۔ غیبت کرنے والے شرعی پسندیدہ  
طریقہ سے جیسے چلنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے  
انحراف کرنے والے۔ ریاکار۔ جھوٹے کہیں  
گناہوں کے ترک اہل دین کی بتقدیر  
کرنے والے نیکو کاروں کو حقیر  
جاننے والے خدا تعالیٰ  
کی باتوں کو اپنے محل  
سے ہیر پیرینے

و اے جو لوگوں کو دہراتے ہیں اور لوگ ان کے شرکی  
وجہ سے اسے خوف کھاتے ہیں چھوٹی بڑی نعمتوں کا  
ناشکر گزار جو لوگوں پر ہنسی کرتے ہیں دین کے احکام کا  
استخفاف کرتے ہیں اور ان کے دل بیمار ہیں مسلمانوں کو  
طعنوں کے تیارتے ہیں اور مخلوق کو شہیدوں سے  
مواخذہ کرتے ہیں انکی گفتگو سب فحش سے بری اور  
انکی رسم سب بدتر ہے سوان لوگوں سے اور ان کی  
امثال سے بغض رکھنا خدا کی راہ میں بغض ہے  
اور وعدہ گاہ اس کی جناب ہے اس کے سوا کوئی  
معبود نہیں۔

ایک انویس شاخ جیسا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری  
سے جو اپنے بھائی کو جمل کے متعلق نصیحت کر رہا تھا  
فرمایا اسے چھوڑ دے کیونکہ جیسا ایمان سے ہے ایک اور  
حدیث میں ہے جس شخص میں جیسا نہیں اسکا ایمان  
نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا سے جیسا کرو جس طرح  
جیسا کرنے کا حق ہے لوگوں نے عرض کی یا نبی اللہ  
ہم محمد اللہ سے جیسا کرتے ہیں آپ نے فرمایا تمہارا  
اس طرح نہیں ہے خدا تعالیٰ سے جس طرح چاہیے  
جیسا کہ تم کہتے ہو کہ انسان اپنے سر کو اور جن  
جیر و کوشال ہے نگر رکھے اور جن جیر و کوشال  
حاوی ہے محفوظ رکھے اور موت اور بوسیدہ ہونے  
کو یاد کرے اور جو شخص آخرت چاہتا ہے وہ دنیا کی  
زینت چھوڑ دے اور آخرت کو دنیا پر اختیار کرے  
جسٹ ایسا کیا اسنے واقعی جیسے چاہیے جیسا کہ جبر  
شخص کی طبیعت کو خداوند تعالیٰ نے جیسا کو بانی میں غرض

عَنْ مَوَاصِيْعِهِ وَالَّذِينَ يَخِيفُونَ النَّاسَ  
وَيَخْشَاهُمُ النَّاسُ لَشَرِّهِمْ وَلَقَدْ آتَيْنَاهُمْ  
قُلُوبًا أَوْحَتْ وَالَّذِينَ يَسْتَمِزُّونَ  
بِالنَّاسِ وَيَسْتَحْفِضُونَ بِالْأَحْكَامِ وَقُلُوبُهُمْ  
مَمْنُونَةٌ بِالْأَفْرَاضِ يَرْمُونَ الْمُسْلِمِينَ  
بِإِسْهَامِ الطَّعُونَاتِ وَيُرِيدُونَ مَوَاصِيْعَهُ  
الْحَقِّ بِالشُّبُهَاتِ وَهُمْ أَشْرُ النَّاسِ قِلًا  
وَأَسْوَأُهُمْ سَبِيلًا فَبَغْضَهُمْ وَأَقْتُلَهُمْ  
مِنَ الْبَغْضِ فِي اللَّهِ وَالْمَوْعِدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ  
إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ -

وَالشُّعْبَةُ الْحَادِيَةِ وَالْحَمْسُونَ الْحَيَاءُ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ  
مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يُعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ  
دَعَاهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ (وَفِي  
الْحَبَرِ لَا إِيْمَانُ لِمَنَ لَا حَيَاءَ لَهُ وَقَالَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) اسْتَحْيُوا مَن  
اللَّهُ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوا يَا بَنِي اللَّهِ إِنَّا  
نَسْتَحْيِيكَ مِنَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ (لِلرَّجُلِ)  
كَذَلِكَ وَلَكِنِ الْإِسْتِحْيَاءُ مِنَ اللَّهِ حَقٌّ  
الْحَيَاءُ أَنْ يَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَغَى الْبَطْنِ  
وَمَا حَوَى وَيَذْكُرَ الْمَوْتَ وَالْبِلَةَ وَمَنْ  
أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا وَأَتَرَ  
الْآخِرَةَ عَلَى الْأَوَّلِ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ  
فَقَدْ اسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ وَمَنْ  
غَمَسَ اللَّهُ طِينَتَهُ بِمَاءِ الْحَيَاءِ يُرْجَعُهُ



الْحَيَاةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى لَسْتُ بِمُحَمَّدٍ ذُنُوبِي  
 بِالتَّوْبَةِ وَالْإِنَابَةِ إِلَى اللَّهِ فَتَرَاهُ قَلَقَ  
 الْقَلْبِ لَا يَهْدُ أَحَاطَةٌ إِلَّا بِالتَّوْبَةِ  
 وَتَكُونُ مُرَاعِيَةً لِحَقُوقِ اللَّهِ وَحَقُوقِ  
 خَلْقِ اللَّهِ وَفِي كَلَامِ سَيِّدِنَا عَلِيِّ أَمِيرِ  
 الْمُؤْمِنِينَ رَضَوْنَ اللَّهُ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ  
 كُلُّ الْخَيْرِ فِي الْحَيَاةِ وَفِي الْخَيْرِ لَمْ يَنْقُ  
 مِنَ التَّوْبَةِ الْأُولَى إِلَّا إِذَا لَمْ يَسْجُدْ لِمَنْ  
 مَا شِئْتَ هَذَا مَا وَرَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّ الْبِرِّ وَالْخَيْرِ وَالنَّفْعِ  
 فِي كَلَامِهِ الشَّرِيفِ وَآحَادِيثِهِ الَّتِي  
 فِي رُوحِ السَّعَادَةِ وَمَعْدِنِ الْإِفَادَةِ  
 قَالَ الْإِمَامُ سَهْلُ الشُّشْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ مَدَّ هَبْنَا لَا قَيْدًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَخْلَاقِ وَالْأَفْعَالِ -  
 وَقَالَ الْجَنِّيدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ هَبْنَا  
 مُقَيَّدًا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ الْإِمَامُ  
 السَّيِّدُ أَحْمَدُ الْإِرْفَاقِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 ظَرَفِي صَحِيحُهُ الْإِسْتِنَادُ إِلَى اللَّهِ وَ  
 التَّمَسُّكُ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْعُ عِبَادِ اللَّهِ وَمَا تَوْفِيقِي  
 إِلَّا بِاللَّهِ وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُلُّ طَرِيقَةٍ  
 خَالَفَتْ الشَّرِيعَةَ فَهِيَ زِدْقَةٌ وَقَالَ  
 نَفَعَنَا اللَّهُ بِعُلُومِهِ وَمَدَّنَا الْمُتَى مِنْ  
 مُبْدِقِهِ بِالْحَيَاةِ يَنْظُمُهُ الْحَيَاةُ بِسَلَكِ

اسے خداوند تعالیٰ سے جیا کرنا اپنے گناہوں کی رسوائی  
 اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ و انابت کر کے دھاپنے کی طرف  
 ابھارتا ہے سو لے کو دیکھو گا کہ اس کا دل بقیار ہے  
 بدون توبہ کے اس میں سکون نہیں ہوتا وہ اور غمخوار  
 دونوں کے حقوق کی رعایت کرتا ہے ہمارے سرور امیر  
 المؤمنین حضرت علیؑ کی کلام میں ہے ساری نیکی جیا  
 میں ہے حدیث شریف میں ہے پہلے نبوت کے کلام  
 سے سوائے اس فقرہ کے کچھ باقی نہیں رہا وہ بھی یا  
 ہر چہ خواہی کن ایہ وہ ہے جو آپ کے پاک کلام میں  
 وارد ہوا ہے اور تمام خیر برکت اور دینی و دنیاوی  
 فائدہ آپ کے کلام شریف اور آپ کی احادیث میں ہے  
 جو سعادت کی جہان اور فیض سانی کی کان ہیں امام  
 سہل ستیری فرماتے ہیں کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ اخلاق  
 اور افعال میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے حضرت  
 جنید فرماتے ہیں ہمارا مذہب کتاب و سنت سے ہے  
 ہے امام سید احمد رفاعی فرماتے ہیں ہر طریقہ ہے  
 اللہ تعالیٰ پر ٹھیک ٹھیک بھروسہ کرنا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے تسک کرنا اور  
 خدا کے بندوں کو نفع پہنچانا اور سوائے خدا کے  
 مجھے کسی کام کی توفیق نہیں نیز آپ نے فرمایا کہ جو بشر  
 شریعت کے برخلاف ہو وہ زندیق ہے آپ نے  
 فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے علوم اور مدد سے ہیں  
 نفع پہنچا دے مومن پر جیسا کہ ایک برقع ہے جیسا  
 اسے نیک لوگوں کی  
 لڑی میں پرو

الصَّالِحِينَ الْمُقْعِدِينَ بِسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ  
صَلَوَاتُ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَإِنَّهُ لَيَسْتَعْلِي مَنْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
يُخَالِفَ أَوَامِرَهُ الشَّرِيفَةَ وَلَوْ جَرَّبَ وَاجِدٌ  
وَهَلْ هِيَ سُنَّةُ الْكَرِيمَةِ وَأَقْوَالُهُ اطِّعَاةُ  
الْمُنْتَبِعَةِ فِي الصُّدُورِ وَالشُّطُورِ وَهُوَ  
الْوَاسِطَةُ الْعَظِيمَةُ وَالْوَسِيلَةُ الْكَبِيرَةُ نَاوِيغُ  
مُسْتَعْوَةٍ وَالْمَعْبُودُونَ خَالِقُوهَا وَهُوَ الْبَرَزُخُ  
الْوَسِطُ الْفَارِقُ بَيْنَ الْخَالِقِ وَالْمَخْلُوقِ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَى كَلَامُهُ الشَّرِيفُ  
الْحَمْدُ لِمَنْ صَفَاتُ الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ أَجْبَى مِنَ الْعَدَدِ دَارِي فِي  
خِذْرِهَا وَرَفَعِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْ سَيِّئَاتِنَا  
السَّيِّئَاتِ مُحَمَّدٌ مَهْدِي الصِّيَادِي الرَّوَّاحِي  
نَفَعَنَا اللَّهُ بِعُلُومِهِ فَإِنَّهُ قَالَ مِنْ قَصِيدَةٍ  
إِذَا تَدَبَّرْتَ الدُّهْرَ جَلَبَابُ الْحَيَا  
فِي مَامِ السَّادَةِ الرَّسُولِ حَيٍّ  
وَالشُّجْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
الْخَلْقُ قَالَ الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَبِرَّوَايَةً  
الْإِمَامِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ الْإِمَامِ الْحَسَنِ  
الْبَسِطِ الْأَعْظَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَمِيرِ  
الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ الرِّضِيِّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ  
وَأَكْرَمَهُ بِتَحْيَاتِهِ وَسَلَامِهِ إِنَّ الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّ أَحْسَنَ الْحَسَنِ الْخَلْقِ

پرودیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کے پیرو ہوئے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ  
جبار ہے اس بات میں کہ آپ کے کسی علم کی مخالفت  
کرے اگرچہ ایک ہی حرف سے سن لو یہ آپ کی سنت کبیرہ  
ہے اور یہ آپ کے اقوال میں جن کی اطاعت و اتباع  
لازم ہے سینوں میں محفوظ کرنا یوں مسطور ہیں  
ہے عظیم الشان اسطہ اور بہت بڑا وسیلہ جن کو توڑ  
ملتی ہے وہ اسکا اتباع کرتے ہیں اور جو اس کے مخالف  
ہیں وہ ٹوٹے میں پڑے ہوئے ہیں یہی برزخ ہے  
جو خالق اور مخلوق کے درمیان فارق اور وسطہ  
ہے آنحضرت پر اللہ تعالیٰ کا درود اور صلوات  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں سے ایک صفت ہے  
آپ ایک پردہ نشین باکرہ عورت سے زیادہ حیا دار  
تھے اور اللہ تعالیٰ ہمارے شیخ سید محمد ہدی صلی  
رقاعی سے راضی ہو کر ان کے علوم سے خدا تعالیٰ سے فائدہ  
اسے مخاطب مدت العمر حیا کی چادر کو اوڑھتے رہے  
کیونکہ حضرات انبیاء کے سر و صلعم نہات حیا دار تھے  
باؤنوں شاخ حسن خلق ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
تمام مومنوں کا ایمان والا وہ شخص ہے جس کا خلق  
اچھا ہے امام حسن بصری کی روایت ہے حضرت  
امام حسن بصری اعظم سے وہ روایت کرتے ہیں امیر المؤمنین  
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ و صحابہ وسلم نے فرمایا تمام مومنوں  
سے بڑھ کر عمدہ خوبی  
اچھا خلق ہے۔

الْحَسَنُ) وَقَالَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَفْعَلَ الْقَوْمُ  
أَحْسَنَهُمْ خَلْقًا وَفِي الْأَنْبَارِ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ  
أَفْضَلُ قَالَ (أَحْسَنُهُمْ خَلْقًا) وَمَعْنَى  
الْخَلْقِ الْحَسَنِ الرِّضَا الْمَرْءُ بِالْأَوْثَانِ  
الْبِقْ أَمْرِيهَا الشَّرْعُ كَانَ ذَلِكَ وَجْهَهُ أَوْ  
رِيَاضَةً وَكُنْيًا وَفِي الْكَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الْأَطْهَرِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْعَثُ لَا تُشَمُّ  
مَكَارِمَ الْخُلُقِ) وَقَدْ أَتَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى  
رَسُولِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَقُولُهُ جَنَّتْ  
قُدْرَتُهُ وَإِنَّكَ لَعَلَى خَلْقٍ عَظِيمٍ وَقَالَ  
عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ تَعَالَى (حَسَنُ الْخُلُقِ  
خَلْقُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ) وَقَالَ أَيْضًا (حَسَنُ  
الْخَلْقِ يَصِفُ الدِّينَ) وَقَالَ رَوَّاحُنَا لَهُ  
الْبَدَلُ رِجَالُكُمْ أَمَا سَبَّحُوا خُلُقًا) وَقَالَ  
(خَيْرُ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ خَلْقًا) وَقَالَ خَيْرُكُمْ  
إِسْلَامًا أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا) وَقَالَ عَلَيْهِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ (الْخَلْقُ الْحَسَنُ لَا يُزْعَمُ  
إِلَّا مِنْ وَلَدٍ حَيَضَ أَوْ وَلَدٍ زَنِيَةً) وَقَالَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (خَصَلْتَنِي لَا  
يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْخُلُقُ سَوَاءُ الْخَلْقِ  
وَاللَّهُ دَرُّ النَّفَائِلِ فِي مَدْحِ النَّبِيِّ الْكَامِلِ صَلَّ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

يَا مُصْطَفَى مَنْ قَبْلَ نَشْأَةِ آدَمَ  
وَالْكَوْنِ لَمْ تَقْعُدْ لَهُ أَخْلَاقٌ

نیز حضرت علیؑ نے فرمایا کہ تمام قوم میں زیادہ  
عقل مند زیادہ نیک خلق والا ہے روایات میں ہے کہ  
ابو ذرؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ کون شخص زیادہ بزرگ  
ہے آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ خوش خلق ہے اور خوش  
خلق کا معنی یہ ہیں کہ انسان ان صفات سے متصف ہو  
جس کا شریعت سے حکم کیلئے وہ خواہ تو جلی طور پر ہو یا  
ریاضت اور کسب سے حدیث شریف میں ہے رسول  
اللہؐ فرماتے ہیں میں ایسے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقی  
بزرگوں کو پایہ کمال تک پہنچاؤں اور خدا پاک نبی معلوم کی  
تعریف کی ہے پس اس قول سے (میشک تو بڑے  
خلق پر ہے) رسول اللہؐ نے فرمایا ہے (نیک خلق خدا  
کا بڑا خلق ہے) نیز آپ نے فرمایا نیک خلق نصف دین ہے  
نیز آپ نے فرمایا آپ پر ہماری جائیں قربان تقم میں ہے  
بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں نیز فرمایا انسان  
میں بہتر انسان وہ ہے جو خوش خلق ہے اور فرمایا  
تم میں سے بہتر اسلام میں وہ ہے جو اخلاق میں بہتر  
ہے اور آنحضرتؐ صلعم نے فرمایا نیک خلق نہیں پھینکا یا  
مگر ولد حیض یا لطفہ حرام سے ذیہر آپ نے فرمایا (دو  
عمادیں مومن میں کبھی بہم جمع نہیں ہوتیں بخل اور  
بر خلقی) کسی نے بھی صلے ۱۰۰

علیہ وآلہ وسلم کی

تعریف میں

خوب کہا ہے

اے وہ ذات جو آدمؑ کے پیدا ہونے سے پہلے برگزیدہ  
حالانکہ وجود کے تالے ابھی نہیں کھلے تھے

أَبْرَدُومَ مَخْلُوقٍ تَنَاءَلَ بَعْدَ أَنْ  
أَتَى عَلَى أَخْلَاقِكَ الْخَلْقُ  
وَلَقَدْ طَبَّحَ لِكَبِيرِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ السَّيِّدِ  
الشَّيْخِ سِرَاجِ الدِّينِ الرَّفَاعِيِّ الْمَخْرُوجِيِّ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ -

إِنَّ الشَّرِيفَ إِذَا تَرَوْنَهُ لَقَّ بِشَيْمَةٍ  
قَرِيبَةٍ كَمَا بَشَّهَ الْأَعْرَاقُ  
وَأَرَادَ بَارِعَ قَطْعِ نَسَبَةٍ عِزِّهِ  
شَهَدَتْ لَهُ الْأَطْوَارُ وَالْأَخْلَاقُ  
وَحَيْثُ أَنْ مَعَهُ الْخَلْقُ انْصَافُ الْمَرْبِ بِالْأَوْصَافِ  
الَّتِي أَمْرُهَا الشَّرْعُ وَهِيَ الْأَوْصَافُ الْكَرِيمَةُ  
وَالْأَخْلَاقُ الْحَمِيدَةُ وَالْإِنصَافُ بِهَا الْإِسْلَامُ  
عَنِ الْأَخْلَاقِ السَّيِّئَةِ وَالْأَوْصَافِ الذَّمِّهِ  
فَيَنْجِيهَا النَّفْعُ الْعَالِمُ لِجَلِّ الْأَنَامِ وَالسَّلَامُ  
الْمُتَعَبِّةُ النَّالِيَةُ وَالْحَسَنُ الْغَنَاقُ  
أَلَمْ يَرَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى نَاطِقٌ لِيَقْبَهُ يَرَاهُ فِي كُلِّ  
أَحْوَالِهِ وَيَطْلِعُ عَلَى كُلِّ خَفِيٍّ وَجَلِيٍّ يَرَاهُ فِي أَقْوَالِهِ  
وَأَفْعَالِهِ فَكَيْفَ عِلْمُ ذَلِكَ عِلْمًا جَارِدًا وَ  
اعْتِقَادُهُ اعْتِقَادًا قَاطِعًا يَتَقَفُّ عِنْدَ خَلْقِهِ  
اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا هُمْ بِمَعْصِيَةٍ كُتِبَتْ أَوْصَعَتْ  
أَنْزَعَتْ عِلْمُهُ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَرَاهُ فَاجْتَمَعَ  
عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَهَابَ جَلَالُ اللَّهِ تَعَالَى  
فَدَرْكُهُ وَلَكِنَّ ذَلِكَ إِذَا ابْتَدَأَ لِيَفْعَلَ مَرُوحِي  
مِنْ عِبَادَةٍ أَوْ تَرَاهُ وَصَلَتْ فِيهِ أَوْلَاغَانِ مَلَكُوتِهِ  
أَوْ نَصْرٌ مَظْلُومٍ وَعِلْمُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَرَاهُ

کیا کوئی مخلوق تیری تعریف کا ارادہ کر سکتا ہے بعد  
کہ خود آفریدگار پرے اخلاق کا شاخو ان ہے۔  
اور قطب کبیر شیخ الاسلام سید شیخ سراج  
الدین رفاعی مخزومی فرماتے ہیں۔ صنی السہ  
تعالیٰ عنہ۔

ایک شریف آدمی جب عادت قریشیہ میں  
ہو جاتا ہے تو اسکی رگیں پاک ہو جاتی ہیں  
اور کسی سرکش جو اسکی غرت شعی قطع کرنے کا ارادہ کیا  
تو اسکے شاہدہ اطوار اور اخلاق کو ایسی جاتے ہیں اور  
چونکہ خلق کا معنی یہ کہ انسان ان اوصاف میں نصف  
ہو چکا ہے یعنی علم کیا ہے اور وہ اوصاف کریم  
اخلاق حمیدہ ہیں اور اسے نصف ہو تا بری اظہار  
اور ردی صفات سے پرہیز کرنا ہے تو اسکا نتیجہ  
ہوتا ہے کہ تمام مخلوق کو عام نفع پہنچے والسلام۔  
ترجمہ میں شاخ انسان کا یہ اعتقاد کرنا ہے کہ  
خدا ہر حالت میں اسے دیکھتا اور اسکے ہر پوشیدہ اور ظاہر  
قول اور فعل پر آگاہ ہے تو جب انسان اسے یقینی  
طور پر جان لیتا اور قطعی طور پر اسکا اعتقاد کر لیتا  
ہے تو وہ حدود اللہ پر کھڑا ہو جاتا ہے جبکہ کسی  
گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو خواہ کتنا ہی بڑا یا چھوٹا ہو  
نہ ہو اسکا یہ علم کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اسے  
گناہ کی سے روک دیتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے  
شان اور جلال سے ڈرتا ہے ایسا ہی جب کبھی  
کسی پسندیدہ کام جیسے عبادت حسانِ رعد و جہنم  
زدہ کی فریاد و مظلوم کی مدد وغیرہ پر آمادہ ہوتا ہے

أَخْلَصَ فِي فِعْلِهِ وَقَصَدَ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ وَ  
تَخَلَّصَ مِنْ ظُلْمَةِ رُؤْيَا الْأَعْيَانِ فَكَانَتْ  
كُلُّ أَعْمَالِهِ وَحَرَكَاتِهِ وَسَكَنَاتِهِ لِلَّهِ وَتَقَى  
بِاللَّهِ وَلِيًّا -

وَالشَّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْخَمْسُونَ اخْتِفَادُ  
الْمَرْءِ فِي أَعْمَالِهِ بِأَنَّهُ يَبْرَى اللَّهُ بِحُجَّتِهِ وَ  
هَذِهِ الْمَنْزِلَةُ مِنْ هَذِهِ الشَّعْبَةِ أَرْفَعُ  
أَنْتُمْ مِنَ النَّبِيِّ قَبْلَهَا وَهِيَ أَشْمَخُ مَرَاتِبِ  
الْإِحْسَانِ فِيهِ حَدِيثُ بَنِي جَبْرِيلَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْإِحْسَانَ أَنْ يَقُولَ اللَّهُ  
كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ كُنْتَ تَرَاهُ فَإِنَّهُ بِكَ  
وَفِي هَذَيْنِ الْمَقَامَيْنِ سِرَّانِ الْأَوَّلُ أَنْ  
تَوَى أَنْتَ تَنْظُرُ اللَّهَ فِي عَمَلِكَ وَكُلَّ حَالِكَ  
فَتَأْخُذُكَ الْمُرَاقَبَةُ لَهُ عَنْ غَيْرِهِ وَالتَّائِي  
أَنْ تَرَى أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْكَ مِنْ مَضْمُونِ قَوْلِهِ  
تَعَالَى (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) فَتَنْتَهِزُ  
مُرَاقَبَتَهُ لَكَ فِي كُلِّ حَالٍ لَكَ أَوْ عَمَلٍ أَنْ  
تُشِيرَ لَكَ بِعِبَادَتِهِ أَحَدًا وَهَذَا اخْتِلَاصُ مَا  
تَكَلَّمَ بِهِ أَهْلُ نَعِيمٍ وَالْعُرْفَانِ فِي هَذَا الْمَقَامِ  
وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَكَفَى -

وَالشَّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْخَمْسُونَ  
تَرْكُ الْيَأْسِ فِي الْقُرْطُ فَإِنَّ الْيَأْسَ وَالْقَنُوطَ  
مِنْ اللَّهِ بِحُجَّتِهِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى (وَلَا تَيْأَسُوا  
وَقَالَ (وَلَا تَقْنُطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ) وَحُكْمُ  
الْيَأْسِ قَطْعُ الْأَمَلِ مِنْ دَاخِلِ الْفَضْلِ

تو وہ اپنے کام میں اخلاص کرتا ہے اور اس سے خدا  
کی ذات ہی کا ارادہ کرتا ہے اور اغیار کے دیکھنے کی  
تاریکی سے بچتا ہے تو اسکے سارے کام حرکتیں اور  
سکون اللہ ہی کے لیے ہوتے ہیں اور خداوند کا کافی کارساز

چونچوئیں شاخ انسان کا اپنے اعمال میں اعتقاد  
کرنا کہ وہ مسرحانہ و تعالیٰ کو دیکھتا ہے اور اس شاخ  
کا یہ درجہ پہلی مرتبہ سے ارفع اور بلند تر ہے اور میرا تہ  
احسان کی بلند چوٹیوں سے ہے جبزل کجیث میں  
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت  
اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر میر  
حالت میں نہ ہو تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے اور  
ان دونوں مقاموں میں دو راز ہیں اول یہ کہ وقت  
عمل وغیرہ حالات میں تو یوں تصور کرے کہ خدا  
کو دیکھ رہا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسکی نگرانی تجھے  
غیر کے خیال سے روک دیتی ہے دوسرے یہ کہ تو تجھے  
کہ خدا تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے جیسا کہ خدا پاک فرماتا  
دیشک اللہ تم پر نگہبان ہے سو اسکی دید بانی تیرے  
یہ ہر حال اور ہر عمل میں اس امر سے مانع ہوگی کہ تو  
عبادت میں کسی کو اسکا شریک بنائے یہ خلاصہ ہے تمام  
بیان کا جو اہل علم اور اہل عرفان نے اس مقام میں  
پہنچوئیں شاخ یابوسی اور ناامیدی کی ترک کرنا  
ہے کیونکہ خدا سے یابوسی اور ناامیدی کفر ہے خدا  
پاک فرماتا ہے دست یابوس ہو ینر فرماتا ہے خدا  
کی رحمت سے ناامید نہ ہو یابوسی کا معنی یہ ہے  
کہ انسان خدا کے ہر بان سے امید قطع کر دے

نام نہاد ہے اور کافی ہے جو کو خدا اور نبی اللہ سے

وَهُوَ ضِدُّ الرَّجَاءِ وَفِيهِ انْصِرَافٌ عَنْ شَهْوَةِ  
كَرَمِ اللَّهِ تَعَالَى فِي جَعَلِ لَعِيسَ بْنَ يَسِيرٍ اَدَّ  
الْفَيْسِلَ كَثِيرًا وَالْغَضَبَ رَحْمَةً وَالشَّدَّةَ رَجَاءً  
وَذَلِكَ مَنْ اَلْجَهْلُ يَقْدِرُ اللَّهُ وَعَدَ الْعِلْمُ  
يَنْفُوذُ سُلْطَانِهِ وَيَا هِرْ فَعُولُهُ وَإِنَّهُ يَحْكُمُ مَا  
يَشَاءُ وَيَفْعَلُ مَا يُرِيدُ وَرَحِمَ اللَّهُ الْقَائِلَ  
وَكَمْ لِلَّهِ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ  
يَلْقَى خِفَاهُ عَنْ فَرْجِ الزَّكِيِّ  
وَكَمْ هُمْ تَسَاءَلُوهُ صَبَاحًا  
وَتَأْتِيكَ الْمَسْرُوعَةُ فِي الْعَشِيِّ  
وَقَالَ الْآخَرُ -

أَنَا عَبْدُ رَبِّ لَهُ قُدْرَةٌ  
يَهْوُونَ بِهَا كُلُّ أَمْرِ عَسِيرٍ  
وَأَنْ كُنْتُ عَبْدًا مَنِحْفًا لِقُوَى  
فَرَجِي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
وَالشَّجْنَةُ السَّادِسَةُ وَالْحَسَدُ نَزَلُ  
الْحَسَدِ وَهُوَ ارَادَةُ زَوَالِ الْبَخْتِ عَنِ  
الْحَسُودِ وَهُوَ مِنْ صِفَاتِ ابْلِيسَ حَسَدُ  
آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَكَبَّرَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَنَا  
خَيْرٌ مِنْهُ وَجَزَاءُ الْحَسَدِ لِلْكَذِبِ فَخَلَّتْ  
لَهُ مَخْرَجَاتُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَائِلًا رَبِّي لَكُمْمَا  
بَيْنَ النَّارِ وَحَيْثُ فَالْحَسُودُ لَا يَكُونُ إِلَّا مُتَكَبِّرًا  
وَلَكِنَّ أَبَا الْحَسَدِ وَصَفَ دَرَجَتَهُ تَرْفَعُهُ  
الْعُقُولُ الْعَالِيَّةُ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ  
سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ الْأَكْبَرِ السَّيِّدِ أَحْمَدَ الزُّقَلِيِّ

اور یہ سید کی ضد ہے اور اس میں مشکل کو آسان اور قلیل  
کو کثیر اور غضب کی رحمت اور سختی کو نرمی سے تبدیل کرنے  
میں اللہ تعالیٰ کے کرم کے شہود سے شکر ہونا ہے  
اور اس کا منشا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جاہل ہونا  
اور اس کے سلطان اور فعل کے ظاہر ہونا ہونا  
کا نہ جاننا ہے اور اس بات کا نہ جانتا کہ وہ جو چاہتا ہے حکم کرنا  
خداوند تعالیٰ کی بہت سی پوشیدہ جہانیاں ہیں  
جس کا خفا بڑے سمجھدار آدمی کے فہم کے آگے بھی نہایت دقیق  
اور بہت سے غم میں جن سے صبح کے وقت تو غمگین ہوتا  
اور شام کے وقت تیرے پاس خوشی آجاتی ہے۔  
ایک اور شاعر کہتا ہے

میں ایسے پروردگار کا بندہ ہوں جس کی قدرت سے  
سب مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں۔  
اگرچہ میں ایسا بندہ ہوں جس کی طاقتیں نہایت کمزور ہیں  
تاہم مضائقہ نہیں کیونکہ میرا رب تو ہر شے پر قادر ہے  
چھپنویں شاخ حسد کا ترک کرنا ہے حسد سے کہتے  
ہیں کہ انسان محسود سے زوال نعمت کا خواہاں ہو  
اور شیطان کی صفات میں سے ہے اُس نے آدم علیہ  
السلام کا حسد کیا اور اپنے ترک کر کے کہا میں اس سے بہتر ہوں  
اور حسد اس کو کشاں کشاں جھوٹ تک لے گیا حتیٰ کہ  
اس نے آدم اور حوا علیہما السلام سے قسم کھا کر کہا کہ میں  
تم دونوں کا خیر خواہ ہوں، سو حسد نے ایسے تندرست و چھوٹا  
ہونا لازم ہے حسد ایک ایسی نالائق صفت ہے جس سے  
وعلیٰ عقیدت نفرت کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے  
سزا بڑے پیشوا سید احمد رفاعی حسینی

ہے اور حکم کا ارادہ کرتا ہے اور قائل



اَبْرَقَی الْحَسْبَی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فَاِنَّہُ  
کَتَبَ لِاحَدٍ حَسَادًا۔

اَقُولُ لَیْسَ جَاءَنی حَاسِدٌ اَبَدًا  
اَنْذَرَنِی عَلٰی مَنْ اَسَاتِ الْاَدَبَ  
اَسَاتَ ظَنُّوْنُکَ فِی خَارِیْعِی  
کَاَنَّکَ لَمْ تَرْضَ لِیْ مَا وَهَبَ  
فَکَانَ جَزَاءُکَ اَنْ زَادَنِی  
وَسَدَّ عَلَیْکَ طَرِیْقَ الطَّلَبِ

وَکَانَ الْاَمْرُ کَمَا قَالَ زَادَهُ اللّٰهُ نِعْمَةً وَفَضْلًا  
وَسَدَّ لَطَرِیْقَ عَلٰی حَاسِدِہٖ فَمَا مَ عَلٰی وَجْہِہَا  
فَمَا عَلِمَہَا اَحَدٌ اِلَّا اِنْ ذَهَبَ وَقَدْ قَبِلَ  
اَلْحُسُوْدُ لَا یَسُوْدُ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّا کُمْ وَالْحَسَدُ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَا کُلُّ  
اَلْحَسَاتِ کَمَا تَا کُلُّ النَّارِ اَلْحَطِیْبِ وَعَنْہُ  
عَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لِاَنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ  
اَلْحُسُوْدُ قَدْ وُلِیْعَمَیْیَ وَقَالَ اَیُّمَا لَیْسَ  
مِیْنِ ذُو حَسَدٍ وَلَا یَمِیْمَہٗ وَلَا کُھَانِیۃً وَلَا  
اَنَّا مَنَہٗ وَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُوْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلْاٰیۃُ  
وَقَالَ تَعَالٰی اَمَّا یَحْسَدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی  
مَا اَنَآھُمْ اللّٰہُ مِنْ فَحْشَیْہٖ وَکُوْنُ الْحَسَدِ  
یَجْرِی اِلٰی اَذِیۃِ النَّاسِ وَاضْرَآئِہُمْ وَارْتِکَابِ  
اَلْفِرْبَةِ فِی حَقِّہُمْ وَاشَاعَۃِ الْفَاحْشَیۃِ فِیْہُمْ  
وَنَشْرِ مَا یَشِیۡنَ عَنْہُمْ فَاِنَّ لَکَ کَانَ تَرْکُ  
مِنْ شَعْرِ الْاِیْمَانِ وَالْمُتَّکِلِ بِہٖ وَالْعِبَادِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپ نے ایک حاسد کو  
لکھا  
میں اس شخص سے کہتا ہوں جو حسد کرتے ہوئے میرے پاس  
کیا مجھے معلوم بھی ہے کہ کس کی بے ادبی کر رہا ہے  
تو نے میرے آفریدگار کے حق میں بڑے بڑے گمان کیے  
گویا کہ تو اپنے راضی نہیں جو اس نے مجھے بخشا۔  
اپنے تیری سزا یہ ہوئی کہ اس نے مجھے زیادہ دیا۔  
اور تجھ پر طلب کے راستے بند کر دیے۔

اور واقع میں بات بھی ایسی ہی جیسے آیت فرمایا  
ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ نے آپ پر تو نعمت افضل فرمادی  
کیا اور آپ کے بدخواہ پر راستے بند کر دیے اور جہاں و  
سرگردان پھرتا رہا کسی کو معلوم نہیں ہوا کہ کدھر گیا آخر  
اش سے حاسد بھی سزا نہیں بتائیں لہذا ارشاد ہے  
حسد سے جو کیونکہ حسد نیکو کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے  
اگ لیندھن کو، نیز آپ کا ارشاد ہے (خدا تعالیٰ فرماتا  
ہے کہ حاسد میری نعمت کا دشمن ہے و نیز آپ نے فرمایا  
و حاسد چغچور۔ کاہن کو نہ مجھ سے کوئی سروکار ہے  
نہ مجھ سے اسے اور یہ آیت پر بھی جو لوگ یا ماندروں کو  
ایذا پہنچاتے ہیں، آخر آیت تک خدا تعالیٰ نے فرمایا کیا  
وہ حسد کرتے ہیں لوگوں سے اپنے پر جو خدا نے انہیں اپنے  
فضل سے عطا کی ہے اور چونکہ حسد لوگوں کی ایذا رسانی  
اور کو ضرر لانے کے حق میں افراتہا بندھنے اور انہیں بیماری  
کے پھیلانے اور ان کے عیوب کے افشا کرنے کا  
سبب ہے اسی لیے اس کا ترک کرنا ایمان کی نشاۃ فوریہ  
ہے اور خدا نخواستہ اس سے متصف ہونا

بِاللّٰهِ مِنْ شَعَبِ الْكُفْرِ وَالطَّغْيَانِ وَاللّٰهُ  
أَمْسَتْ عَيْنُ -

وَالشَّجَبَةُ السَّابِعَةُ وَالْحَمْسُونَ مِائَةً  
عَلَيْهِ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى قَالَ لَنْ كُفْرًا مَّا عَلَى يَمَانٍ  
رَوَى سَيِّدُنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُسَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ  
عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَالِهِ وَسَلَّمَ مَا شَرَّ النَّاسِ الْإِسْلَامَ قَدْ كَثُرَتْ  
عَلَيَّ وَلِيَّ كِبَرْتُ فَأَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ أَشْبَهْتُ  
بِهِ قَالَ (لَا تَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)  
فَقَدْ دَلَّكَ أَوْ حَنَّكَ الْغَدَاءُ عَلَى أَفْضَلِ  
شَرِّ النَّاسِ الْإِسْلَامَ وَعَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
أَفْضَلُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُونَ مِنْ قَبْلِي  
(لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ) وَقَالَ تَعَالَى لِلنَّبِيِّ صَلَّی  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُ كُتِبَ لَهُمُ الْآيَةُ  
وَقَالَ تَعَالَى (فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) وَفِي  
الْحَدِيثِ الْقَدِيمِ مَنْ ذَكَرَنِي فِي الْمَلَا  
ذَكَرْتُهُ فِي مَلَكٍ خَيْرٍ مِنْهُ) وَاللّٰهُ كَرُمٌ كَرِيمٌ  
بِاللّٰهِ قِيَامَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ كَرِيمٌ كَرِيمٌ  
يَكُونُ حَافِظًا مِنَ اللّٰهِ بِرُجُوهِ وَبِحُضْنِهِ  
وَمَنْ سَرَّ اللّٰهُ كَرِيمَةً إِلَّا تَبَاعًا لِلنَّبِيِّ صَلَّی  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا يَكْفِيكَ عَجْرَةُ اللّٰهِ كَرِيمٌ  
دُونَ اتِّبَاعِهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
فَإِنَّ اللّٰهُ كَرِيمٌ عَلَامَاتِ الْحُبِّ لِلّٰهِ وَ  
اللّٰهُ تَعَالَى قَالَ (قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ  
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ) وَمَنْ حَقَّقَ

کفر اور سرکشی کی شاخوں میں  
ہے ہے۔ اور اللہ سے مدد مانگی جاتی ہے  
ستاد نوں شاخ خدا تعالیٰ کے ذکر پر مدد مست ہے  
خدا تعالیٰ کا ذکر ایمان پر ایمان ہے بعد اللہ بن بشر  
روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول صلعم کی خدمت میں  
عرض کیا کہ یا حضرت اسلام کے احکام بہت ہیں مجھ  
پر غلبہ آگئے اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں سو مجھے  
کوئی ایسی چیز بتلایے جسے میں محکم رکھوں تو آپ نے  
فرمایا ہمیشہ تیری زبان خدا کے ذکر سے تر رہے  
تو آپ نے آپ پر ہماری جانیں فدا ہوں، اسلامی  
احکام میں سے بزرگتر چیزوں کی طہارت رہنمائی کی  
نیز آپ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا بزرگترین  
چیز جو سینے کی اور مجھ سے پہلے انبیاء نے یہ ہے  
خدا تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، نیز  
خدا پاک نے نبی صلعم سے فرمایا کہ اللہ ہی اللہ ہے پھر  
اُن کو چھوڑ دو آخرت تک اور فرمایا مجھے یاد کرو  
میں تمہیں یاد کروں گا، اور حدیث قدسی میں ہے جو  
مجھے جماعت میں یاد کرے میں اسی جماعت میں سکاف کر  
کر دوں گا جو اس سے بہتر ہے ذکر خدا اور آیات خدا کو  
یاد دلاتا ہے ذکر کرنے والا خواہ مخواہ اللہ سے  
دُریو والا ہوتا ہے اس سے امید رکھتا ہے اور خون  
کرتا ہے اور ذکر کا اصل راز رسول اللہ صلعم کی ٹھیک  
ٹھیک پیروی کرنا ہے کیونکہ محض ذکر و اتباع  
رسول صلعم کے ناکافی ہے کیونکہ ذکر خدا تعالیٰ کی  
محبت کے علامات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا

خدا تعالیٰ کا ذکر

اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اللہ تعالیٰ کو دستا کھتے ہیں یہی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ بِصَحَّةِ الْإِسْلَامِ بِخَبَابِ رَسُولِ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَقَّقَ بِالنَّفْعِ  
لِلنَّاسِ وَبِحُسْنِ الْحَالِ فِي نَفْسِهِ وَصَادَقَ  
خَيْرَ الْخَصْمَانِ -

وَالشَّعْبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيمِ  
وَعِلْمُهُ فَإِنَّ جَمِيعَ الْأَعْمَالِ الْإِيمَانِيَّةِ  
ظَاهِرٌ إِنْ لَمْ تَكُنْ يَعْلِمُ فِي كَوْنِهَا بَاطِلٌ  
وَالْعِلْمُ هُوَ الْقَرَضُ الْعَامُّ الْوَاجِبُ عَلَى كُلِّ  
مُسْلِمٍ بِدَلِيلِ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ  
الْعِلْمُ حَتَّى يَجْهَلَ وَقَدْ حَثَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى  
الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى الْأُمَّةِ عَلَى الْخَلِصِ مِنَ  
الْجَهْلِ بِالْعِلْمِ وَأَشْرَفَ الْعُلُومِ الْعِلْمُ  
بِاللَّهِ وَفِي حَقِّهِ خَصْلٌ لِلْبَرِّ بِاللَّهِ فَقَدْ أَحَاطَ  
بِشَرْهِ كُلِّ عِلْمٍ وَقَدْ سَمِيَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَاللَّهُ وَسَلَّمَ عِلْمُ التَّنْذِيرِ كَيْدًا يَأْتِي فِيهِ الصَّحْبُ عَنْ  
مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَعَالَى بِنَاوُزٍ مِنْ سَاعَةِ  
أَيِّ نَتَدَكُّ عِلْمُ الْإِيمَانِ وَالْعِلْمُ بِاللَّهِ عَلَى  
ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ الْأَوَّلُ الشَّرْعِيَّةُ وَالتَّوْحِيدُ  
الشَّرْعِيَّةُ وَالتَّبَاحَاتُ الدُّنْيَوِيَّةُ وَمَدَارِكُ  
الْخَوَاسِ الصَّرُورِيَّةُ وَالصَّرُورَةُ الْعَقْلِيَّةُ  
وَعِلْمُ الْأَكْرَمِ هُوَ عِلْمُ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ وَ  
الْفَضَائِلِ وَعِلْمُ النَّبِيِّ هُوَ عِلْمُ الْحَوَامِ وَ  
الْكِرَامَةِ وَالتَّائِيَةِ وَعِلْمُ التَّبَاحَاتِ هُوَ  
الْعِلْمُ بِالدُّنْيَا وَآهْلِهَا وَكَيْفِيَّةِ آدَابِ

کر نیا اللہ رسول صلعم کی پوری پوری پیروی سے  
تصنف ہوگا تو لوگوں کے حق میں فیض رسان  
اور فی ذاتہ خوشحال ہو جائیگا اور مجسم فیترکی  
بن جائے گا

اٹھاؤ لویر شاخ علم کا سیکھنا اور سکھانا ہے  
کیونکہ تمام ایمان کے اعمال کھانا اگر علم سے نہ  
ہوں تو وہ لغو اور باطل ہیں۔ علم وہ عام فرض ہے  
جو ہر مسلمان پر واجب ہے، اسکی دلیل رسول اللہ صلعم کا  
فرمان ہے علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم  
جہالت کی ضد ہے اور رسول اللہ صلعم نے ساری  
امت کو علم کے ذریعہ جہالت سے نجات پانے پر ترغیب  
دی ہے اور تمام علوم سے بزرگتر خداوند تعالیٰ کی  
رذات و صفات کا علم ہے اور جیسا انسان کو علم  
ابھی حاصل ہو گیا تو اسنے سارے علوم کا ثمرہ اور نتیجہ  
پر احاطہ کر لیا رسول اللہ صلعم نے وعظ اور نصیحت کے  
علم کو ایمان شمار کیا ہے صحیح بخاری میں سفادہ  
سے روایت ہے ہمارے ساتھ آؤ ہم ایک ساعت  
ایمان لائیں یعنی ایمان کے علم کا مذاکرہ کریں اور  
خدا کا علم میں قسم ہے اور شرعی تو ابھی شرعی دنیا کا  
مباحات اور حواس کے ضروری مدارک اور ضروریات  
کے مدارک، سوامر کا علم وہ فرضوں اور سنتوں اور  
فضائل کا علم ہے اور کھکی کا علم وہ حرام اور کرہات  
اور تنزیہ کا علم ہے اور مباحات کا علم نام ہے  
دنیا اور دہل دنیا کے علوم کا اور آداب و اخلاط  
اور کسب

الْحَالِطَةِ وَالْكَتَابِ الْيَعِيشَةِ وَصِيَانَةِ  
 الْحَيْدِ وَحِفْظِ حُقُوقِ الْمَقَادِيرِ وَالْأَهَةِ  
 الْهَيْئَةِ الْجَمْعَةِ وَهَذِهِ الْأَقْسَامُ الثَّلَاثَةُ  
 تَعْلَمُ مِنَ الشَّرْحِ وَطَرِيقِهَا الشَّمْعُ وَأَمَّا  
 مَدَارِكُ الْحَوَاسِ وَالْعُلُومِ الصَّرُورِيَّةِ  
 فَقَدْ اشْتَرَكَتْ فِيهَا الْحَيَوَانُ الْعَاوِلُ فَلَا  
 يَخْتَلِفُ إِلَى الْكَتَابِ وَبَعْدَ هَذَا فَالْهَدْيُ  
 هُوَ الْعِلْمُ لَا يَسْتَفْنِي الْقَلْبُ عَنِ الْعِلْمِ طَرَفَةً  
 عَيْنٍ وَالْعَقْلُ أَيْضًا يَخْتَلِفُ إِلَى الْعِلْمِ الشَّرْعِيِّ  
 لَا يَسْتَفْنِي عَنْهُ نَفْسُهُ إِنَّا أَيْدًا أَوَّلُ كُلِّ عِلْمٍ  
 مَلْ شَرَعَهُ فِي الْأَكْوَانِ أَفْتَقَ رَفَقَهُ بِهِ  
 الْأَنْبِيَاءُ وَبِأَشْرَفِهِ الْمُعْقُولُ فَسَلَكْتَ فِيهِ  
 فَجَاهًا قَالُوا فَيَقُولُونَ جَمْعًا بِأَشْرَفِهِ الْأَنْبِيَاءُ  
 بَيْنَ عَلَمِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَالْمُعْبُودُونَ  
 رُكُوعًا وَمَنْ لَوْ مِنْ هَذَا عِلْمُنَا أَنَّ الْعِلْمَ  
 فِيهِ يَخْتَلِفُ الْأَكْمَرُ مِنَ الدِّينِ وَالْدُّنْيَا  
 فَدَجَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
 أَعْظَمَ شَيْعًا لَا يُعَارَى وَأَنْبَأَ اللَّهُ قَوْصًا عَلَى  
 كُلِّ مُسْلِمٍ فَلْيَتَدَبَّرْ هَذَا الدِّينَ وَلْيَعْقِلْ  
 رَبُّ الدُّنْيَا وَالصَّادِقُ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ  
 أَكُونَ مِنَ الْبَاجِلِينَ -

وَالشَّعْبَةُ الثَّاسِعَةُ وَالْحَمْسُونَ جَنَّاتُ  
 النَّخْلِ وَاللُّغُوصُ رَبِّ مِنَ الْعَبِيدِ وَالْخَوْصُ  
 فِيهَا لَا يَغْنَى وَفِي الْحَبْرِ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ  
 الْمَرْكُوكِ مَا لَا يَعْنِيهِ وَاللُّغُوصُ مِنْ كَوْنِهِ

معاش اور ننگ و ناموس کی حفاظت حقوق کا  
 محفوظ رکھنا وغیرہ اور حفظ حقوق و مراتب کی  
 کیفیت و رسمیات اجتماعیہ اور قومی شان و شوکت  
 کے نگہ رکھنے کے طریق کا اور تینوں اقسام شرع  
 سے کھجے جاتے ہیں اور انکا طرہ تفہیم اور عقل سے  
 لیکن مدارک حواس اور مدارک علم ضروریہ سوان  
 میں توحیوانات بھی ذوی العقول کے شریک ہیں  
 انہیں الکتساب اور تعلیم و تعلم کی کچھ حاجت نہیں اس  
 تہید کے بعد روشن ہے کہ ہدایت علم ہی بخیر ہے  
 انسانی دل علم سے ایک لمحہ بھرنے کے لیے پرہیز  
 نہیں ہو سکتا اور عقل ہی علم نبوی کا محتاج ہے  
 اس سے وہ ایک لحظہ بھی کبھی بے پرواہ نہیں ہو  
 سکتا اور جتنے علوم دنیا میں شائع و نافع ہیں سب  
 حشر و نبی کی برکت و ہمت سے جاری ہوا کچھ  
 عقول انسانی نے انکی مراد لیت اور محارست کرتے  
 کرتے انہیں کشادہ راستے چلا دیے ہیں سو جب کوئی  
 یاد رہی وہ انبیاء کا اتباع کر کے علم دین و دنیا  
 دونوں کے جامع ہو گئے اور جن کے تحت مارے  
 ہوئے تھے انہوں نے لغزش کھائی اور گمراہ ہو  
 اور انہیں سے ہیں معلوم ہو گیا کہ علم میں دین و دنیا  
 دونوں کی اصلاح ہے اور اس کو نبی صلعم نے زبان کی

انستقصی شاخ لغوص سے چھپا ہے لغوص  
 اور بے سود کے کام کو کہتے ہیں اور ایسی باتوں  
 میں خوض و بحث کرنا جس کا کچھ نتیجہ نہیں جیت  
 شریعت میں ہے انسان کی خوبی اسلام کی ہے وہ

۱۰۵

۱۰۵

لَمْ يَسْتَنْدِلْ إِلَى حِكْمَةٍ أَوْ رَجَعَ إِلَى صَيْلٍ  
مَطْلُوبٍ فِيهِ نَفَقٌ يُلْقِيَهُ لَفَعًا فِي الدِّينِ  
أَوْ فِي الدُّنْيَا أَوْ غَايَةً تَفْسُقُ ذَهْنًا مَطْلُوسًا  
وَنُلْقِي فِيهِ شَيْئًا مِّنَ الْحِكْمَةِ الصَّالِحَةِ  
لِحَالٍ أَوْ مَالٍ فَزَكَّاهُ وَاجْتَنَابَهُ مِنَ الْعَقْلِ  
الْكَامِلِ وَالْفَهْمِ الْقَيِّمِ وَفِي هَذَا آيَاتٌ  
وَالشَّعْبَةُ السَّتُونَ كَرَاهَةُ الْكُفْرِ  
قَالَ تَعَالَى وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ  
الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَقَالَ لَكُمُ  
قَدْ زُكِّيْتُمْ وَلَكِن مِّنْ يَكْفُرُوا بِالطَّاعُونَ وَأَوْفَى  
بِاللَّهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى  
وَالْكَفَرُ عَلَى قِسْمَيْنِ الْأَوَّلُ الْجُودُ وَالْثَوْنُ  
وَالثَّانِي كُفْرُ النَّجْمَةِ فَحُجُّهُ الْوَلَجِبُ الْوُجُودُ  
أَوِ الشَّرْكَ بِهِ كُفْرًا لِمَحَالَّةٍ وَكُفْرًا لِنِعْمَةٍ  
عَلَيْهِ قِسْمَتَيْنِ كُفْرُ نِعْمَةِ الْخَالِقِ وَكُفْرُ  
نِعْمَةِ الْمَخْلُوقِ أَيْ الْبَقِيَّةُ تَصِلُ إِلَى الْعَبْدِ  
بِوَسْطَةِ الْمَخْلُوقِ وَالْكَفَرُ مِنَ اللَّهِ وَكُفْرُ  
نِعْمَةِ الْخَالِقِ إِنْ كَانَتْ عَنْ جُحُودٍ فَرِي  
مِنْ ضَرْبِ الْكُفْرِ الْغَلِيظِ وَإِنْ كَانَتْ  
عَنْ حَقْلَةٍ فَيَحِبُّ بِشَائِنِهَا التَّيَقُّظُ وَالنَّبِيَّةُ  
وَالنُّوْبَةُ وَالْإِسْتِغْفَارُ وَاللَّهُ عَفُوٌّ رَّحِيمٌ  
وَأَمَّا كُفْرَانِ نِعْمَةِ الْمَخْلُوقِ فَمِنْ دُونِ  
الْكُفْرِ الْغَلِيظِ إِلَّا أَنَّهُمَا مِنْ أَقْسَامِ الْكُفْرِ  
وَفِيهِمَا دَلَالَةٌ عَلَى الْخِيَانَةِ وَحَالِ الْأَمَانَةِ  
وَالْغُلَاطَةِ وَالْجَفَاءِ وَتَرْكِ الْوَفَاءِ وَفِي

بیکار چیز ہے کہ اسکا سلسلہ کسی حکمت کی طرف منتهی  
نہیں ہوتا اور نہ اس میں قابل طلب کچھ اصیلت ہے جس کا  
کوئی نتیجہ ہو جو دین یا دنیا میں مفید پڑے یا کسی ہر  
اند کو کشائش دیکر اس میں کسی ایسی حکمت کی تخریر نہ  
کرسے جو مال یا مال میں کارآمد ہو نہ انہم صحیح اور  
عقل کامل کا مقتضایہ ہے کہ اسکو ترک کیا جاوے اور  
ساٹھویں شاخ کفر کو پر جانا ہے خدا پاک نے  
فرمایا رسولین اللہ نے ایمان کو تمہارا محبوب ٹھہرایا  
اور تمہارے دل میں زینت دی پھر اس پر  
جلالہ نے فرمایا جو شخص شیطان کا منکر ہو کر خدا کے  
ساتھ ایمان لانا ہے وہ مضبوطی کو پکڑے ہو  
ہے اور کفر کی دو قسمیں ہیں اول انکار اور شرک کرنا  
دوسرے کفران نعمت سو خدا کے واجب الوجود کا انکار  
کرنا اور کسی کو اسکا شریک بنانا یا شبہ کفر ہے اور انکار  
نعمت کی دو قسمیں ہیں (۱) آفریدہ گائی نعمت کا انکار  
کرنا (۲) مخلوق کی نعمت کا انکار کرنا ہے جو انسان  
کو مخلوق کے ذریعہ سے پہنچتی ہیں اور حقیقت میں  
سب خداوند تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہیں سو خدا  
کی نعمت کا کفر اگر انکار کی قسم سے ہو تو وہ نہایت  
گندہ کفر کے قسم سے ہے اور اگر غفلت کی راہ سے  
ہو تو اس پر مشیاری اور تنبہ ہونا اور توبہ استغفار کرنا  
ضروری ہے اور بدبختی ہمارے ہاں ہے لیکن مخلوق  
کی نعمتوں کا انکار سو یہ کفر غلیظ سے کمتر ہے تاہم کفر  
کی قسم ضروری ہے اور اس میں خیانت اور ایمان ہونے  
اور سختی طبع اور اٹھ پینے اور یوفائی کا پتہ لگتا ہے

الْحَكِيمُ لَا يَدِينُ لِمَنْ لَا وَفَاءَ لَهُ وَذُو الْعَقْلِ  
يَكْرَهُ أَنْ يَقَعُ فِي أَحَدٍ أَوْ هَدَنَيْنِ وَ  
اللَّهُ الْمُعِينُ -

وَالشَّجَبَةُ الْحَادِيَةُ وَالسُّتُونُ التَّوَّاضِعُ  
وَهُوَ صِدْقُ الْكِبَرِ فَالْكِبَرُ خُلُقٌ لَيْسَ وَ  
التَّوَّاضِعُ خُلُقٌ لَا يُنْبِئُ عَلَيْهِمُ الصَّلَوةُ وَ

السَّلَامُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى رُوِّحُ الْإِنْسَانِ  
ضَعِيفٌ مَنْ كَانَ فِي خِطَّةٍ الضَّعِيفُ  
وَالْعِجْرُ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَّصِفَ بِصِفَةِ الْقَوِي

الْقَدِيرُ وَمَنْ أَيْنَ لَهُ ذَلِكَ وَهُوَ يُحْزَرُ  
الدُّبَابُ وَالْجَبَّارُ الْقَهَّارُ يَقُولُ الْكَبِيرُ يَا  
رَبِّ آتِنِي وَالْعَظِيمُ يَذَرُنِي مَنْ تَأْزِغُنِي مَا

قَصَمْتَهُ وَالتَّوَّاضِعُ مَنْ لَوِازِمُ الْعَبْدِيَّةِ  
وَمَنْ أَشْرَفَ الْأَخْلَاقِ الْمَرْضِيَّةُ الَّتِي  
يَجْعَلُ الْعَبْدَ مَرْضِيًّا عِنْدَ اللَّهِ مَحْبُوبًا

عِنْدَ النَّاسِ وَفِي الْكِبَرِ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ  
رَفَعَهُ اللَّهُ وَقَدْ فَتَرَ بَعْضُهُمُ الْفِتَارَ  
بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَفِي كَلَامِ الْأَمَامِ الرَّقَاعِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ مَا تَكَبَّرَ مُتَكَبِّرًا لَا عَنْ ذَاتِهِ فِيهِ  
كَيْفِيَّةٌ فِي نَفْسِهِ وَقَالَ الْكَبَرُ خُلُقٌ ذِمَّةٌ  
ذِمَّةٌ تَرْفَعُ عَنْهَا أَرْبَابُ الْعُقُولِ لِلْعَالِيَةِ

وَنَلَا الرِّيسَ فِي جَهْلِهِ مَتَوَيِّ لِمُتَكَبِّرِينَ  
وَقَدْ مَلَاحَ الْأَمَامُ الشَّيْخُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُصَفِّقِيُّ  
الْقَارُوْنِي قَدْ سَلَّ اللَّهُ رُوحَهُ يَنْخَبِذُ الْغُوثُ  
الْأَكْبَرُ مَوْلَا السَّيِّدِ أَحْمَدَ الرَّقَاعِيِّ رَفَعَهُ

حدیث شریف میں ہے جس میں صفت وقا ہو سکا و  
نہیں ہے اور عقلمند نہیں پسند کرتا کہ دونوں گروہوں  
میں سے کسی میں گرے اور خدا ہی مددگار ہے۔

اکٹھویں شاخ تواضع یعنی فروتنی ہے اور  
وہ کبر کی ضد ہے اور کبر بلیس کی خصالت ہے اور  
تواضع انبیاء کا خلق ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا انسان

ضعیف پیدا کیا گیا ہے سو جو شخص ضعف اور  
عاجزی کی احاطہ میں ہو اسے لائق نہیں کہ قوی  
قدیر کی صفت سے موصوف بنے اور یہ اچھے کہا

سے مدبتر ہو سکتا ہے حالانکہ کبھی ہی کمزور  
چیز بھی اسے عاجز کر دیتی ہے اور جبار قہار جل  
جلالہ فرماتا ہے کبر یا یعنی بڑائی میری چادر ہے

عظمت میری ازار ہے سو جو کوئی ان دونوں  
میں مجھے نزاع کرے میں اس کو چور کر دوں گا تواضع  
بندگی کے لوازم میں سے ہے اور ان پسندیدہ

اخلاق میں سے ہے جو انسان کو خدا کا پسندیدہ  
اور مخلوق کا محبوب بنا دیتی ہے حدیث شریف  
میں ہے جو خدا کے لیے جھکتا ہے خدا اس کا رتبہ

بلند کر لے گا بعض علمائے فہار کی تفسیر مشکبہ میں  
سے کہ ہے امام رقاعی کی کلام میں ہے کبر کا  
باعث ایک دولت ہوتی ہے جو انسان میں چھپی

ہوئی ہے اور تیر فرماتے ہیں کہ کبر ایک مالائق  
اور کمینہ عادت ہے جس سے عقول عالیہ ننگ  
رکھتی ہے اور آپ نے یہ آیت پڑھی دیکھا ہے کہ لوگو!

مصحفہ ۱۰۷ قاروۃ ۲۰۱۲ الشیخ ابو اسحاق محمد بن اسماعیل بن عیسیٰ الرقاعی



لِلّٰهِ عَنْهُ فَقَالَ -

تَوَاصِعُ كَالْجُيُودِ اسْتَبَانَ لِنَاطِلِهِ  
عَلَى صَفْحَاتِ الْمَاءِ وَهُوَ رَفِيعُ  
وَكَمَّ صَاعِدٍ سَمَتِ الدُّخَانُ نَفْسِهِ  
إِلَى طَبَقَاتِ الْحُجُوجِ وَهُوَ وَضِيعُ  
وَمِنَ السَّيْرِ لَا يَهْوِي الْمُسْتَوْدِعُ فِي الْكِبَرِ وَ  
التَّوَاصِعُ أَنَّ الْكِبَرُ مَكْرُوهٌ هُوَ وَالْمُتَحَلِّلُ  
يَهْمُ بِالسَّبَبِ وَمِنْ حِكْمِهِ هَذَا الدِّينُ أَنْ  
يَكُونَ الْمُؤْمِنُ مُتَوَاضِعًا قَالَ تَعَالَى لَا تَكُنْ  
اللَّهُ لَا يَهْدِي كُلَّ فَاخٍ فَخُورٍ وَقَالَ تَعَالَى  
فِي مَدْحِ عِبَادِهِ الْمُتَوَاضِعِينَ (وَعِبَادِ الرَّحْمَنِ  
الَّذِينَ يَمْنُونَ عَلَى الْأَرْضِ هُونَ إِذَا  
خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا) هُونَ  
أَفِي مُتَوَاضِعِينَ وَكَانَ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ  
وَالِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَكُوبُ الْحِمَارَ وَ  
يُحِبُّ دَعْوَةَ الصَّيِّئِ وَالْمَلُوكِ وَيَجْلِسُ  
عَلَى الْأَرْضِ وَتُرْسِي فِي الْأَسْوَاقِ هَشَا  
بَشَابَتًا مَا يَحْمِلُ مَا يَنْتَزِيهِ مِنْ حَاحِيَةِ  
بَيْتِهِ مِنَ السُّوقِ بَيْدَهُ وَإِذَا أَرَادَ أَحَدٌ  
أَنْ يَحْمِلَ مَعَهُ يَقُولُ أَوْ أَحَالَ الْعَنَاءَ  
رَاحِبُ الشَّيْءِ أَحْسَنُ يَحْمِلُهُ وَقَدْ أَنْظَمَ  
الْغَزَّالِيُّ أَهْلَ التَّوَاصِعِ لَا أَنَّ التَّوَاصِعَ مِنْ  
بَنَاتِ السَّيْرِ وَهُوَ صَارَ لِمِ حِكْمِ الْبَشَرِيَّةِ  
وَقَدْ أَنْظَمَ الشُّعْرَى الْكَبِيرُ لَا تَهْمُ مِنْ بَنَاتِهِ  
النَّفْسُ هِيَ أَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ أَيْهَا التَّرَفُّ

عنه کی تعریف میں فرمایا ہے۔

آپ نے بلند تہہ ہو کر فروتنی اختیار کی جیسے (بلند)  
ستارہ دیکھنے والے کے لیے پانی کی سطح پر دکھائی دیتا  
اور بہت سے ایسے ہیں جو دھوئیں کی طرح اپنے آپ جوئے  
طبقات میں چڑھا کر لے جاتے ہیں حالانکہ واقع میں وہ  
کبر اور تواضع میں ایک سر آہی و دلیعت کھا ہو ایسے  
کہ کبر اور متکبر شخص بلا کسی اور وجہ کے برے سمجھے جاتے  
ہیں اور تواضع اور تواضع شخص بلا کسی اور سبب کے اچھے  
سمجھے جاتے ہیں اور اس میں کی حکیمانہ خوبیوں میں  
سے یہ بھی ہے کہ مومن کو تواضع ہونا چاہیے البتہ تم  
نے فرمایا دیشک اللہ سر کر یا شیخی خور سے کو پسند  
کرتا اور اللہ تعالیٰ نے فروتنی کرنیوالے بندوں کی طرح  
میں فرمایا ہے (خدا تم کے بندے جو زمین پر آہستہ  
آہستہ چلتے ہیں اور جب جہلائے مسخ طبع ہوتے ہیں  
وہ سلام کہہ کر گذر کر جاتے ہیں، ہونا کے معنی ہیں  
متواضعین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کر  
لیتے تھے اور بچے اور غلام تک کی دعوت کرتے تھے  
زمین پر بیٹھ جاتے تھے بازاروں میں خوش کشادہ  
پیشانی خندہ رو ہو کر چلتے تھے جو کچھ اپنی خانگی ضرورت  
کے واسطے خریدتے تھے بازار سے بذات خود اسے  
اٹھالتے تھے جب کوئی چاہتا کہ آپ سے لے کر اٹھا  
لے تو آپ پر ہماری جانیں قربان فرماتے تھے شے کا  
مالکا اٹھانے کا زیادہ مستحق ہے تمام طرح کی بھلائی  
اہل تواضع میں منتظم ہے کیونکہ تواضع کا منبع لطیفہ  
سر ہے اور وہ بشریت کے حکم سے مناسب ہے اور

وہی تواضع (یعنی) تواضع

تواضع کا یہ معنی ہے کہ تواضع

تواضع کا یہ معنی ہے کہ تواضع

عَنْ حَلِهَا الْبَشَرِيَّ فَأَلَوْقُ مَتَوَاضِعُ  
وَالسَّلَامُ  
وَالشَّجْعَةُ الثَّانِيَةُ وَالسُّنُونُ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ  
الْآخِرُ وَهُوَ يَوْمُ الْحَشْرِ فَيُعَبُّ عَلَى الْعَبْدِ  
الْأَدْعَانُ وَالْإِيمَانُ بِأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ  
مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَنَّهُ إِلَهُهُ الشُّورُ قَالَ يَحْكُمُهُ  
(مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا  
نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى) وَقَالَ تَعَالَى  
رَأَيْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عِبَادًا وَآلَكُمْ  
إِنَّا لَا نَرْجِعُكُمْ (وَلَا دِينَ) فَلَمَّا بَدَأَ  
مُؤَيَّدٌ لَهُ الْحُكْمُ وَاللَّهُ يَرْجِعُكُمْ وَقَدْ  
وَقَدْ أَجْمَعُوا لِمَلِيكُونَ عَلَى كَوْنِ الْحَشْرِ  
النَّشْرِ وَالسُّوَالِ الثَّوَابِ الْعِقَابِ وَ  
قَالَتْ بِنْتُ لَسَّ الْأَطْيَبِيَّةُ وَاللَّهْرِ يُؤْنِ  
وَسَعَا يَسُفُ أَقْوَامٍ سَفِهَتِ أَرَادُوا هُمْ وَ  
لَوْ أَنَّ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالُهُمْ وَلَا يَدْعُ  
قَالَ لَوْ هَانُ ظَاهِرُ لُجَيْمَانِ وَالشَّانُ غَنَى  
عَنِ الْبَيْتَانِ وَأَهْلُ الْحَيِّ الدِّينِ يَعْرِفُونَ  
حِكْمَ الْأَيْدَاءِ لَا يَهْتَمُّونَ حِكْمَ الْأَعَادَةِ  
وَفِي هَذَا الْأَعْتِقَادِ السَّلَامُ مِنَ الْخَاطِئَةِ  
عَلَى حَقُّوقِ اللَّهِ وَصِيَانَةِ حَقُّوقِ خَلْقِ  
اللَّهُ وَالْإِيمَانُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ  
الْحَقُّ مِنْ اللَّهِ وَالْإِيمَانُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ  
مَا لَا يَخْفَى عَلَى لَيْبِكِ فِي ذَلِكَ مِنَ النَّفْعِ  
الْخَاصِّ وَالْعَادَةِ مَا لَا يَخْتَاجُ إِلَى الْإِطْنَابِ

اوپر چڑھنا جس کی (بجھلای کی، توفیق ملی وہ متواضع  
ہوتا ہے والسلام۔

باسطیحوں شاخ کردہ آخرت پر ایمان لانا ہے  
اور وہ حشر کا دن ہے سو انسان پر واجب ہے کہ اس بات  
کا یقین کرے اور اس پر ایمان لاوے کہ اللہ ان سب  
لوگوں کو اٹھائے گا جو قبر و میں ہیں اور اسی کی طرف سب کا  
اٹھنا ہے خدا پاک نے فرمایا دہم نے تمہیں اس میں  
سے پیدا کیا ہے اور اسی میں تم نہیں ملنا پائے اور اسی  
سے پھر دوسری دفعہ اٹھا کر کھڑا کرے گا اور فرمایا دیکھا  
تم نے یہ خیال کیا ہے کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے  
اور یہ کہ تم ہمارے طرف پھر واپس نہیں کیے جاؤ گے  
بیشک پہلی بار پیدا کرنے والا وہی لوٹانے والا ہے  
اس کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے جتنے  
اہل ملت دنیا میں موجود ہیں سب کا حشر نشر سوال  
(رجو اب) عذاب ثواب کے (حق) ہونے پر اجمال ہے  
اور تمام آسمانی کتابیں اسکی ثبوت میں اس قول سے  
کوئی متخلف نہیں مگر طبیعی اور دہریہ اور وہ فوج  
قومیں جنکی رائیں ضعیف ہیں شیطان نے انکے اعمال  
انکو اچھے کر دکھائے ہیں اور ذریقات حشر نشر  
کوئی اچنبہ کی بات نہیں اس کا برہان چشمہ بیکر توفیق  
ظاہر ہے اور یہ مدعا بیان سے مستغنی ہے اور اہل  
حق جو ابداء و دیاجان کی حکمت کو سمجھتے ہیں وہ  
دوسری زندگی کی حکمت سے ناواقف نہیں اس عقائد  
سیکھ حقوق اللہ کی حفاظت اور حقوق خلق اللہ کی  
رعایت اور جو کچھ اللہ کے پاس سے آیا ہے اس پر ایمان

اور خدا سے خوف کرنا اور نہایت ہی اچھے سے باز رہنا اور بغیر اچھے سے متعلق نہیں جو عقل مند آدمی، عقل مند انسان اور اس میں خاص وہ عالم تھے فائدہ دینا جس کے بیان کے لیے یہ طرز بیان ہے

وَاللَّهُ الْمُوفِيُّ لِلصَّوَابِ -  
 وَالشَّعْبَةُ الثَّلَاثَةُ وَالسُّنُونُ الْوُثُوقُ  
 بِوَعْدِ الْجَنَّةِ وَالْخُلُودُ فِيهَا كُلُّ شَيْءٍ لَطِيفٌ  
 حَسَنًا أَوْ مُعْتَدًى وَطَابَتْ بِهِ الْخَوَاطِرُ وَانْشَرَّتْ  
 لَهُ الصُّدُورُ كَمَا لَمَّا الدِّينَ وَالنُّورُ وَ  
 الطِّيبُ وَالْجَمَالَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ مِنَ الْجَنَّةِ  
 فِي دَارِ أَمْنٍ وَأَيْسٍ وَحُسْنٍ وَجَمَالٍ وَ  
 هِيَ نُورَانِيَّةٌ لَطِيفَةٌ تَسُرُّ النَّاطِقِينَ وَ  
 تَقْرَأُ عَيْنُ الرَّائِينَ كَمَا أَنَّ الْوَحْشَةَ  
 وَالضَّبَّكَ وَالْجَبْتِ وَالنَّارَ وَكُلَّ شَيْءٍ  
 مِنْ جَهَنَّمَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْجَهَنَّمَ (الْحَمْدُ لِلَّهِ) وَقَالَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نَاذِرُكُمْ هَذِهِ النَّارُ  
 تَوْقِدُونَ جُوزَ مِنْ سَبْعِينَ جُزْأً مِنْ نَارِ  
 جَهَنَّمَ وَلَا يَفْقَهُ نَصْرُ الْعَاقِلِ عَلَى شَيْءٍ  
 إِلَّا وَلَهُ فِيهِ عَذَابٌ يُذَكِّرُهُ بِالْجَنَّةِ أَوْ  
 بِالنَّارِ فَإِذَا رَأَى الْمَرْءُ الْقَصُورَ وَالْبَسَائِتِ  
 وَأَنْوَاعَ الْحَدَائِقِ وَالْمِيَاهِ الرَّائِقَةِ وَالْأَنْبَارِ  
 وَالْمَنَنِ وَالْعَسَلِ وَالْمَاءِ وَالْخَمْرِ وَالْخَدَامِ  
 وَالْحَنَنَ وَالْجَوَارِيَ وَالْوِلْدَانَ وَاللِّبَاسَ  
 الْحَسَنَ وَالْفَوَاكِهَ وَكُلَّ لَذِيذِ طَيْبٍ  
 وَمَتَّعَهُ حَسَنَ نَزْلِ الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا  
 مِنْ نِعَمِ اللَّهِ الْقِيَّاسَةِ وَإِذَا دَاوَى مَا فِي  
 الدُّنْيَا مِنْ كَدٍّ وَسَقَمٍ وَهَيْمٍ وَعَجَمٍ وَ  
 وَخْشَةٍ وَظُلْمَةٍ وَنَارٍ لَهَابَةٍ وَحَرٍّ وَ

اور اللہ ہی صواب پر ثابت قدم ہونے کی توفیق بخشنے والا  
 ترسیل ہو جس شاخ جنت کے وعدے اور اس میں  
 رہنے کا پختہ یقین کرنا ہے جو چیز حسیا یا معنایا لطیف ہو  
 اسکے ساتھ دلوں کو خوشی میں نہونکو انشراح حال و حالی  
 جیسے لذیذ پانی۔ روشنی۔ خوشبو۔ خوبصورتی وغیرہ  
 ہر قسم کی بھلائی یہ سب کچھ جنت میں سے ہے سو  
 جنت امن و انس۔ خوبصورتی جمال وغیرہ کا گھر ہے  
 وہ نورانی۔ لطیف جگہ ہے۔ جو دیکھنے والوں کو خوش  
 کرتا ہے اور شاہدہ کرنے والوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک  
 پہنچاتی ہے چنانچہ اسکے برخلاف، دھشت تنگی  
 پلیدی آگ اور ایسی ہی طرح کی شرارت دوزخ میں  
 سے ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا ہے تپ دوزخ کی  
 پھاپ سے ہے آخر حدیث تک نیز حضور علیہ الصلوٰۃ  
 نے فرمایا ہے یہ آگ جو تم جلاتے ہو دوزخ کی آگ کا  
 سترواں حصہ ہے عقل مند انسان کی آنکھ کسی عجز  
 پر نہیں بڑھتی مگر اسکے لیے ایسی عبرت ہے جو بہشت  
 یا دوزخ کو یاد دلاتی ہے سو جب انسان عیال و  
 محلوں باغوں اور طرح طرح کے نیکو صاف پانیوں  
 ریشم و دودھ شہد پانی۔ شراب۔ خدم و شہد و لذیذوں  
 خوبصورت خدمتگاروں عمدہ لباسوں میوؤں اور  
 دیگر لذیذ عمدہ خوش منظر چیزوں کو دیکھتا ہے تو بہشت  
 اور جہنم کی فیاضی سے بہشت میں ہیں  
 ان کو یاد کرنا ہے اور جب دنیا کی کدورتیں  
 بیماریاں فکر غم و دھشت تاریکی بھرتی آگ گری  
 تپش

سَمْعُهُمْ وَذُرِّيَّتُهُمْ وَوَعْدُ رَبِّ وَحَيَاتِهِ وَ  
 قِيُومِهِ وَأَعْلَالِهِ وَبُحُونِهِ وَصَدِيدِهِ وَ  
 رَبَّانِيَّتِهِ وَوَعْدِ آبٍ وَبُحُونِهِ أَنْوَاعُ الْمَكْرُوهَاتِ  
 وَالشَّرُّورَاتِ كَرَجَحَتِهِ وَمَافِيهَا فَعَمَلٌ  
 بِسَائِقِ الْعِبْرَةِ الْعَمَلُ لِيَنْ يُقَرَّبَ بِهِ  
 مِنَ الْجَنَّةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَيُبْعَدَ عَنِ النَّارِ  
 وَاعْتَقَادُ أَنْ يُؤْتَى لِلْعَمَلِ الضَّالِّهِمْ أَنَّهُ  
 مِنَ الَّذِينَ سَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ الْحُسْنَى  
 وَاللَّهُ يَقُولُ (كَأَنَّهُ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِ عَمِي بْنِ)  
 وَيَتَذَكَّرُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ (إِذَا مَرَرْتُمْ بِبَابِ الْجَنَّةِ  
 فَادْعُوا) قِيلَ وَمَا رَأَى مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَحِقَ  
 الَّذِي كَرِهِي هَذَا الْحَبْرُ الشَّرِيفُ دَلَالَةً عَلَى  
 بُرُودِ تَارِ الْجَنَّةِ فِي الدُّنْيَا لِنَهْضِ إِلَيْهَا  
 بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ هَمُّ الْمُؤْتَقِينَ وَ  
 اللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ -

وَالشَّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالسُّتُونَ الْوُثُوقُ  
 بِوَعْدِ النَّارِ وَالْخُلُودِ فِيهَا وَالْعِبَادُ لِلَّهِ  
 وَالنَّارُ صِدْقُ الْجَنَّةِ وَالْدُّنْيَا مَحَلُّ قُوَّةِ  
 مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَفِيهَا سِرُّ الدَّارَيْنِ  
 وَمَعْنَى الْمَنْزِلَيْنِ فِي مَرْعَةِ الْآخِرَةِ  
 انْتَهَكْتَ عَلَى حَالِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ  
 امْتَرَحْتُمْ فِيهَا الْعَيْنَانِ النَّارِ حَيَّانِ مِنَ  
 الدَّارَيْنِ الْمَذْكُورَتَيْنِ فَقَدْ تَنَزَّلَ الدُّنْيَا  
 أَنْوَاعُ الرَّحْمَةِ وَالْحَيَرَةِ مِنَ الْجَنَّةِ وَصَعِدَ

میری بچھو۔ سانپ۔ بیڑیاں۔ طوق۔ جلیخانے پیر  
 جلیخانے کے داروغے وغیرہ عذاب اور مختلف طرح  
 کے کڑواہات اور صیتیں دیکھتا ہے تو اسے دوزخ  
 اور اسکی تکلیفیں یاد آتی ہیں تو اس عبرت کے محافظ  
 کی بدولت ایسے عمل کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا  
 اسے بہشت کے قریب کر دیتے اور دوزخ سے  
 دور کر دیتے اور جب اس نیک عمل کی توفیق ملتی ہے  
 تو وہ یہ اعتقاد کرتا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے  
 جنکے لیے خداوند تعالیٰ کی طرف سے خوبی و نیکی  
 سبقت کر چکی ہے اور خدا پاک فرماتا ہے میں  
 اپنے بندے کے میری نسبت گمان کے ساتھ ہوں  
 اور چاہیے کہ مومن رسول الصلعم کے اس قول میں  
 تدبر کرے جب جنت کے بانعوں میں تمہارا گذر ہو تو  
 سیوہ خوری کرو کیسے عرض کیا یا حضرت جنت کے بانع  
 کیا ہیں آپ نے فرمایا ذکر کے حلقے پس اس حدیث میں  
 دنیا کے اندر آنا جنت کے ظہور پر صاف دلائل پائی جاتی  
 ہیں چوتھوں میں شاخ دوزخ (میں داخل ہونے، اور  
 اس میں ہمیشہ رہنے کے وعدہ پر بختم یقین سے اتفاق  
 کرتا ہے خدا بچاوتے اور دوزخ بہشت کی ضد ہے  
 اور دنیا بہشت اور دوزخ (دونوں) سے پیدا کی  
 گئی ہے اس میں دونوں گھروں اور دونوں فرد  
 گاہوں کا گرجو جو کیونکہ آخرت کی زراعت گاہ ہے  
 جو بہشت اور دوزخ دونوں کے حالات پر مشتمل ہے  
 اور اس میں دونوں معنی جو دونوں مذکورہ بالا قرآن  
 کا ہوں سے نتیجہ کے طور پر نکلتے ہیں لے ہوئے ہیں کبھی

انواع کھلافتہ طہارۃ العبادۃ اور کھلافتہ طہارۃ العبادۃ

انواع کھلافتہ طہارۃ العبادۃ اور کھلافتہ طہارۃ العبادۃ

اِحْسَاءُ الْقَوْمِ بِالْبَيِّنَاتِ وَتِلْكَ الْاَمَّةُ  
 سَيِّدَتُهَا وَتَفْتَحُ الْقُسْطَ ظَهْرِيَّةً وَ  
 يُنَادِي مُنَادِي الْحَقِّ فَلَا تُسْمَعُ وَيُنَادِي  
 مُنَادِي الْبَاطِلِ فَيُتَبَعُ وَتَفْسُدُ اَحْوَالُ  
 الْخَلْقِ وَاخْلَا قُهُمْ وَحِيَتْ اَنَّ السَّاعَةَ  
 كَالْحَامِلِ الشَّقِيلِ فَاِذَا قَرُبَ اَوْدَانُهَا  
 ظَهَرَتْ مِنْهَا اَنَارُ الْوَلَاةِ وَكُلُّهَا قَرَبٌ  
 لَا يَابُهَا بَرَزَتْ اَنَادُهَا وَمِنْ ذَلِكَ الْاَنَارِ  
 النَّبِيُّ هُوَ مِنَ الْاَشْرَاطِ خَرُوجُهُ نَارِي الْجَارِ  
 نَضِي لَهَا اَعْنَاقُ الْاِيْلِ بِبَصَرِي وَكَذَرُ  
 مِنْ ذَهَبٍ تَحْسِرُ عَنْهُ الْفَرَاتُ وَيُقْبَضُ  
 الْعِلْمُ وَيَرْفَعُ الْقُرْآنُ وَيَتَقَارَبُ الرِّمَانُ وَ  
 وَيَخْرُجُ الدَّجَالُ وَيُظْهَرُ الْمَهْدِيُّ وَيُنَزَّلُ  
 عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَامثال ذلك مما  
 نص عليه في الاخبار الشريفة فيجب الايمان  
 بها جملًا فان ذلك جاء في كتاب الله  
 وَاَنْبَا تَنَاعَتْهُ سُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ لَا يُخْلِفُ لِمِيعَادِ  
 وَالشَّعْبَةُ السَّادِسَةُ وَالسُّنُونُ  
 الْاِيْمَانُ بِمَا يَتَعَلَّقُ بِالْقَبْرِ وَاَحْوَالِهِ مِنْ  
 عَذَابٍ يُعَذِّبُهُ وَسُؤَالٍ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ وَ  
 جَحْدٍ ذَلِكَ كَقَوْلِهِ فَقَدْ اخْبَرْتُ بِهِ الرَّسُولَ  
 وَذِكْرُ الْقُرْآنِ وَوَقْفُهُ عَلَيْهِ الْاَجَاعُ وَ  
 وَاتَّقِ عَلَى ذَلِكَ اَهْلُ السُّنَّةِ الْجَمَاعَةِ  
 وَالْبَرَزُ مَكَانٌ وَزَمَانٌ وَحَالٌ فَالْمَكَانُ

بڑی عمارتیں بنائیں گے اور لونڈی اپنی مالکہ کو جنے  
 گی۔ قسطنطینیہ فتح ہوگا۔ حق کی طرف بلانے والا  
 بلاتا رہیگا مگر کوئی ایسی نہیں ہے گا اور باطل کی طرف  
 پکارتیہو لا پکارے گا اور سب اسکے پیچھے ہو جائیں گے اور  
 حالات اور اخلاق گرجائیں گے اور چونکہ قیامت کی  
 پہچان حاصل کی سی ہے جب اسکی ولادت کا وقت قریب  
 ہوتا ہے اس سے وضع حل کے آثار نمودار ہونے  
 لگتے ہیں لہذا جب قیامت کا قرب آگیا اسکے بھی آثار  
 ظہور پذیر ہونے لگے اور جملہ ان آثار کے جو اسکی  
 نشانات سے ہیں زمین حجاز میں اگ کا ٹکڑا ہے  
 جس سے اونٹوں کی گردیں بصری میں چک اٹھیں گی  
 اور سونے کا ایک قینہ ہے جسے دریائے فرات ٹکا  
 کر دیگا اور علم کا قبض ہوتا اور قرآن شریف کا اٹھایا  
 جانا اور رات کا قریب ہونا دجال کا خروج کرنا امام  
 مہدی کا ظہور ہونا اور عیسیٰ کا اترنا اور اسکی علاوہ  
 جن نشانات پر احادیث شریفہ میں تصریح کی گئی ہے  
 ان سب پر عمل یا ان لانا ضروری ہے کیونکہ کتاب  
 اس میں انکا ذکر آیا ہے اور سنت نبی معلوم ہے انکی طاعت  
 چھیا سٹھویں شاخ قبر کے متعلقہ امور اور اسکے  
 حالات عذاب اور نعمت اور سوال منکر اور نیکو ایمان  
 لانا ہے ان امور کا انکار کفر ہے کیونکہ انبیاء علیہم  
 الصلوٰۃ والسلام انکی خبر دی ہے اور قرآن مجید  
 انکا ذکر کیا ہے اور اسپر امت کا اجماع متفق ہو ہے  
 اور اسنت اور جماعت کا اسپر اتفاق ہو گیا اور عالم  
 برزخ مکان زمان اور حال کا نام ہے لیکن مکان برزخ

دلیل و نشانات قیامت و عدد خلاف نہیں آتا

دلیل و نشانات قیامت

فَمِنَ الْقَبْرِ إِلَى عِلِّيِّينَ يَعْرِضُكَ أَرْوَاحُ السَّعْدِ  
وَمِنَ الْقَبْرِ إِلَى عِلِّيِّينَ يَعْرِضُكَ أَرْوَاحُ الْأَفْقِ  
وَأَمَّا الرُّمْنُ فَمُدَّةُ بَقَاءِ الْخَلْقِ فِيهِ مِنْ  
أَوَّلِ مَنْ مَاتَ مِنَ الْبَشَرِ وَالْأَنْسِ إِلَى يَوْمِ  
يُبْعَثُونَ وَأَمَّا الْحَالُ فَمَا مَنَعَهُ أَوْ مَعَدَّ  
أَوْ حَبُوسٍ حَتَّى يَخْلُصَ بِالسُّؤَالِ مِنَ  
الْمَلَائِكَةِ فَذَاكَ الْبَرَزِخُ إِذَا مَا هِيَ بَدَأَ  
بِقَاءِ دَائِمٍ يَكُونُ دَائِلًا بَدْوً مِنَ الْإِنْقَالِ  
مِنْهَا قَوْمٌ أَجَلَ ذَلِكَ كَانَ نَعِيمٌ الْأَرْوَاحِ  
وَعَدَا بَهَا فِيهَا لَا تَهْتَا هَذَا الْآخِرَةُ بِمَا  
فِيهَا مِنْ عَظَمَةِ الثَّوَابِ وَالْيَوْمِ الْعَقَابِ  
فَيَكُونُ حِينَئِذٍ الثَّوَابُ وَالْعَذَابُ عَلَى  
حَسَبِ الْحَالِ وَالْإِلَهُ الْمَصِيرُ

وَالشَّجِيحَةُ السَّابِغَةُ وَالسُّتُورُ  
الْإِيمَانُ يَبْعَثُ الْأَرْوَاحَ مَعَ الْأَجْسَادِ  
وَحُرُوجُهَا مِنْ دَارِ الْبَرَزِخِ إِلَى دَارِ الْخُلُودِ  
وَجَاهِدُ ذَلِكَ يَكْفُرُوا لِعِبَادِ اللَّهِ تَعَالَى  
رَوَّاهُ لَيْنَ كَفَرُوا وَأَتَى النَّاسُ رَأَى  
أَبَاؤُنَا إِنَّا نَحْمِلُ حُجُونَ وَالسُّنَّةُ وَالْإِجْمَاعُ  
عَلَى ذَلِكَ وَابْعَثُ هُوَ آثَانَةُ الشَّيْءِ وَ  
حُرُوكُهُ وَخَرَجُهُ مِنْ مَوْصِلِهِ إِلَى الْخُرُوجِ  
لَمَّا كَانَتْ دَارُ الْبَرَزِخِ وَالْإِنْقَالُ رَحِيلُ  
وَكَانَتْ الْآخِرَةُ هِيَ دَارُ الْبَقَاءِ وَالْخُلُودِ  
السُّرْمِيَّ وَلِنَ ذَلِكَ وَحَسْبُ الْخِلَالِ  
الْأَجْسَادُ الدِّيُونِيَّةُ فِي دَارِ الْبَرَزِخِ وَتَشَاءُ

سو وہ تو قبر سے پھر عِلِّیِّین تک ہے جس کی آبادی  
تک لوگوں کے اروح سے ہے اور اس کا دوسرا حصہ  
قبر سے عِلِّیِّین تک ہے جس کے باشندے بد بختوں کے  
ارواح ہیں لیکن زمان برنخ سو وہ ایسا زمانہ ہے  
جو اس مکان میں خلق اللہ کے باقی رہنے کی مدت تک  
جنوں اور انسانوں میں سے پہلے مردہ سے پھر روز  
بعث و حشر تک لیکن حال برنخ سو وہ یہ ہے  
کہ کوئی نعمت میں ہے کوئی عذاب میں کوئی دو  
فرشتوں سنکر و کیر کے سوال و امتحان سے فارغ  
ہونے تک جس میں ہے پھر چونکہ دار برنخ ہمیشہ  
کے رہنے کی جگہ نہیں ہے بلکہ اس سے انتقال  
ضروری ہے لہذا اس میں روحوں کا ثواب و عذاب

یہ ہے کہ وہ آخرت کو معراج پھرنے کے جو اس میں ہے ثواب  
سنکھوین شاخ ارواح بمجاہد اٹھنے اور عالم  
برنخ سے دار خلود کی طرف نکلنے پر ایمان لانا  
اور اس کا سنکر کا فر سے اللہ بچائے قرآن مجید میں  
اور کافروں نے کہا جب ہم اور ہمارے بڑے ہی ہو  
جائیں گے تو کیا ہم رقبہ ونسے نکالے جائیں گے ست  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت اس پر ہے امر بعث  
نام ہے ایک چیز کے اٹھانے اور اس کے حرکت دینے  
اور ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف نکلنے کا اور  
چونکہ عالم برنخ انتقال اور کوچ کا گھر اور دار  
آخرت بقا اور پائیدگی لانتہا کا مکان ہے اسی  
یہ ضرور ہے کہ یہ دنیاوی جسم عالم برنخ میں  
تحصیل پا کر از سر نو سابق سے بڑی شاندار نشوونما



لَشَوْءٍ أَكْبَرَ وَأَفْخَمَ مِمَّا هِيَ عَلَيْهِ وَتَعْمَرُ  
الدَّارَ الْعَظِيمَةَ الَّتِي هِيَ دَارُ الْبَقَاءِ الْأَبَدِيِّ  
بِأَجْسَادٍ عَظِيمَةٍ بِأَقْيَةِ قَتْلِ الْأَجْسَادِ  
وَنَاكِلَهَا الْأَرْضُ فِي الْبَرَزَخِ وَالْقُدْرَةُ  
تَنْصَرِفُ بِمَكِينِهَا وَتَطْعَنُ أَجْزَاءَهَا  
حَتَّى تَعُودَ كَمَا كَانَتْ أَوَّلَ مَرَّةٍ سَوَاءً  
أَجْسَادُ الْأَنْبِيَاءِ الَّتِي لَا نَاكِلَهَا الْأَرْضُ  
فَكُلُّ خَلْقٍ بِوَاسِطَةِ الدَّكَرِ وَالْأُنْثَى لَا بَدَأَ  
أَنْ يَفْعَلَ وَيَطْرَأُ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ أَنْفَارِ الْبِلَى  
وَإِذَا أَرَادَ بَحْثُهَا عَادَةَ الْأَجْسَامِ انْجَلَتْ  
كُلُّ ذَرَّةٍ مِنْهَا إِلَى أُخْتِهَا وَمَتَّى اجْتَمَعَتْ  
قَامَ هَيْكَلُهَا مُرَكَّبًا فَتَشْرِقُ عَلَيْهِ دُرُجُهُ  
فَيَعُودُ كَمَا كَانَ -

تَحْكُمُ سُلْطَانُهُ فِي الْوَرَى  
فَاتَّخَذَ الْهَيَاكِلَ بَعْدَ الْبِلَى  
رَأَى الْأَفْرَازِيْمَةَ اخْتَدَ  
فَصَيَّرَ آخِرَةً أَوَّلًا

وَالشَّعْبَةُ النَّاصِيَةُ وَالسِّنُونَ الْإِيمَانُ  
بِالصَّعْرَاطِ فَإِذَا حُمِرَ أَهْلُ السَّنَةِ وَالشَّرَائِعِ  
الْعَقْدَ عَلَيْهِ وَصَنَ لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَهُوَ  
لِزَيْنِ بْنِ وَدَّ لَوْلَاهُ صَبِيحَةُ وَأَصْحَابُ قِنْدَا  
طَرَفُ الْإِقْدَامِ فِي بَيْسِطِ الْأَرْضِ فَلَا  
يَمِشُّ أَحَدٌ وَلَا يَهْتَدِي فِي سَبِيلِهِ إِلَى  
غَايَةِ الْأَعْلَى طَرَفِي وَسَيَبِيلُ فَقَدْ مَدَّتْ  
النَّسِيلُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَكَانٍ إِلَى مَكَانٍ

اور اس بڑے گھر کو جو ہمیشہ باقی رہنے کی جگہ ہے بہت  
بڑے اور پائدار جموں ہنسنے آباد کریں اس سے وہ اجسام  
برزخ میں تحلیل ہو جاتی ہیں اور زمین اُنکو کھا جاتی ہے  
پھر قدرت اُنکی ترکیب میں تصرف کرتی ہے اور اُنکی  
اجزاء کو پس پتی ہے تاکہ جیسے وہ پہلے تھے پھر پہلے  
ہی بن جاویں سو اجساد اینیاد کے کہ زمین اُنکو نہیں  
کھاتی پس ہر مخلوق جو نہ کر اور موزن کے توسط سے  
پیدا کی گئی ہے ضرور ہے کہ فنا ہو اور اسپر سیدگی  
کے بعض آثار طاری ہوں پھر جب خداوند تعالیٰ  
اجسام کے لوٹانے کا ارادہ کرے گا ہر قرہ اُنسے اپنے  
مثل کی طرف مجذب ہو جائیگا اور جب سب مجتمع ہو جائیں  
گے تو اُنکی ایک ترکیب پاکر کھڑی ہو جائیگی اسوقت  
اسپر روح کی روشنی پڑے گی تو ویسا ہی بن جائیگا جیسا پہلے  
اسکا غلبہ سلطنت خلقت میں حکم ان ہے -  
سو اُس نے صورت کو جو سیدگی کے بعد زندہ کر کے کھڑا کر دیا  
اس نے دیکھا کہ ایک سام کو دوسرا لازم ہے -  
سو آخر کو اول کر دیا -

از سٹھویں شاخ پل صراط پر ایمان لانا ہے ال  
سنت اور تمام شریعتوں کا اسپر اجماع منعقد ہو چکا  
ہے سو جو اسے نہ مانے وہ بد دین ہے اور اُس کی  
دیلیں صریح واضح ہیں ان میں سے ہے فرخ زیمو  
پر آنے جانے کے راستے سو کوئی شخص نہیں چلتا اور  
کسی غایت کی طرف چلنے میں راہ یا بائیں ہو تا اگر  
راستے اور طریق پر سوزمین میں ہر مکان سے دوسرے  
مکان کی طرف جانے کے لیے راستے بنائے گئے ہیں

وَكُنْ لَكَ الشُّوَارِعُ فِي الْبُلْدَانِ مِنْ بَيْتٍ  
إِلَى بَيْتٍ أَخْرَفَ لَا يَصْرِفُ أَحَدٌ حَيْثُ  
يَنْصَرِفُ إِلَّا عَلَى طَرِيقِي وَشَارِعِي يَأْخُذُ  
بِهِ إِلَى مَقْصُودِهِ وَكَذَلِكَ السَّفِينُ فِي  
الْبَحْرِ إِنَّهَا لَتَجْرِي بِتَقْدِيرِ عِلْمَاتِ الْإِلَهِ  
وَالْكَوَاكِبُ وَجَرَى الْمَاءِ وَحَرَكَاتِ الرِّيحِ  
وَالْأَفلاكِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ كُلُّ جَارٍ عَلَى  
طَرِيقِي مُخَدَّدٌ وَحَتَّى الْعِذَاءُ فِي الْأَجْسَامِ  
فَعَلَى حُرْقِي يَجْرِي وَمَا مِنْ شَيْءٍ يَسْرِعِي وَ  
يَجْرِي إِلَّا عَلَى طَرِيقِي وَسَيَبِيلُ مُوَصِّلٌ لَهُ  
إِلَى قَاتِمِهِ الْمَقْصُودَةِ وَالْقَنَا طَرِيقُ الْحُسُودِ  
الْمَنْصُوبَةِ فِي الْأَنْجَاءِ وَالْإِنْجَاءِ مِنَ الْأَضْرَ  
عَةِ الْأَمَانِ الْوَعْدَةِ وَالْأَنْهَاءِ كُلُّ ذَلِكَ  
دَالٌّ عَلَى صِرَاطِ جَهَنَّمَ الْمَنْصُوبِ عَلَى  
مَنْهَبِهَا وَالْإِيمَانُ بِهِ لِعَظِيمِ شَأْنِهِ وَإِنَّ الْمَرْءَ  
إِلَى دَارِ السَّعَادَةِ الْأَبَدِيَّةِ وَالشَّقَاوَةِ  
الْأَبَدِيَّةِ فَهُوَ أَعْظَمُ الطَّرِيقِ عِنْدَ اللَّهِ  
وَمِنْهُ يَصِلُ كُلُّ إِلَى مُسْتَقَرٍّ وَهَذَا  
الصِّرَاطُ لَا يَطْهَرُ فِي الدُّنْيَا لِلْخَوَاسِ  
وَالنَّمَا يَطْهَرُ عَنْهُ لِلْعُقُولِ مَعْنَى مَقْصُودٍ  
وَصِرَاطُ مَنْصُوبٍ وَمَا كَانَ مُدْرَكًا فِي  
الدُّنْيَا بِالْمَعْنَى يَكُونُ مُدْرَكًا فِي الْآخِرَةِ  
بِالْحِسِّ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
وَالشَّعْبَةُ النَّاسِيعَةُ وَالسَّنُونُ  
الْإِيمَانُ بِالْمِيزَانِ وَأَنَّهُ حَقٌّ وَعَدْلٌ لَوْ

ایسا ہی شہر و قریں ایک گھر سے دوسرے گھر جانے  
کے لیے راستے میں سو کوئی جانے والا نہیں جاتا اگر ایک  
راستہ اور سڑک لے کر اپنے منزل مقصود کی طرف جاتا  
ہے اسی طرح سمندر و نہیں جہاز پہاڑوں اور ستاروں  
کی علامات کے اندازے پر چلتے ہیں اور پانی کا بہنا  
ہواؤں۔ آسمانوں۔ سورج اور چاند کا چکر کھانا سب  
کے سب ایک محدود طریق پر جاری ہیں حتیٰ کہ غذا اجسام  
میں بھی باقاعدہ طریق پر چلتی ہے اور دنیا بھر میں  
کوئی ایسی چیز نہیں جو سو ایسے کسی طریق کے چلتی  
ہو جو مطلوب تک پہنچانے والا ہے اطراف میں  
اور خلو میں دشوار گزار گھاٹیوں اور ہروں پر  
چھوٹی ہیں یہ سب پشت چہرہ پر صراط کے منصوبہ ہوتے  
پر دلالت کرتی ہیں اور اس پر ایمان لانا ایسے ہے کہ  
انکی شان بہت بڑی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ سعادت اور  
برخیزگی کے گھر کی طرف گزرگاہ ہے سو وہ خدا تعالیٰ  
کے برگزین رہا ہونے سے ہے اور اس کی بدولت ہر  
انسان اپنی جائے قیام تک پہنچ جائیگا اور یہ صراط  
دنیا میں حواس کے لیے ظاہر نہیں ہوتی صرف  
عقلوں کے لیے اس سے معنی شرف اور صراط  
منسوب کا وجود ظاہر ہوتا ہے اور جس چیز کا اور  
دنیا میں معنی ہو سکتا ہے وہ آخرت میں حواس کے  
ساتھ اور انکی جگہ کی اور خدا تعالیٰ ہر چیز  
پر قادر ہے۔

انہر وین شاخ ترازو کے اعمال اور اسکے  
حق اور عدل ہونے پر ایمان لانا ہے باجماع

الْإِيمَانُ بِهِ وَاجِبٌ بِإِجْمَاعِ أَهْلِ الشَّعْرِ  
قَالَ تَعَالَى (وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقُسْطَ لِنُورِ  
الْقِيَمَةِ) وَقَالَ (وَمَا مِنْ ثَقَلَتٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا  
فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَفِي الْخَيْرِ نِيشٍ  
رَكَّاتُهُ طَبَاقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ) وَ  
الْوَزْنُ عَالَمٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَذَلِكَ تِلْكَ فِي الْوُجُوهِ  
وَاضِحَةٌ كَتَشْمِيسِ النَّهَارِ فَالْمَوَازِينُ إِنَّمَا  
وُضِعَتْ لِمَعْرِفَةِ مَقَادِيرِ الْأَشْيَاءِ فِي  
وَأَسْطَةٍ لَتَعْرِيفِ مَقَادِيرِهَا وَقَدْ جَعَلَ  
اللَّهُ الْإِيزَاتِ لِيَعْرِفَ الْخَلْقُ مَقَادِيرَ  
أَعْمَالِهِمْ وَأَحْوَالِهِمْ وَيُزَكِّهِمُ الْمَعَارِفَ  
يُحْكِمُ الصُّورَ لِيُقَوِّمَ لَهُ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ  
أَجْعِلْنِ تَعَزُّزًا لِسُلْطَانِهِ وَتَحْقِيقًا  
بَعْدَ ذَلِكَ وَهُوَ لَا يَظْلَمُ مُنْقَالَ ذَرَّةً  
وَالْيَهُ الْمَوْصِيءُ

وَالشَّعْبَةُ الشَّبْعُونَ الْإِيمَانُ بِالْحَسَابِ  
أَمَّا الْحَسَابُ فَوُجُوهُ عَلَى حَسَبِ أَحْوَالِ  
الْخَلْقِ وَعَلَى مَا أَرَادَهُ اللَّهُ مِنَ الْحَقِّقَةِ  
وَالْتَّيْسِيرِ لِمَنْ شَاءَ وَالْمُنَاقَشَةِ وَالشَّدَّةِ  
لِمَنْ شَاءَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا  
يَرْبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ  
الْحِسَابِ) وَالنَّاسُ مُتَفَاوِتُونَ فِيهِ  
فَالرُّسُلُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يُسْأَلُونَ  
عَنْ تَبْيِغِ الرِّسَالَةِ قَالَ تَعَالَى (يَوْمَ يَجْمَعُ  
اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ) وَيَسْأَلُ

الاسنت اسلیمان لانا واجب ہے خدا پاک نے فرمایا ہے  
ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو رکھیں گے نیز فرمایا  
دہر حال کی تول بھاری ہوئی وہ پسندیدہ عیش میں  
ہوگا، حدیث شریف میں ہے اُسکے دونوں پرکے  
آسمانوں اور زمینوں کے مطابق ہیں اور وزن ہر  
چیز میں عام ہے اور اس کے وجود پر وہ پہرے سوچ  
کی طرح روشن لالہ قائم ہیں ترازو ایسے وضع کی گئی  
ہیں کہ چیزوں کے مقدار معلوم ہوں تو یہ مقدار یک  
معلوم کرنے کا واسطہ اور آگہ ہے اور خدا تعالیٰ نے  
میزان کو ایسے مقرر کیا کہ لوگ اپنے افعال اور  
احوال کے مقدار پر پیمان لیں اور ان کے لیے معافی صورتوں  
کے حکم میں ظاہر ہوں تاکہ سب پر اسد تعالیٰ کی شوکت  
سلطان اور محقق عدل کے لیے اسکی حجت قائم  
ہو جاوے اور وہ جل جلالہ ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا  
اور اسی کی طرف لوٹتا ہے۔

شعوبین شاخ حساب پر ایمان لانا ہے حساب  
کا وقوس حسب حالات مخلوق ارادہ خداوندی کے  
مطابق ہے جس سے چاہے تخفیف کے ساتھ حساب  
یسیس اور جس سے کعب و کاوش کے ساتھ سخت حساب  
لے خدا پاک نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام و  
السلام سے حکایت کر کے فرمایا ہے میں نے ہر تکبر  
سے جو روز حساب پر امید نہیں رکھتا اپنے اور تمہارے  
رب کی پناہ پکڑتا ہوں اور حساب میں لوگوں کے مراتب  
متفاوت ہیں اللہ کے رسول اپنے درود اور سلام پہنچنے  
رسالت کی بابت سوال کیے جائینگے خدا پاک نے

فرمایا ہے جس دن اسد رسولوں کو اکٹھا کر کے فرماے گا تمہیں کدھاب دیا گیا، اور کافروں سے

الْكَافِرُونَ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْتَوْجِيدِ فَإِجَابَةُ  
الْمُرْسَلِينَ وَلَا يَسْأَلُونَ عَنِ الدُّنْيَا قَالَهُ  
تَعَالَى (وَلَا يَسْأَلُ عَنْ دُنْيَاهُمْ الْمُحْجَرُونَ)  
وَذَلِكَ لِأَنَّ السُّؤَالَ يَقَعُ عَنِ الْأَصْلِ  
هُوَ الْإِيمَانُ وَالْتَوْجِيدُ فَإِذَا لَمْ تَوْجِدْ  
لَهُمْ تَوْجِيدًا لَمْ يَسْأَلُوا عَنْ سَائِرِ الدُّنْيَا  
يُسْأَلُ الْمُؤْمِنُونَ عَنِ التَّوَجُّيدِ وَعَنْ مَنَافِعِهِ  
الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ مَنَافِعِ  
الْأَعْمَالِ وَمَنَافِقِهَا وَجَلَّ وَلَا يَبْقَى أَحَدٌ  
إِلَّا وَخُوسِبَ سِئْلٍ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِيَوْمِ  
الْحِسَابِ لَا بَدَّ وَأَنْ يُرْجَعَهُ خَوْفُ اللَّهِ  
فَيَكْفَى عَنِ السَّيِّئَاتِ كَمَا كَفَى عَنِ الْخَسَائِصِ  
يَذَرِعُ بِالْأَعْمَالِ لِصَالِحَاتِ اللَّهِ الْمَعِينِ  
الشُّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالسَّبْعُونَ  
الْإِيمَانُ بِالشَّفَاعَةِ وَالْإِيمَانُ بِهَا وَبِأَنَّ  
بِاجْمَاعِ أَهْلِ السُّنَّةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (مَنْ  
ذَاقَ الْإِيمَانَ يَشْفَعُ عِنْدَ اللَّهِ بِأَذْنِهِ) وَهِيَ  
لِلْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ وَ  
أَهْلِ الْجَاهِ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ  
عَلَى مِقْدَارِ قَرَابَتِهِمْ حَذَّ الشَّفَاعَةُ عَاقِبَةُ  
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ  
فَشَفَاعَةُ الْمَلَائِكَةِ هِيَ اسْتِغْفَالُهُمْ  
لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِدَلِيلِ قَوْلِهِ  
بِحُجَّتِهِ رَاكِبِينَ يَخْلُقُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ  
حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ

ایمان توحید۔ رسولوں کی دعوت قبول کرنے کی نسبت  
سوال ہوگا اور وہ گناہوں کی بابت سوال نہیں  
خدا پاک فرماتا ہے رجیم لوگ اپنے گناہوں کی بابت  
سوال نہیں کیے جائیں گے کیونکہ سوال اس کی سے  
ہوتا ہے اور وہ ایمان اور توحید ہے کہ جب خدا  
ہی ان کے پاس نہیں ہے تو باقی گناہوں سے سوال  
نہیں کیے جائیں گے اور مومنوں توحید اور آخرت صراط  
کی متابعت اور تمام چھوٹے بڑے اعمال کی متعلق  
سوال کیے جاویں گے کوئی شخص باقی نہیں رہے گا  
مگر اس کا حساب لیا جائے گا اور اس سے باز پرس کی  
ہند جو شخص روز قیامت کا ایمان رکھتا ہے ضرور  
ہے کہ خوف خدا اس کو بے آرام کر دے اور وہ ضرور  
گناہوں سے باز رہے اور کثرت اسے نیکیاں کرے  
اکثر تر شاخ شفاعت پر ایمان لانا ہے یا جاہ  
الطہست شفاعت پر ایمان لانا واجب ہے خدا پاک  
نے فرمایا ہے کون ہے جو اسکے پاس بغیر اس کی  
اجازت کے شفاعت کرے شفاعت قرشتوں  
انبیاء و صدیقین و مجاہد اولیاء و انبیا و کباروں کے  
لیے ہے علی قدر مراتب شفاعت کریں گے اور  
شفاعت دنیا اور آخرت ظاہر اور باطن میں عام  
طور پر جاری ہے قرشتوں کی جماعت مومنوں  
اور عورتوں کے حق میں خفرت طلب کرنا ہے بلکہ  
قول اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے جو رکنا لکھ عرش کو اٹھا  
ہوئے ہیں اور عرش کے ارد گرد ہیں اپنے رب کی  
بعد حمد سبح پر پڑھتے ہیں اور اپنے سرمان لاتے ہیں

اور اعمال کا حساب لیا جائے گا اور توحید اور آخرت صراط



قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ  
التَّغْلِبِينَ كِتَابَ اللَّهِ وَعِزَّتِي أَهْلَ بَيْتِي  
لَنْ يَغْلِبَ قَاحَتِي يَرِدَ أَعْلَى الْخَوْضِ) وَقَالَ  
عَلَيْهِ وَاللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَأَا فَوْضَكُمْ  
عَلَى الْخَوْضِ) وَقَالَ أَرَوَّاحُنَا لَهُ الْعِلَاءُ  
(مِنْ بَرِيٍّ عَلَى خَوْضِي) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَيْتُ  
الْخَوْضِ قَالَ (وَالَّذِي نَفْسِي فِيهِ بَيْنِي  
وَالْآيَةُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ جُحُومِ السَّمَاءِ وَ  
كُلِّهَا فِي اللَّيْلَةِ الظُّلُمَاءِ مِنْ شَرِّ بَيْنِ  
لَمْ يَنْظُمَا) الْحَدِيثُ) وَقَدْ أَعَدَّهُ اللَّهُ  
لِمَنْ اتَّبَعَ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَمَّنَ بِهِ وَهِيَ شَعْبَةُ الْإِيمَانِ الَّتِي هُوَ  
ذِكْرُهَا وَالَّتِي سَتَلِيهَا يَعْلَمُ الْعَاقِلُ حِكْمَتَهُ  
هَذَا الدِّينَ وَمَا نَفَى عَلَيْهِ مِنَ الْأَسْرَارِ  
الشَّرِيفَةِ وَالْمَقَاصِدِ النَّبَوِيَّةِ اللَّطِيفَةِ وَ  
الْخَيْرِ الْعَامِّ بِكُلِّ الْأَقَامِ وَعَلَى أَهْلِ الْقُلُوبِ  
السَّالِمِينَ وَالْعُقُولِ نَظَاهِرَ السَّلَامِ -  
وَالشَّجْبَةُ الثَّلَاثَةُ وَالسَّبْعُونَ  
الْإِيمَانُ بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ  
مَنْ اللَّهُ عَلَيْنَا بِذَلِكَ نَخْلُقُ دِينَ كَرِيمٍ وَ  
أَخْبَرْنَا بِهِ نَبِيَّنَا حَبِيبُ الرَّحْمَنِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَاللَّهِ وَسَلَّمَ فَوَحَّيْنَا إِلَيْنَا بِهِ وَلَا  
يُكْرَهُ سَوَاءٌ أَهْلُ الزَّيْعِ الْمَارِقِينَ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (وَجُوهُ يَوْمَئِذٍ تَايِرَةٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو گراں قدر چیزیں  
چھوڑ چلا ہوں اخذ کی کتاب اور اہل بیت وہ ہرگز  
ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ حوض  
پر میرے پاس آئیں گے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
حوض پر تھرا میرے منزل ہوں اور نیز آپ نے فرمایا  
آپ پر ہماری جائیں قدما ہوں میرا منبر حوض پر ہوگا  
حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حوض کے برتن کیا ہونگے  
آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے ہاتھ میں ٹھنڈی  
کی جان ہے اس کے برتن اندھیری رات میں ان  
کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہونگے جو اس میں ہے  
گادہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا آخر تک اور اسے خدا  
تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کے دین کا اتباع کریں اور آپ پر ایمان لاویں  
ان ایمان کی شاخوں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا  
اور جو آگے نہ کو رہو گی عقلمند آدمی اس میں تین کی  
حکمت اور احسن عمدہ اسرار اور لطیف اور نورانی  
مقاصد اور تمام خلق اللہ کے حق میں عام بھلائی کو جن پر  
تہنیر و شایخ خداوند تعالیٰ کی وجہ کریم کے دیدار  
پر ایمان لانا ہے اللہ جل جلالہ ہیں دولت دیدار  
نصیب کر کے ہم پر احسان رکھے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا  
مہربان کے دوست نے اسکا ذکر فرمایا ہیں اسکی خبر دی  
ہے سو اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اسکا کوئی منکر  
نہیں سوائے الی ترغ کے جو دین سے صاف میل  
جائیوے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا دیکھی چہرے امت میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام کے درمیان جو تعلق ہے اس کا بیان ہے

بوقت نزول



اِلٰی رَبِّهَا نَاطِرَةٌ) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُمْ سَتْرُونَ رَبَّكُمْ عِبَادًا  
 كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ (الْحَدِيثُ) وَقَدْ  
 حُجِبَتِ الْأَبْصَارُ عَنْ رُؤُوسِهِ بِسُحَّانِهِ  
 وَتَعَالَى فِي هَذِهِ الدَّارِ الْفَانِيَةِ لِيُضَعِفَهَا  
 وَتُضَاعَفَ بِهَا رُؤْيَا الْأَعْيَادِ وَلَا يَدْعُ  
 فَعِيْنٌ شَغَلَهَا النَّظَرُ إِلَى الْأَعْيَادِ حَبِيبٌ  
 أَنْ لَا تَرَى لِعَزِيزِ الْجَبَّارِ وَقَدْ مَدَّ اللَّهُ  
 تَعَالَى حَبِيبَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ سُبْحَانَهُ (مَا دَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى)  
 وَلَكَمَا كَانَتْ الدَّارُ الْآخِرَةُ دَارَ الْحَقِيقَةِ  
 الَّتِي لَا تَنَابُ بِهَا الْحَازَاتُ وَالْأَوْهَامُ  
 قَدْ يَنْتَهِي اللَّهُ فِيهَا عَلَى الْمُقُولِينَ عِنْدَهُ  
 مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (رَجَعْنَا اللَّهُ مِنْهُمْ لِيُنَجِّيَ  
 الرِّضَا لِيَكُونَ أَبْصَارُهُمْ مُسْتَكْفَى عَنْ  
 غَيْرِ جِبَالِهِ مُجَدُّ وَبَةً بِالشَّوْقِ وَالشُّوقِ  
 وَالْوَلَوِّ إِلَى رُؤُوسِهِ فَهَذَا يَحْسُنُ إِلَهُهُمْ  
 بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَهَذِهِ أَعَزُّ  
 الْمَرَاتِبِ وَأَشْرَفُهَا وَأَعْلَاهَا وَالْطُّفُّهَا  
 وَمَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ  
 اللَّهُمَّ مَعْنَا بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيمِ  
 وَخَوْفُنَا بِالْإِتِّبَاعِ لِنَبِيِّكَ صَاحِبِ  
 الْخَلْقِ الْعَظِيمِ يَا وَلِيَّ التَّوَابِينَ يَا  
 أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -  
 وَالشُّجَّةُ الرَّابِعَةُ وَالسَّبْعُونَ وَجُوبُ

اپنے رب کی طرف نظر کر نیوالے ہونگے رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے رب کو ظاہر سمجھو جسے دیکھو گے جیسے  
 اس چاند کو دیکھتے ہو اور حدیث تک اس دینائے  
 فانی میں سمجھیں کہ سبحانہ کے دیدار سے اپنی ضعف  
 اور اغیار کے دیکھنے میں مصروف ہونے کے سبب حجاب  
 میں ہیں۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ جو کچھ  
 اغیار کے دیدار میں مشغول ہے ضرور ہے کہ غریزہ جہا  
 جل جلالہ کے دیدار سے محروم ہے اور بیشک خدا نے  
 اپنے حبیب صلی علیہ وسلم کی تعریف میں فرمایا ہے کہ کچھ تعجب ہی  
 نہ حد سے کہے برہمی چونکہ دار آخرت حقیقت کا گھر  
 ہے جس میں مجازات اور اودھام کی کچھ ملاوٹ نہیں  
 ایسے خداوند تعالیٰ ان جنہیں پر جوسکے نزدیک  
 مقبول ہیں خدا ہیمن بھی ان میں سے کہیں نہیں مٹا  
 مندی کی تجلیات سے جلوہ نما ہوگا تو انکی نگاہیں حال  
 خداوندی کے ماسوسے بند ہونگی اور کمال شوق و  
 ذوق و عشق کے ساتھ اسکے دیکھنے کی طرف بھیجی ہوگی  
 ہونگی سودا ہاں اپنے وہ کریم کا دیدار دیکر اپنے احسان  
 کو بگا اور یہ مرتبہ سب امت سے زیادہ باعزت و اشرف  
 و اعلیٰ و الطیف ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو دوست  
 رکھے خدا تعالیٰ اسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اسی  
 ہمیں اپنے وہ کریم کی طرف نظر کرنا نصیب  
 کر دے اور اپنے نبی صاحب خلق عظیم کے واقعی  
 اتباع کی توفیق دے لے تو بہ کرنے والوں کے کارساز  
 اے سب ہم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے  
 چوتھوں میں شاخ فہم اور ظالموں سے

الْبَاطِلِ عَنِ الظُّلْمِ وَالظَّالِمِينَ قَالَ اللَّهُ  
 مَبْنِيَّانَهُ وَلَا تَحْسِبَنَّ اللَّهُ غَافِلًا عَمَّا  
 يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ وَسُئِلَ الْإِمَامُ الْجَنِيدُ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ مِنْ ذَنْبٍ يُوجِبُ  
 نَزْعَ الْإِيمَانِ قَالَ ثَلَاثَةٌ تَرْكُ الشُّكْرِ وَ  
 الْجُرْأَةُ عَلَى اللَّهِ وَالظُّلْمُ لِلْخَلْقِ وَفِي الْأَثَرِ  
 دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللَّهِ  
 حِجَابٌ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ لَوْ لَقِيتَ اللَّهَ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ كُلَّ  
 يَوْمٍ يَسْغُورُ ذَنْبًا أَهْوَنَ مِنْ أَنْ تَلْقَاهُ  
 بِذَنْبٍ وَاحِدٍ بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ وَ  
 قَالَ تَعَالَى لَوْ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ وَ  
 الظُّلْمُ صِنْدُ الْعَدْلِ هُوَ وَصْنُهُ الْأَشْيَاءُ  
 فِي غَيْرِ مَوْضِعِهَا وَفِي الْحَدِيثِ الْقَدِيمِ  
 (يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا قَالَ الْمَظْلُومُ يَا رَبِّ  
 إِنَّمَا أَحْكَمْتُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ظَلَمِكَ وَأَنَا  
 الظَّالِمُ) وَفِي الْأَثَرِ الشَّرِيفَةِ لَيْسَ بَيْنَ  
 دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى حِجَابٌ  
 فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ يَا اللَّهُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى  
 يَعْظُمَتُهُ وَكَبُرَ يَا رَبِّكَ يَا عَبْدِي أَكُنَا  
 مُعِينُكَ عَلَى مَنْ ظَلَمَكَ فَمَنْ كَانَ  
 مُؤْمِنًا بِاللَّهِ مُصِدِّقًا بِمَا جَاءَنِيهِ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُؤَقِّفًا  
 بِالرُّجُوعِ إِلَى اللَّهِ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَظْلِمَ أَحَدًا  
 وَلَوْ مَبْنِيَّانَ دَرَّةً كَبُرَ أَوْ خَرُومَتَيْنِ أَنْصَفَ

دوری اختیار کرنا ہے خدا پاک نے فرمایا ہے دجو  
 کرتوت ظالم کر رہے ہیں اس سے خدا تعالیٰ کو غافل  
 مت خیال کرو، امام جنید غنی سے دریافت کیا گیا  
 کیا کوئی ایسا بھی گناہ ہے جو ایمان کے سلب ہو جائے  
 کی سبب ہو اپنے فریاد میں گناہ ایسے ہیں ۱۱  
 ناشکری ۲۲، خداوند تعالیٰ پر جبروت کرنا ۲۳، خلق بشر  
 پر ظلم کرنا احادیث میں ہے کہ مظلوم کی دعا اور  
 اور جناب الہی کے درمیان کوئی حجاب نہیں اور  
 سفیان ثوری نے فرمایا کہ اگر تو حقوق اللہ کے  
 ہر روز نشر گناہ کر کے خدا سے ملے تو اس سے زیادہ  
 آسان ہے کہ حقوق العباد میں کا ایک گناہ کر کے  
 ملے خدا نے فرمایا ہے اہل ظلم کا کوئی مددگار نہیں  
 ظلم عدل (الضات) کی ضد ہے یعنی اشیاء کا بلے  
 محل رکھنا حدیث قدسی میں ہے کہ جب مظلوم  
 (دعا میں) کہتا ہے اے میرے رب تو اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے اگر میں تیرے درمیان اور تجھ ظلم کرنے  
 والے کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ نہ کروں تو  
 میں ظالم ہوں اتنا میں ہے مظلوم کی دعا کے  
 درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب  
 نہیں توجیب انسان کہتا ہے یا اللہ تو خداوند  
 اپنی عظمت اور کبریا کے ساتھ کہتا ہے میرے بند  
 لیکے میں حاضر ہوں، میں تجھ پر ظلم کرنے والے کے  
 برخلاف تیرا مددگار ہوں تو جو شخص خدا پر ایمان  
 رکھنے والا اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسکی  
 تصدیق کر نیوالا خدا کی طرف رجوع پر یقین کرنے

سیدنا محمدؐ

عدل کے ساتھ تصف ہو تو خلق اللہ کے حق میں عام  
نفع ہو جائے اور وہ اللہ کی امان میں ہوتا ہے اور کافی ہے  
پچھتوں شاخ مسلمان بادشاہ کی اطاعت کرنا  
خداوند تعالیٰ کی نصرت و معاونت کرے امانت بھی  
امور دین میں اسے ہے اور میں توحید کا معنی پایا  
جاتا ہے جو قوم کے اتفاق و اجتماع سے عبارت  
ہے اور اجتماع کا معنی یکا گفت اور چھوٹا اقرار  
دو جاہلی اور کثرت سے حاصل ہوتی ہے اور توحید  
وہی ایمان ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا حکم فرمایا ہے سوا میری اطاعت میں رسول اللہ  
صلعم کی طاعت پائی جاتی ہے اور رسول اللہ صلی  
کی طاعت وہ عین اللہ عزوجل کی طاعت ہے صحیح  
حدیث میں حضرت علیؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں  
میں نے رسول اللہ صلی سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت  
میں سے ایک قوم نکلی گی جو قرآن شریف پڑھیں گے  
تہا قرآن پڑھنا انکی قرأت کے آگے کچھ وقت  
نہ رکھیں اور نہ تمہاری نماز انکی نماز کے آگے کچھ قابل  
وقت ہوگی انکی نماز انکے چتر گردن سے اوپر نہ چڑھے  
گی اسلام سے ایسے صاف اور کورسے پار نکل جاویں  
گے جیسے تیر شکار سے، اور اگر تیر بیخ کرینو اسے شکر  
کو وہ بات معلوم ہو جائے جو نبی صلی کی زبانی فیصلہ  
کی گئی ہے تو وہ اسی آل پر پھر و سہ کے درندہ مل  
چھوٹے بیٹھ رہیں کیونکہ وہ دین سے نکل گئے اور انکا  
نام قابی رکھا گیا ایسے کہ وہ مسلمان حاکم جسکی طاعت  
سے فرمانبرداری واجب ہے بغاوت کر گئے اور

الْمُؤْمِنِينَ بِالْعَدْلِ صَارَتْ نَفْعًا عَامًّا لِلْخَلْقِ  
وَكَانَ فِي أَمَانِ اللَّهِ وَحَسْبُنَا اللَّهُ  
وَالشَّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالشَّعْبَةُ  
الطَّاعَةُ لِأَمَامِ الْمُسْلِمِينَ نَصْرَهُ الْمَلِكُ  
الْمُعِينُ فَإِلَا مَامَةً مِنَ الدِّينِ وَفِيهَا  
مَعْنَى التَّوْحِيدِ الَّذِي هُوَ الْاجْتِمَاعُ وَ  
الْاجْتِمَاعُ مَعْنَاهُ الْإِتِّحَادُ وَالْإِفْتِرَاقُ  
كَثْرَةٌ وَالتَّوْحِيدُ هُوَ الْإِيمَانُ وَقَدْ أَفْرَدَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَاعَةَ  
الْأَمِيرِ فَقِي طَاعَتِهِ طَاعَةُ الرَّسُولِ  
طَاعَةُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
طَاعَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي الصَّحِيحِ عَنْ  
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَرَضِيَ  
عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
آلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (يُخْرِجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي  
يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَ فَرَأَ حُكْمُ رَأَى  
فَرَأَ رَأَى بَشِيٍّ وَلَا صَلَاةُ لَكُمْ إِلَى صَلَوَاتِي  
يَسْتَوِي لِقِرَافَتِ الْقُرْآنِ يَحْبُونَ أَنَّهُ  
لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا يَتَجَاوَزُ صَلَوَاتُهُمْ  
تَرَأَفَهُمْ يَتَرَقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يُرَى  
السُّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ) لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ  
الَّذِينَ يَصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ  
نَبِيِّهِمْ لَا تَكُونُوا عَلَى الْعَمَلِ فَإِنَّمَا تَوَجَّاهُمْ  
الدِّينَ وَسُوءُ أَحْوَارِهِمْ حُرُوجُهُمْ عَنْ طَاعَةِ  
الْأَمِيرِ فَإِنَّ طَاعَةَ الْأَمِيرِ وَاجِبَةٌ قَالَ

سَهْلٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ لَا يَرَى لِلسُّلْطَانِ فِي رَمَائِهِمْ فَهُوَ رَيْدٌ يَقُولُ قَالَ الشُّكُورِيُّ فِي التَّهْذِيبِ الَّذِي يَرَى بَطْلَانَ الْأَمَانَةِ يَكْفُرُ وَفِي الْخَبَرِ السُّلْطَانُ طَلُّ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ غَشَّاهُ صَلَّ وَفِي تَصَحُّهِ اهْتَدَى) وَفِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى (اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) وَقَدْ افْتَرَضَ الشَّرْعُ طَاعَةَ الْأَمَلِمِ لَا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَقَالَ سَهْلٌ يَزْعُمُ أَنَّ السُّلْطَانَ مَا لَهُ يَزْعُمُ بِالْقُرْآنِ وَجِئْتُكَ أَتَى وَجُودَ الْأَمَلِمِ مِنْ أَجْلِ سَبَابِ أَنْظِلَ أَمْرُ الْعَالَمِ فَوَجُوبُ طَاعَتِهِ مُحْكَمٌ وَالْحُرُوفُ عَنْ طَاعَتِهِ مَعْصِيَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي الْخَبَرِ (مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمَرَكُمْ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ فَأَمْسِكُوهُ) وَفِي هَذَا الْخَبَرِ الْمُبَارَكِ مَنْ لَزِمَ طَاعَةَ إِمَامٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَصَرَهُ اللَّهُ مَا فِيهِ بَلَاءٌ -

وَالشُّعْبَةُ السَّادِسَةُ وَالسَّبْعُونَ الرَّوْنَةُ وَهِيَ كَمَا فِي الْخَبَرِ مِنَ الْإِيمَانِ وَمَعْنَاهَا الذَّنْفُ عَنْ كُلِّ دِينَةٍ فَزَسَّطَ الْأَخْلَاقَ وَفِي الْخَبَرِ لَا دِينَ لِمَنْ لَا مَرْوَّةَ لَهُ) قَوْلُ رِوَايَةِ سَيِّدِنَا عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ إِنَّ أَوَّلَ لَتَائِنٍ بِالْمَرْوَةِ مَنْ لَمْ يَبْهُوْهُ النَّبُوءُ وَمِنْ كَلَامِ الْأَمِيرِ الْكَوَاكِشِ الْمَشَارِطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بادشاہ وقت کی اطاعت کے وجوب کا اعتقاد نہ رکھے وہ بے دین ہے شکور بن شہید میں کہا کہ جو شخص امامت کے بطلان ہونے کا اعتقاد کرے وہ کافر ہے حدیث شریف میں ہے بادشاہ دنیا میں خداوند تعالیٰ کا سایہ ہے جو اس سے نفاق رکھے گمراہ ہو جاتا ہے اور جو اس کی خیر خواہی کرے ہدایت پاتا ہے کتاب اس میں ہے خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے حکمران کی شریعت نے ہر حال میں بادشاہ وقت کی طاعت لازم ٹھہرائی ہے مگر خداوند تعالیٰ کی نافرمانی میں اس نے کہا کہ خداوند تعالیٰ رعیت و لشکر کو بادشاہ پر فراہم رکھتا ہے جیتک قرآن مجید میں کجروی نہ کرے چونکہ سلطان وقت کا وجود انتظام عالم کے بزرگترین اسباب میں سے ہے اس لیے اس کی اطاعت کا وجوب یقینی ہے اور اس کی طاعت سے کجی ناسخت کہیں گے ہے حدیث شریف میں ہے جو شخص ایسی حالت میں تمہارے پاس آوے کہ ایک بادشاہ پر تمہارا اتفاق

چھتر قریب شائع قرون ہے اور یہ حکم حدیث یا ان میں داخل ہے اور مروت کا معنی ہے مینہ اور زیون خلا سے نفرت کرنا اور حدیث شریف میں ہے جو مروت نہیں رکھتا اس کا دین نہیں اور امیر المؤمنین سیدنا علیؑ سے قول ہے کہ مروت زیادہ تر خاندان نبویؐ سے مناسب ہے اور تیر حیدر کرادھنے اللہ تعالیٰ عنہ کی کلام سے ہے کہ مروت یہ ہے کہ

جو وہ تمہاری جمیعت کے شیرازہ کو توڑنا چاہے تو اسے قتل کر ڈالو اس میں ہر ایک حدیث میں سلطان بادشاہ فقہ المسلمین کا حکم

اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْهِ الرُّوَّةُ أَنْ يَحْتَمِلَ  
الرُّوَّةُ مَا لَا يَحْتَمِلُ وَقَدْ قُلْتُ -

حُذِّبُوا بِالْمَرْوَةِ إِنَّهَا لَمَزِيَّةٌ  
مُحَمَّدٌ وَحَمَةٌ مُعَمَّوَرَةٌ الْأَرْكَانُ  
هِيَ سَلَمٌ لِحَدِّ النَّبِيِّ لَا يَرْتَقِي  
وَوَسِيلَةٌ السُّلَاكِ لِلرَّحْمَنِ  
وَلَقَدْ آتَى يَرْوَى بِضَرِّ صَادِقٍ  
إِنَّ الرُّوَّةَ دَعْمَةُ الْإِيمَانِ

وَلَا يَدْعُرُ الرُّوَّةَ مَنَعُ صَاحِبِهَا عَنْ كُلِّ  
وَصِفٍ دَنِيٍّ وَتَعْلِيهِ إِلَى كُلِّ وَصْفٍ سَنِيٍّ  
وَمَنْ انْطَوَى عَنِ الرُّوَّةِ لَا شَكَّ أَنَّ  
يَنْطَوِي عَنْ مَعَالِي الْأَخْلَاقِ وَفِي الْحَبِيرِ  
رَأَى اللَّهُ يَجِبُ مَعَالِي الْأُمُورِ وَيَكُونُ  
سَقَايِفُهَا وَيَهْدِي كَفَايَةً -

وَالشَّعْبَةُ السَّابِعَةُ وَالسَّبْعُونَ رِمَاطَةً  
الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَقَدْ تَقَدَّمَ فَرَصَدُ  
هَذِهِ الْوَسَالَةِ قَوْلُ لَيْثٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالِهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضَعٍّ وَسَبْعُونَ  
شُعْبَةً أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ  
أَدْنَاهَا رِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ  
قَدْ يَفْقَهُ الْبَعْضُ أَنَّ رِمَاطَةَ الْأَذَى  
عَنِ الطَّرِيقِ مَوْجِبَةٌ عَنْ إِزَالَةِ السُّؤْلِ  
وَتَحْجُورِ النَّجَاسَةِ وَمِثْلُ ذَلِكَ وَالْحَالُ أَنَّ  
رِمَاطَةَ الْأَذَى تَشْمَلُ مَوَاقِفَ الْبُخْلِ وَفِيهَا  
أَنْ تَكُونَ الطَّرِيقُ فِي جَاوِزِ سَعَةٍ وَ

تاقابل برداشت امر کو برداشت کر جائے مینے اس  
مضمون کو نظر میں کہا ہے۔

مروت کا دامن پکڑنے کیونکہ یہ ایسی فضیلت ہے  
جسکی چارون طرف سمجھیں اور سب اسکے ثاغات  
یہ محمد کی سیٹھی ہے جیسے چڑھا نہیں جاتا۔  
اور سالکان راہ خدا کا وسیلہ ہے۔

اور بیشک ایک سچی نص میں روایت آئی ہے۔  
کہ مروت ایمان کا ستون ہے۔

اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں اسلئے کہ مروت صاحب  
مروت کو ہر صفت زبون سے روکتی ہے اور ہر بندہ صفت  
کی طرف اٹھاتی ہے اور جو شخص مروت کے پایہ سے گر جائے  
بیشک وہ برترین اخلاق سے پیچھے گر پڑتا ہے حدیث  
شریف میں ہے اللہ تعالیٰ بندہ کا منہ کو دوسٹ کھتا  
ہے اور ذیل امور کو ناپسند رکھتا ہے اور جو مذکور ہوا

سترویں شاخ راستے سے ضرر رسان چیز کا دور  
کرنا ہے اور پھر شروع رسالہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان  
گذر چکا ہے کہ ایمان کی کئی اور پرتشخیصیں ہیں سب سے  
افضل لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور سب سے ادنیٰ وہ  
دینے والی چیز کو راستے سے مٹا دینا بعض لوگوں نے  
یوں سمجھ رکھا ہے کہ راستے پر سے تکلیف دہ چیز مٹانا  
سے کاٹنے پتھر پھینکنا وغیرہ کا دور کرنا مراد ہے  
لیکن درحقیقت مروتی چیز کا دور کرنا بہت سے امور  
پر شامل ہے منجملہ ان کے یہ ہے کہ راستے کھلے

وسیع ہوں

اور

سُبْحَهَا مُنْدَةً مِنْ بَلَدَةٍ إِلَى أُخْرَى أَمِينَةً  
 الْمَسَالِكَ لَا تَحْتَسِبُ طَارِقَهَا أَذَى مِنَ الْفَسَادِ  
 طَاعِ الطَّرِيقِ وَلَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الدِّينِ  
 يُؤْذُونَ النَّاسَ مَعَ تَهْمِيدِ أَسْبَابِ السَّهْوَةِ  
 لِلدَّاهِيَيْنِ وَالْأَرَتَيْنِ فَلَا يُؤْذِي طَارِقُ  
 الطَّرِيقِ بِحَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ فِي هَذِهِ الشَّعْبَةِ  
 الْمَبَارَكَةِ حَكْمٌ جَلِيلٌ مِنْ شَرِّ آتِفِ حَكِيمِ  
 الشَّرْعِ الْحَمِيدِ يَعْرِفُهَا الْعَارِفُونَ الْيَقِينُ  
 بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهَا بِهَذِهِ الْجَمَلِ الْوَجِيزِ  
 انْجِازِ عَنْ الْإِطَالَةِ (وَكُنْ يَا اللَّهُ وَلِيًّا)  
 فَالْمُؤْمِنُ الْكَامِلُ إِذَا انْجَلَى شُعْبُ الْإِيمَانِ  
 الَّتِي مَرَدُّهَا يَكُونُ طَاهِرَ الْعَقِيدَةِ  
 مَبَارَكَةِ السِّرِّ عَادِلًا صَالِحًا أَمِينًا حَسَنًا  
 الْخَلْقِ جَيِّدًا حَالٍ صَادِقٍ الْمَقَالِ يَحْسَدُ  
 وَلَا يَحْقِيقُ وَلَا يَكْسِبُ وَلَا يَكُونُ بَطْلًا  
 وَلَا يُعْزِمُ مُصْلِحَةً نَفْسِهِ عَلَى مُصْلِحَةِ  
 الْأَمَّةِ وَلَا يُؤْذِي أَحَدًا مِنَ الْخَلْقِ وَيَكُونُ  
 نَفْعًا عَامًّا وَصَوْلًا لِلرَّحْمِ مَبْنًى فِي ظُورِهِ  
 مُتَحَقِّقًا يَنْبِيهِ نَاصِرًا لِكِتَابِ اللَّهِ مُجْمَدًا  
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلِيًّا  
 لَا ذُلَّ لِلَّهِ عَدُوًّا وَلَا غَدَاةَ لِلَّهِ يُؤَالِي مَنْ  
 وَآلِي اللَّهِ وَيُحَادُّ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَيَقِفُ عِنْدَ  
 حُدُودِ اللَّهِ وَيَسْتَحْصِرُ بِاللَّهِ وَلَا يَعُولُ فِي  
 أَكْمَالِهِ وَأَقْوَالِهِ وَأَحْوَالِهِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ يَجْعَلُ  
 بِالْأَسْبَابِ وَيَتَكَلَّمُ بِقَلْبِهِ عَلَى رَبِّ الْأَبَابِ

انکی شریکوں ایک شہر سے دوسرے شہر تک ایسی پر امن  
 بنائی ہوئی ہوں جن میں چلنے والا تکلیف سے بے  
 امن ہو نہ فاسدوں رہنروں کا ڈر ہو نہ باغیوں  
 مردم آزاروں کا خوف اور ساتھ ہی آئے جانے والوں  
 کے لیے اسباب سہولت میسر ہوں تاکہ کوئی راستے  
 چلنے والا کسی حال میں تکلیف اٹھائے اور امن رک  
 شاخ میں شمع محمدی کی گرامی قدح رکھوں میں سے  
 بہت سی شاندار حکمتیں موجود ہیں جبکہ اباب معرفت  
 خوب پہچانتے ہیں ہم نے طوالت سے بچنے کی غرض سے  
 انکی طرف اُن مختصر جملوں کے ساتھ اشارہ کرنے پر  
 اکتفا کیا ہے اور اللہ کافی کارساز ہے سو مومن  
 کامل جب گذشتہ فرسے ایمان کے زیور سے پرستہ  
 ہو جائے تو پاک عقیدہ مبارک باطن عادل بنیکو کا  
 امین خوش خلق عمدہ حالت والا رہت گفتار ہو  
 جاوید گاہ کسی پر حسد کرے نہ کسی سے کینہ رکھے نہ کابل النعم  
 بنے نہ بیکار تھن نہ ہی اپنی غرض کو صلت قوم پر ترجیح  
 دے اور نہ خلق السیر سے کسی کو ستائے پسند کیے  
 نفع مجسم ہو جائے رشتہ داروں سے مل کر سوا اللہ  
 اپنی وضع کا شتمین دین پر ثابت قدم کتاب اللہ کا مد  
 کار رسول اللہ صلوٰۃ کا محب اولیاء اللہ سے دوستی رکھے  
 والا خدا کے دشمنوں کا دشمن جو اللہ سے محبت رکھے  
 اسکا ہوا خواہ اور جو اللہ کی مخالفت کیے اسکا مخالف  
 حدود اللہ پر ٹھہر جائے اللہ سے مدد مانگتا ہے اور  
 اپنے اعمال و اقوال و احوال میں سوائے خدا کے  
 کسی پر بھروسہ نہیں کرتا بظاہر اسباب پر عمل اور دل میں







سَتَجِدُ أَزْوَاجَهُمْ قَبْلَ ذَٰلِكَ أَزْوَاجًا مُّتَشَابِهَةً  
 صَمِيمٌ الْيَقِينُ غَيْرُ بَطَالٍ كَثِيرٌ الْأَعْمَالُ اللَّهُ  
 نُصْلُهُ الْأَحْوَالُ تَعَالَا غَيْرُ قَوْلٍ مُّسْتَقِيمًا  
 ثَابِتًا فِي طَوْرِهِ غَيْرُ مَخَاشٍ وَلَا طَبِيشٍ  
 مَعْظَمًا لِلْعُلَمَاءِ حَافِظًا لِلْقَادِرِ الْأَوَّلِيَّةِ  
 مُكْرِمًا لِلصُّلَحَاءِ مَجْلِبًا لِدُرِّيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُجَّابًا لَهُمْ يَقْدِرُ لَهُمْ  
 عَلَى ذَوْنِ قُرْبَتِهِ أَجْلًا لَا لَيْتِيَّةَ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ أَفْضَلُ لَصَلَاةٍ وَأَتَمُّ السَّلَامِ عِلًّا  
 لِلصُّحَابَةِ الْكَرَامِ أَجْمَعِينَ يَكْفُ عَمَّا  
 شَجَرَتِهِمْ وَلَا يَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ لَا  
 يَفْعَلُ مَن ذَكَرَ اللَّهَ وَلَا يَتَوَكَّلُ عَلَى غَيْرِ  
 اللَّهِ يَقُولُ يَكْرُمَاتٍ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ الْأَخْيَارُ  
 مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ وَيَعْتَقِدُ أَنَّ الْحَسَنَاتِ  
 يَنْهَضْنَ السَّيِّئَاتِ إِذَا السَّاءُ تَذَكَّرُو  
 إِذَا أَذْنَبَ اسْتَغْفَرَ يَدُورُ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ  
 دَاكِلَا يَفَارِ تِلْ لِلْعَصْبِيَّةِ وَلَا يَنْفَضُ  
 لِلْعَصْبِيَّةِ عِنْدَهُ الْقَرِيبُ وَالْغَرِيبُ فِي  
 اللَّهِ سَوَاءٌ وَالَّذِي يَكُونُ دِينُهُ هَذَا  
 فَهَلْ يَكُونُ إِلَّا عَلَى الْحَقِّ وَدِينُهُ الدِّينُ  
 الْأَحَقُّ وَمِنْهَا جُهِ النَّفْعُ الْمَطْلُوقُ بَلَى وَ  
 اللَّهُ ذَا الْأَمْرِ كُنْ لَكَ وَيَسْتَلِ هَذَا الْعَمْرُ  
 الْأَوْطَانُ وَيَصْنَعُ الشَّانُ وَيَنْفَعُ لَوْعُ  
 الْإِنْسَانِ وَلَا يَحْيُ مِنْهُ لِكُلِّ ذَرَّةٍ كَوْسِيَّةٍ  
 إِلَّا الْخَيْرُ وَإِذَا قَضَى الرَّجُلُ فَلَمْ يَسْتَلِ

تہجہ گزار نیکو کار عالم یا علم سیکھنے والا یا علم دین کا  
 سفنہ والا صحیح یقین رکھنا کہ نہ ہونے والا اصلاح حال کے  
 اعمال کثرت سے بجا لیا ہوا کام کرنیوالا نہ باتیں نہ  
 والا سیدھا چلنے والا اپنی وضع کا پابند نہ یہودہ کو آکر  
 کرنیوالا نہ مسکسار علماء دین کی تعظیم کرنیوالا اولیاء  
 اللہ کی قدر دانی کرنیوالا صلحین کا اگر کام کرنیوالا نبی صلی  
 علیہ وسلم کی عزت کرنیوالا انکو دوست رکھنے والا نبی صلعم کی  
 خاطر انکو اپنی قربت پر ترجیح دینے والا صحابہ کرام رضی  
 اللہ عنہم کی عظمت نگاہ رکھنے والا انکے باہمی مشاجرات  
 میں زبان کو روکنے والا ہوتا ہے خوض و بحث کرنیوالا  
 کے ساتھ خوض نہیں کرتا اللہ کی یاد سے کبھی غافل نہیں  
 ہوتا غیر اللہ پر بھروسہ نہیں کرتا زندوں اور وفات یافتہ  
 اولیاء اللہ کی کرامات کا قائل اس امر کا اعتقاد کرنیوالا  
 ہے کہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں جب اس سے کوئی  
 خطا سرزد ہو تو خدا کو یاد کر لیتا ہے اور جب کوئی گناہ  
 صادر ہو جاوے تو متغفار کرتا ہے جدھر حق پھر  
 اوجھڑا ہی پھر جاتا ہے نہ تعصب کے لیے لڑائی کرتا ہے  
 نہ تعصب کی وجہ سے دشمنی کرتا ہے رشتہ دار اور نا رشتہ  
 اللہ کے معاملہ میں سکے نزدیک برابر ہوتے ہیں اور ہر  
 شخص کا دین یہ ہو بھلا وہ ناحق پر ہو سکتا ہے بلکہ اسکا  
 دین بالکل ہی حق ہے اور اس کا طریق محض نفع  
 رسانی ہے۔ نجدائشک امر سطح ہے ایسے ہی شخص جسکی  
 یہ دولت و طنوں کی آبادی اور کام کی  
 صلاحیت نوع انسانی کی منفعت حاصل ہو سکتی ہے تو  
 ایسے شخص سے دنیا کے ذرہ ذرہ کے لیے ہجر بھلائی کے

خداوند نہیں ہوتا اور جب انسان نے ان صفات کے حاصل کر لئے ہیں تو ان کی تائید

عَدَاةَ الشَّعْبِ الْبَغِيَّةِ هِيَ عِمَادُ دِينِهِ وَدَعَائِمُ  
إِيمَانِهِ قَالَ لَطَعْنُ يَرْجِعُ إِلَيْهِ وَالْمَوَاحِدَةُ  
تَحْمِلُ عَلَيْهِ وَالِدَيْنِ الْمُبَارَكُ مَصُونٌ  
فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ وَالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ  
جَعَلَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْلَاصِ الْمُسْلِمِينَ نَبِيَّ حَكِيمٍ  
هَذَا الدِّينَ الْمُبِينِ الْمُؤَيَّدِينَ بِإِثْبَاتِ  
النَّبِيِّ الْأَمِينِ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ الْمَلَائِكَةِ  
الْمُحِينَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ النَّبِيِّينَ الْمُرْسَلِينَ  
وَالِ كُلِّ وَصِيٍّ كُلِّ أَجْحَبِينَ وَآخِذِينَ  
بِلَدِّ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

شاہیں جو اسکے دین کے ستون اور ایمان کے ارکان  
ہیں ان سے بے بہرہ ہوگا۔ پس طعن اسی کی طرف عائد ہوگا  
اور مواخذہ اسی پر ہوگا اور دین مبارک ہمیشہ اول  
وآخر باطن و ظاہر میں طعن و تشنیع سے پاک اور بری  
ہے اللہ ہمیں ان لوگوں سے کرے جو نہایت خلوص سے اس  
اسلام میں ان کے احکام سے تسک کر نیوے ہیں اور  
تائید کیے گئے ہیں نبی امین کے اتباع سے اپنی اور  
ان کے نبی اور رسول بھائیوں اور سب کی آل و اصحاب  
پر خداوند بادشاہ مددگاری کی رحمتیں نازل ہو کر  
اور یہ تعریف اللہ کے لیے ہے جو پروردگار ہے تمام جہانوں

(بھائیو غور کرو) یہ سب مجموعہ ان کل صفات کا جو ہر دعا دار اسلام میں ہر وقت موجود رہتی  
چاہئیں اس میں سے جتنی شرابط کسی میں کم ہوں گی اتنا حصہ اس کا ایمان کم ہوتا ہے یا ضعیف ہوگا ہر ایک اسلام  
کے نام لیا کو مناسب ہے کہ اپنی اپنی جگہ ان کل شرائط کو اپنے میں انصاف اور غور سے دیکھے  
اور جو موجود ہوں ان پر خدا کا شکر یہ بجا لا کر جو مفقود ہوں ان کو حاصل کرنے کی سعی ملینے کرے تاکہ اس پر  
وہیاد و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے انعام اور وعدے پورے ہوں۔ انگریزی خواں جو جوائوں کی  
خدمت میں بھی خاص طور پر عرض کرتا ہوں کہ اب آپ ہی بزرگان اسلام کے قلع الصدق اور ستارہ نشین  
ہیں اور علم دنیاوی سے بھی بفضل خدا برہور ہو چکے ہیں اب علم دینی کو بھی مع عمل مکمل کر لیں  
اور جس طرح آپ کے اسلاف نے آپ تک بلا کم و کاست اسلام پہنچا دیا ہے آپ اس پر کامل  
و عامل رہ کر اپنی آئندہ نسلوں میں پہنچائیں اور وہ دین جسے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام  
اور ہزار ہا ائمہ دین اور مجاہدین چھو نیا ہے کرام نے شب و روز و ٹٹھنوں کے ستم جھیل کر۔ اور  
جائیں دے دیکر دنیا میں رضائے مولیٰ کے لئے پھیلا یا اور جاری کیا تھا۔ دنیا سے ہماری  
خفیات سے مٹ نہ جائے۔ ہاں یہ دین تو نہیں مٹے گا۔ کیونکہ خدا خود اسکا حافظ ہے البتہ صفحہ ہستی  
سے خود وہ قوم مٹ جائے گی جو اس پاک دین کی بے قدری کر کے ضایع کر دے گی فاعبرو

# طب جسمانی و طب روحانی

مصنفہ امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد غزالی

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے امام موصوف نے اس کتاب میں جس طرح تشریح اجسام و جمیع علل جسمانی کا بمعہ ادویہ علاج لکھا ہے اسی طرح بدن انسانی کی روحانی تشریح فرما کر کل قسم روحانی امراض کے اسباب و معالجات ایسے نازک انداز سے ارقام فرمائے ہیں کہ دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہتے۔ ساتھ ہی طبی ادویہ کی طرح روحانی ادویہ مفردہ و مرکبہ کو بھی نہایت دلچسپ پیرایہ سے ادا فرمایا ہے۔ روح و جسم کی طب سے فارغ ہو کر علم الہیات پر اس زور اور خوبی سے قلم اٹھایا ہے کہ معقولات و محسوسات کا جامہ پہنا کر عام فہم کر کے کل ان اعتراضوں اور خرخشوں کو پس ڈالا ہے جو فلسفہ قدیم یا جدید کے سبب کسی طالب علم کے دماغ میں پیدا ہو سکتے ہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ کتاب احیاء العلوم کی روح رواں اور کیمیائے سعادت کی اکسیر ہے اور ایسے درد بھرے طریق سے لکھی گئی ہے کہ امام موصوف کی آخری تصنیف معلوم ہوتی ہے لیکن خدا کی شان ہے کہ ابھی تک عربی میں بھی طبع نہ ہوئی تھی حسن اتفاق اور مسلمانوں کی خوش قسمتی سے ہمارے ہاتھ اس کا ایک قلمی نسخہ آیا جسے فوراً اردو زبان میں ترجمہ کر کر شاہیقین کے پیش کیا جاتا ہے خوش نصیب ہیں وہ ہاتھ جن تک یہ کتاب پہنچے اور ازلی سعید ہیں وہ نفوس جو اس کی قیمتی نصیاح پر عمل پیرا ہو کر سعادت دارین حاصل کریں۔ (طیبا ہونے کو ہے) مکتوبات امام غزالی۔ امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمہ کے کل مکتوبات جو کہ مختلف طور پر کوئی کسی کتاب کے حاشیہ پر کوئی کہیں باکھرے پڑے تھے یکجا کر کے اردو میں ان کا ترجمہ کر دیا گیا ہے ان میں سے بعض مکتوب اس انداز سے لکھے ہوئے ہیں کہ امام موصوف بالمشافہ گفتگو فرماتے اور کل نشیب و فراز سمجھاتے معلوم ہونے لگتے ہیں ان مکتوبات میں شاہان اسلام و ذرا سے لیکر علماء و عوام تک کے نام کے خطوط ہیں۔ اور ہر ایک میں نیا رنگ و نئے اسرار ہیں زیر طبع ہو

## الکشف والتبیین فی غرور الحلق جمعین بزبان اردو

مصنفہ امام ابو حامد محمد غزالی رحمہ

اس کتاب میں امام غزالی رحمہ نے علماء عباد۔ امرا و صوفیاء کے کل ان مقامات کی تشریح

کی ہے جس میں یہ گروہ دھوکا کھا کر راہ راست سے بہک جاتے ہیں۔ قلم میں طاقت نہیں کہ اس رسالہ کی لطافت اور خوبی کا کمابھی اظہار کر سکے ان اصفاف اربعہ میں سے ہر ایک کے لئے اس کا دیکھنا اور اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول ہونا لازمی ہے غرض بھی ساتھ دی گئی ہے۔ قیمت ۳۰ روپے۔

## عزیز القلوب (اردو ترجمہ) مکاشفۃ القلوب

المقرب إلى الحضرة علام الغیوب

مصنفہ امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد غزالی

امام غزالی نے جن کے نام نامی سے شاید ہی کوئی تعلیم یافتہ بے خبر ہو اس کتاب میں شریعت اسلامی کو تصوف کا رنگ دیکر ایسی خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔ کہ اس مضمون کی باقی کتب سے بدرجہا فائق ہو گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے خوف الہی۔ ریاضت۔ توبہ۔ محبت۔ عشق الہی۔ توکل۔ رضا بالقضا۔ الہی کی اطاعت خاص کر شکر و علم و زہد۔ تقویٰ۔ اخلاص۔ امر معروف۔ کسب حلال۔ محاسبہ مراقبہ کی کیفیات بیان کرتے ہوئے ترغیب دیکر اتباع نفس و ہوا و شیطان۔ فسق و فجور۔ نفاق۔ قطع رحم۔ فساد قلبی۔ تمرد و تکبر۔ غیبت۔ ہیبت۔ حسد۔ کذب۔ بغض۔ زنا۔ شراب۔ لغویات۔ ریا۔ شرک وغیرہ کے عیوب واضح کرتے ہوئے ان سے روک کر اتباع رسول کریم اور آپ پروردگار پر مبنی اور ذکر الہی کے فضائل جس خلق خصوصاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ صلہ رحمی۔ حقوق اللہ و حقوق العباد۔ حقوق والدین و اولاد و دیگر خویش و اقارب۔ اکل حلال۔ ترک حرام۔ طہارت۔ حق کی باطل کے ساتھ ملاوٹ کے حقیاق و اسرار کا اظہار فرما کر اور اوطنائے نفلی عبادت و قرآن شریف اور ماہِ رجب و شعبان و ماہِ رمضان المبارک و نماز تہجد و تراویح و عیدین و ایام عاشورہ و لیلتہ القدر و محرم وغیرہ کے فضائل کو بوجہ اکمل و اتم درجہ کرتے ہوئے بہشت و دوزخ و جزا و عذاب قبر۔ سکرات موت۔ ذکر موت۔ اقسام عذاب۔ جنازہ کے آداب۔ رضا الہی کے اسباب کو عقلی نقلی دلائل سے ثابت کرتے اور مخالفین کے دندان شکن جواب دیتے ہوئے اس کتاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ایک سو گیارہ بابوں میں ختم کیا ہے اور ہر ایک بحث میں



قرآن شریف کی آیات اور احادیث بنویہ اور بزرگوں کے کلمات طیبہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار عجیبہ و غریب حکایات جادو و اثر اشعار سے ایسا مزین کیا ہے کہ سوائے کل کتاب ختم کئے دل کو چین نہیں آتا۔ ہم نے اس کو ایک لائق مترجم سے مروجہ فصیح و بلیغ اردو میں ترجمہ کرا کر شیعہ آیات و احادیث و اشعار کو عربی میں بھی درج کیا گیا ہے۔ جلی قلم سے لکھوا کر اعلیٰ سفید کاغذ پر طبع کرایا ہے تعداد صفحات (۵۲۴) تقطیع کلاں پٹنم عکاس +

## ہدیہ رشیدیہ ترجمہ اردو تحفۃ المرضیہ

فی الاخبار القدیمہ والاحادیث النبویہ والعقاید التوحید والحدیثات السنیہ والاشعار المرضیہ

مصنفہ فاضل اجل شیخ عبدالمجید زبیدی

جیسا کہ عبارت مذکور صدر سے ظاہر ہے اس مختصر کتاب میں فاضل مصنف نے ہر فردی بات کو بوضاحت سے ایسے دلکش پیرایہ میں ادا کیا ہے کہ دل اسے تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ کتاب وعظ اور پند و نصیحت میں خصوصاً حکمت آموز حکایات میں اپنی نظیر آپ ہے چونکہ یہ کتاب بھی عربی کے بے بہا دفتینو میں ہے ہی مقبول تھی۔ اردو خواں اصحاب کی وہاں تک رسائی نہ تھی لہذا ہم نے بصر زکثیر اس کو ایک لائق مترجم سے نئے مروجہ با محاورہ سلیس اردو میں ترجمہ کرا کر سفید اعلیٰ کاغذ پر چوب قلم سے عمدہ لکھوا کر چھپوا دیا ہے آیات ضروری احادیث اور کل اشعار اعراب لگا کر عربی میں بھی درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۳۱۱۰۰

## ستینی یعنی ساٹھ علوم

بزبان اردو

مصنفہ امام فخر الدین محمد بن عمر رازی

اس کتاب میں امام موصوف نے ساٹھ علوم یعنی علم کلام۔ اصول فقہ۔ جدل۔ ظانیات۔ مذہب۔ فرائض۔ وصایا۔ تفسیر۔ دلائل الاعجاز۔ علم قرأت۔ علم احادیث۔ علم اسما والرجال۔ علم تواریخ۔ علم منازعی۔ علم نحو۔ علم صرف۔ علم اشتقاق۔ علم اشغال۔ علم عروض۔ علم نوائی۔ بیچ صفر

منطق - طبیعیات - تعمیر - فراست - طب - تفتیح - صیدیت - خواص - اکسیر - معرفت - الاحجار  
 طلسمات - فلاحات - قلع الاثار - بطاری - علم البراقہ - علم الهندسہ - علم مساحت - جراثیق -  
 آلات الحرب - حساب الهند حساب الہوا - جبر مقابلہ - آلہ شاطیعی - اعداد الوفی - مناظرہ - موسیقی  
 بیعت - احکام - علم رمل - علم عزائم - البیات - مقالات - اہل العالم - اخلاق - ریاضات - تہذیب منزل  
 علم الآخرہ - دعوات - آداب الملوک کو مفصل ادا فرمایا ہے +

نیز اس کے ساتھ شیخ رئیس علامہ بوعلی سینا کا تصنیف کردہ رسالہ اقامت العلوم  
 العقلیہ بھی لگا دیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے تہذیب عقلی علوم مع حالات درج کئے ہیں۔  
 طیارہ ہوا ہی چاہتی ہے +

## اخلاق سلف (یعنی ترجمہ اردو) کتاب تنبیہ للآخرین

مصنفہ قطب ربانی امام عبد الوہاب شمرانی

اس بے نظیر کتاب میں مرفوع سلف صالحین کے اخلاق حسنہ کے متعلق قریناً ایک سو اسی  
 باب ہیں ہر ایک باب میں نہایت درودندانہ لمحہ سے پاس اخلاق کی تعلیم دیکر بطور نمونہ بزرگان  
 سلف کی نظیریں اور اقوال پیش کئے گئے ہیں اخلاق کی درستی کے متعلق اس سے بہتر کتاب  
 کا ملنا متعسر ہے +

## سیرۃ ابن ہشام (بزبان اردو)

یہ وہ سوانح نبوی ہے جو مغازی ابن اسحاق کے بعد سب سے اول اور مکمل و تحقیق سے لکھی  
 گئی باقی سب نے اسی کی خوشہ چینی کی ہے اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا  
 میں ظہور سے لیکر وصال ایزدی تک کے کل حالات نہایت سادگی سے ایسے ترتیب وار لکھے ہیں  
 جیسے آجکل کی ڈائریاں لکھی جاتی ہیں اس کتاب کے پڑھنے سے ان جملہ مشکلات (مصائب  
 کا بخوبی علم ہو جاتا ہے جو ابتدا میں اشاعت اسلام کے متعلق حصود اور اور مصائب کو پیش آئیں  
 اور ان وسائل اور اس نورانی مقناطیسی کشش کا بھی پورا پتہ چل جاتا ہے جو خون کے پیاسے  
 دشمنوں کو بھی خود بخود دائرہ اسلام میں کھینچ لاتی اور ترقی مذہب کا موجب ہوتی ہے غرض یہ کہ ہر ایک  
 کلمہ گو کے گھر میں اس کتاب کا ہونا لازمی اور ضروری ہے عنقریب فدا نے چاہا ہدیہ ناطرین ہوگی۔

علاوہ ازیں خلاصہ تفصیل سیرۃ نبوی بھی نہایت اعلیٰ اور مفید کتب ہائے عالمی زیر ترجمہ ہیں جو وقتاً فوقتاً نام لکھیں گے پیش کی جائیں گی تاکہ ہر ایک کو حاصل آسانی ہو سکے۔

## مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے سلسلہ کتب اسلام

مصنفہ فاضل اجل عالم بے بدل مولانا مولوی رحیم بخش صاحب رحم و مغفور

<p>اردو قاعدہ۔ جس میں علاوہ حروف و مرکبات الفاظ کے لکھتے آئین فقرات درج کئے گئے ہیں۔</p> <p>قیمت صرف ایک پیسہ .. .. . (۵۰)</p> <p>اسلام کی پہلی کتاب۔ معہ فرہنگ۔ ذات و صفات باری تعالیٰ اور چیزوں جنوں فرشتوں قیامت وغیرہ کے بیان میں۔ الغرض اسلام کے کل اصول اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ایک آنہ ایک پیسہ (۱۰)</p> <p>اسلام کی دوسری کتاب۔ معہ فرہنگ اس کتاب میں نماز روزہ طہارت اعتکاف وغیرہ کے متعلق ۲۸ باب لکھے گئے ہیں۔ قیمت صرف دو آنے .. (۱۲)</p> <p>اسلام کی تیسری کتاب۔ معہ فرہنگ اس کتاب میں حج۔ زکوٰۃ۔ نکاح۔ طلاق۔ عدت وغیرہ کے متعلق ۴۷ باب لکھے گئے ہیں۔ قیمت صرف دو آنے چھ پائی (۲۰)</p> <p>اسلام کی چوتھی کتاب۔ خرید و فروخت۔ تجارت۔ ہذا شرکت۔ وقف۔ نذر۔ قصاص۔ ویت۔ فراہض وغیرہ کے متعلق ۱۵ باب لکھے گئے ہیں۔ قیمت صرف (۳۰)</p> <p>اسلام کی پانچویں کتاب۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین و صحابہ کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ جمل اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت (۱۰)</p> <p>اسلام کی چھٹی کتاب۔ اس میں پہلے تو قرآن شریف کی دعائیں ایک جگہ جمع کی گئی ہیں۔ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت چھ آنے .. (۶۰)</p> <p>اسلام کی ساتویں کتاب۔ اس کتاب میں نماز روزہ زکوٰۃ کے متعلق ترغیبی ترہیبی سبیل درج کئے گئے ہیں۔ جو ۱۰۲ باب میں بیان ہوئے ہیں۔ قیمت چھ آنے (۶۰)</p> <p>اسلام کی آٹھویں کتاب۔ اس کتاب میں حج نکاح</p>	<p>جہاد۔ بیع شرعی کے سبیل و طعام۔ لباس۔ قضا۔ حدود۔ بر۔ ادب کے۔ ترغیب کے متعلق ۱۱۸ باب ہیں۔ قیمت (۶۰)</p> <p>اسلام کی نویں کتاب۔ اس میں نیک صحبت۔ زہد۔ الہر کے ڈر۔ تقویٰ۔ توکل۔ صبر۔ وصیت اور قیامت وغیرہ الہی بہشت۔ دوزخ۔ عذاب۔ قبر کے متعلق ایک سو زیادہ باب درج ہیں۔ قیمت ساڑھے چھ آنے .. (۶۰)</p> <p>اسلام کی دسویں کتاب۔ یہ کتاب زمانہ قدیم و جدید کی جامع تواریخ سے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اس زمانے تک کل ملکوں اور کل مذہبوں کے متعلق تاریخی حالات ۲۱۲ باب میں درج ہیں۔ اور ایک ایک باب میں کئی کئی بادشاہوں کا حال ہے۔ قیمت صرف (۵۰)</p> <p>اسلام کی گیارہویں کتاب۔ اس میں اسلام کے کل اصول مدلل و مفصل ہیں اور مخالفین کے جوابات کے متعلق طول طویل ۶۸ بحثیں درج ہیں۔ چنانچہ ثبوت وجود باری تعالیٰ کے متعلق ۱۰۲ دلائل دے گئے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ .. (۵۰)</p> <p>اسلام کی بارہویں کتاب۔ اس کتاب میں سبیل طہارت اور اذکار نماز کے متعلق بہت مدلل اور مفصل ۱۰۱ بحثیں درج کی گئی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ .. .. . (۵۰)</p> <p>اسلام کی تیرہویں کتاب۔ اس کتاب میں بھی صرف نماز ہی کے متعلق ۱۴۷ باب بڑی شرح اور بسط کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ .. .. . (۵۰)</p> <p>اسلام کی چودھویں کتاب۔ اس کتاب میں بھی بقیہ شامل نماز روزہ اور زکوٰۃ کے متعلق بڑی شرح و بسط کے ساتھ ۱۲۹ باب لکھے گئے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ (۵۰)</p>
--	---

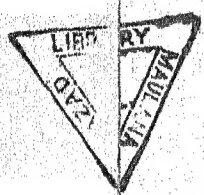
المشتق عبد الرحیم و عبد الرحمن سپران مولوی رحیم بخش صاحب رحم و مغفور لاہور مسجد چھپانوالی



This book was taken from the Library on the  
date last stamped. A fine of 1 anna will be  
charged for each day the book is kept over  
time.

2118

194



4576

URDU STACKS

[illegible]